www.naqshbandiaowaisiah.com

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ

القرآن الکریم

ترجمہ

وہ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ کر لیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز کا پابند ہو گیا۔

اللہ
رسول
محمد

المرشد

ماھنامہ
لاھور

نومبر
2001

اگر " افغانیوں " پر کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ المُرشد لاہور

بانی: حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

سرپرست: حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ العالی شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

ناظم اعلیٰ: کرنل (ر) مطلوب حسین   نشرواشاعت: چودھری غلام سرور

نومبر 2001ء (شعبان/رمضان 1422ھ)

جلد نمبر 23 * شمارہ نمبر 4

مدیر ——— چودھری محمد اسلم

مجلس ادارت

الطاف قادر، محسن اعجاز، احمد اعجاز، سرفراز حسین

سرکولیشن منیجر: رانا جاوید احمد

کمپیوٹر ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ عبدالحمید

قیمت فی شمارہ 25 روپے

CPL No. 3

اس شمارے میں

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
-1	اداریہ .... خلافت کا احیاء اور امیر المومنین ملا محمد عمر	محمد اسلم	3
-2	انٹرویو .... امیر محمد اکرم اعوان	محمد اسلم	4
-3	خلافت اسلامیہ پر امریکی دہشت گردی	امیر محمد اکرم اعوان	10
-4	امریکی حملے اور ہماری مذہبی جماعتوں کا رویہ	امیر محمد اکرم اعوان	16
-5	پس چہ باید کرد	امیر محمد اکرم اعوان	24
-6	اسامہ یا اسلامی حکومت کا انہدام	امیر محمد اکرم اعوان	30
-7	یونائیٹڈ سٹیٹس آف اسلام (U.S.I) کا قیام	امیر محمد اکرم اعوان	38
-8	نفاذ اسلام کیونکر ممکن ہے	امیر محمد اکرم اعوان	44
-9	امیر محمد اکرم اعوان کے بیانات (اخبارات کی روشنی میں)	تراشے	54
-10	تقویٰ	پروفیسر حافظ عبدالرزاق	56
-11	من الظلمت الی النور	صوبیدار (ر) علی اکبر	57
-12	علاج نبوی اور جدید سائنس	ڈاکٹر خالد غزنوی	59
-13	کلواواشربوا ولاتسرفوا	فریحہ رزاق	62
-14	نظم (ہے شافی یہی اس مرض کا علاج)	انجینئر عبدالرزاق اویسی	63
-15	مراسلات	قارئین	64

بدل اشتراک	سالانہ	تاحیات
پاکستان	200 روپے	3000 روپے
بھارت/سری لنکا/بنگلہ دیش	700 روپے	8000 روپے
مشرق وسطیٰ کے ممالک	100 ریال	750 ریال
برطانیہ ۔ یورپ	30 اسٹرلنگ پاؤنڈ	150 اسٹرلنگ پاؤنڈ
امریکہ	50 امریکن ڈالر	350 امریکن ڈالر
فار ایسٹ اور کینیڈا	50 امریکن ڈالر	350 امریکن ڈالر

ناشر۔ پروفیسر عبدالرزاق

انتخاب جدید پریس ۔ لاہور 042-6314365

رابطہ آفس = ماہنامہ المُرشد، اے۔ ٹی۔ ایم۔ بلڈنگ، پل کوریاں، سمندری روڈ، فیصل آباد۔ فون 041-668819

Web Site : www.owaisia_n_order.org.com   E.Mail : urwajan@yahoo.com

ہیڈ آفس = ماہنامہ المُرشد، اویسیہ سوسائٹی، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 042-5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

اداریہ

خلافت کا احیاء اور امیر المومنین ملا محمد عمر

ایک دور تھا جب خلافت عثمانیہ فرانس تک پھیلی ہوئی تھی۔ دنیا کے بیشتر حصوں میں مسلمانوں کی حکومت تھی اور نظام خلافت کی بدولت اقوام عالم کو اس کے ثمرات مل رہے تھے۔ مسلمانوں کا اتحاد و اتفاق اتنا مثالی تھا کہ پورا یورپ ان سے ڈرا اور سہما رہتا تھا پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اس نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے پورا یورپ دوڑ پڑا اور بات خلافت عثمانیہ کے خاتمہ تک پہنچ گئی۔ مسلمانوں کا نظام خلافت سے ناطہ ٹوٹنے کی دیر تھی کہ دنیا بھر میں قائم مسلمانوں کی جمعیت ٹوٹ کر تسبیح کے دانوں کی طرح بکھر گئی۔ غیر مسلموں کی سازشوں کا جال اس قدر پھیلتا گیا کہ مسلم مملکتیں اس جال میں پھنستی چلی گئیں اور مملکتوں کے اندرونی خلفشار' رنگ و نسل کے امتیاز اور فرقہ پرستی نے باہمی منافرت پیدا کر کے نہ صرف ان کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا بلکہ حکمرانوں کے باہمی جنگ و جدل' ذاتی مفادات اور خود غرضیوں نے مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اندر سے کمزور اور کھوکھلا بھی کر دیا۔ یوں بین الاقوامی امور میں مسلمانوں کا عمل دخل کم ہوتے ہوتے بالکل ہی ختم ہو گیا اور جنہیں قوموں کی امامت کا فریضہ سونپا گیا تھا وہ خود ایک قصہ پارینہ بن کر رہ گئے۔

مسلمان قیادتوں کی نااہلیوں کے سبب امریکہ اس وقت دنیا کی سپر پاور بنا ہوا ہے۔ جس نے دہشت گردی کی آڑ میں سات اکتوبر سے افغانستان میں آتش و آہن کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس کی گولہ باری سے نہ بے گناہ افغانیوں کے گھر محفوظ ہیں نہ بچوں کے اسکول اور نہ ہسپتال۔ بچے' عورتیں' جوان' بوڑھے سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ امریکہ کی دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی 56 ریاستیں باہم مل کر بھی یہ جرات پیدا نہیں کر سکیں کہ او آئی سی کے اجلاس میں خالی خولی ایک قرارداد مذمت ہی امریکہ کے خلاف پاس کر دیں۔ امریکہ کرائے کے ٹٹوؤں کی طرح ان قیادتوں کو استعمال کرتا ہے اور ٹشو پیپر کی طرح پھینک دیتا ہے۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اس نفسانفسی میں جبکہ اصول و ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر ہر مملکت اپنی کھال بچانے (Skin Saving) کو ہی بڑی کامیابی قرار دے رہی ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر کا دم غنیمت ہے کہ سپر پاور امریکہ سمیت پوری دنیا کے سامنے اپنے اصولی موقف پر ڈٹا ہوا ہے اور نام نہاد اسلامی حکومتوں کے بہکاوے میں نہیں آیا۔ وہ اکیلا نہ صرف دیو استبداد کے خلاف سینہ سپر ہے بلکہ اسے زمینی جنگ کے لئے للکار رہا ہے اور جن اسلامی حکومتوں کو اس کا ساتھ دینا چاہئے تھا وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی حالت میں دور کھڑی لرزہ براندام ہیں۔

امیر تنظیم الاخوان جناب محمد اکرم اعوان نے درست فرمایا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ملا محمد عمر' اسامہ بن لادن کو کسی تیسرے ملک کے حوالے کر کے جنگ سے بچ جاتے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ملا محمد عمر کی سوچ کسی عام انسان کی سوچ نہیں ہے۔ وہ ترکی کی خلافت عثمانیہ کے بعد بننے والی پہلی خلافت کے امیر ہیں اور بہت مدبر آدمی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زمانے نے 14 صدیوں میں کتنے ہی امام' شیخ اور پیر پیدا کئے لیکن ان 14 صدیوں میں زمانہ 14 ''ملا'' پیدا نہیں کر سکا۔

انہوں نے کہا کہ جب تک افغانستان میں خانہ جنگی جاری رہی امریکہ کو کوئی اعتراض نہ ہوا مگر جیسے ہی یہاں خلافت کی بنیاد پڑی امریکہ کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگا۔ اگر طالبان حکومت اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے بھی کر دیتی امریکہ تب بھی اس پر حملہ آور ہوتا کیونکہ غیر مسلم ''نظام خلافت'' سے بہت ڈرتے ہیں کیونکہ نظام خلافت مسلمانوں کو متحد و متفق کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب خلافت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور دنیا کی چھ ارب کی آبادی میں سے دو ارب مسلمان آبادی ملا محمد عمر کے لئے دست بدعا ہے۔ یہ وقت جہاد کا ہے ساری دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ لہٰذا وہ جہاد کے لئے نکلیں اور خلافت کے دوام میں اپنا حصہ ادا کریں۔

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

حقیقت یہ ہے کہ جب تک خلافت قائم رہی دنیا کی کسی طاقت کو مسلمانوں کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں ہوئی لیکن جب وحدت بکھر گئی تو ذلت و رسوائی اور پستی و پسپائی مسلمانوں کا مقدر بن گئی۔ غیر مسلم اپنی قوتوں کو مجتمع کرتے گئے' اپنی طاقت بڑھاتے گئے' اپنی فیڈریشنیں قائم کر کے USA' USSR' یورپین یونین اور ناٹو کی شکل میں مسلمانوں کے خلاف متحد ہوتے گئے اور ہم ایک ملت (امتِ واحدہ) کے مقام سے گر کر مختلف ریاستوں' مختلف قوموں اور فرقوں میں تقسیم ہوتے گئے۔ اگر قوم' قبیلوں' ذات برادری اور فرقوں میں بٹی ہوئی مسلم امہ اس کا ادراک کرے اور ایک مرکز پر ایک خلافت کے تحت آنا کسر شان نہ سمجھے تو آج بھی نظام خلافت کی صورت میں ایک سپر پاور کے طور پر ابھر سکتی ہے۔ اس پر چھائے ہوئے ذلت کے سائے اب بھی چھٹ سکتے ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حصار اب بھی ٹوٹ سکتے ہیں بشرطیکہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

امریکی حملوں کے بعد افغانستان کی صورتحال کے حوالے سے

امیر محمد اکرم اعوان سے تازہ ترین انٹرویو

افغانستان پر امریکی حملوں کے بعد حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اس حوالے سے ضرورت تھی کہ سلسلہ عالیہ اور تنظیم الاخوان کے امیر محمد اکرم اعوان کے خیالات قارئین تک پہنچائے جائیں اس حوالے سے مدیر ماہنامہ ''المرشد'' محمد اسلم نے 16 اکتوبر 2001ء کو امیر محمد اکرم اعوان سے ٹیلی فون پر گفتگو کی اور بدلتے ہوئے حالات کے حوالے سے انٹرویو کے لئے وقت مانگا۔ انہوں نے 17 اکتوبر 2001ء کو انٹرویو کے لئے صبح 10 بجے کا ٹائم دیا۔

منارہ میں امیر محمد اکرم اعوان کے ساتھ مدیر ماہنامہ ''المرشد'' کی ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد تفصیلی نشست ہوئی جس میں انہوں نے افغانستان کی صورتحال اور دیگر حوالوں سے کھل کر گفتگو کی۔ انٹرویو کی تفصیلات قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

سوال :- عام آدمی کا کہنا ہے کہ افغانستان پر امریکی حملہ کے متعلق الاخوان کا موقف واضح طور پر سامنے نہیں آیا۔ گو آپ جمعہ کے خطبات میں اظہار خیال کرتے رہتے ہیں مگر عام آدمی تک تنظیم الاخوان کا موقف نہیں پہنچا؟

جواب :- ملک کے سیاسی لیڈروں نے افغانستان پر امریکہ کے حملوں کو اپنے سیاسی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ شور مچانے والے لوگ صرف شور ہی مچا رہے ہیں عملاً کوئی کام نہیں کر رہے اور ہم کارکن ہیں' کام کرنے والے لوگ شور نہیں مچایا کرتے اپنی توجہ کام پر لگائے رکھتے ہیں اور تنظیم الاخوان بھی شور مچانے کی بجائے کام پر توجہ مرکوز کیئے ہوئے ہے۔ جن لوگوں کو کام کرنے کا شوق ہے ان کو ہمارے کام کا پتہ ہے اور وہ ہماری پالیسی اور کام کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتے ہیں۔ میں نے جمعہ کے خطبات میں اپنی پالیسی واضح کر دی ہے اور اخبارات میں بھی اس کی خبریں آئی ہیں جس سے ہماری پالیسی واضح ہو جاتی ہے۔ میں ذاتی طور پر تنظیم الاخوان کے کام سے مطمئن ہوں۔ ہمارا امدادی کام افغانستان کی سرحد پر ہو رہا ہے اور تنظیم الاخوان کی طرف سے امدادی سامان افغان بھائیوں تک پہنچایا گیا ہے اور مزید پہنچایا جا رہا ہے، الاخوان کے ڈاکٹر وہاں ادویات اور طبی سہولیات فراہم کرنے میں مصروف ہیں، متاثرہ افراد کے لئے کمبل' لباس' آٹا، دالیں اور اسی طرح کی دوسری چیزیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ جہاں تک افراد کا تعلق ہے تو اس کے لئے ہمارے کارکنوں کی بڑی تعداد عملاً جہاد کے لئے افغانستان پہنچ چکی ہے۔ جب زمینی جنگ شروع ہوگی تو ہم مزید مجاہدین کو وہاں بھیجیں گے اور انشاءاللہ بھرپور طریقے سے جہاد ہوگا۔

سوال :- نیویارک میں حملوں کا الزام اسامہ بن لادن پر لگایا گیا ہے۔ آپ کے خیال میں مسلمان ایسا کر سکتے ہیں یا اس کے پیچھے کسی اور کی سازش ہے؟

جواب :- ابھی تک نیویارک میں حملہ کرنے والوں کے بارے کوئی واضح ثبوت سامنے نہیں آئے کہ آیا وہ مسلمان ہی تھے۔ ان حملوں کے حوالے سے جو دلائل پیش کئے جا رہے ہیں وہ مضحکہ خیز ہیں۔ امریکہ والوں کو حملوں کے بعد جو پاسپورٹ ملے ہیں اس بات کو درست کیسے مانا جاسکتا ہے، جہاں لاشوں کا کوئی پتہ نہیں چلا، جہازوں کے پرزے تک جل گئے، عمارت میں لگے ہوئے سٹیل کے بڑے بڑے راڈ آگ کی وجہ سے پگھل گئے وہاں کاغذ کے پاسپورٹ کیسے بچ گئے؟ یہ حیران کن بات ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ حملہ آور مسلمان ہی تھے تو پھر بھی امریکہ کا افغانستان پر حملے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ حملہ آوروں کا نیٹ ورک نیویارک میں ہوگا یا اس کے آس پاس کسی شہر میں ہوگا۔ امریکہ کو اپنے ملزم وہاں تلاش کرنے چاہئیں تھے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ نیویارک میں حملوں کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ ہے اور اس کام کے لئے ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کو استعمال کیا گیا ہو کیونکہ افغانستان پر امریکی حملوں کا سب سے زیادہ فائدہ اسرائیل کو ہو رہا ہے۔ 11 ستمبر کے حملے سے کچھ عرصہ پہلے ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ امریکی حکومت مسلمان ممالک

www.naqshbandiaowaisiah.com

سے بہتر تعلقات قائم کر رہی ہے اور اسلام کے بارے اپنی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جب اسرائیل نے یہ دیکھا کہ امریکہ نے Pro Muslim رویہ اپنانا شروع کر دیا ہے تو اس نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کی سازش تیار کی۔

سوال:- کیا امریکہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ صرف شک کی بنیاد پر کسی بھی ملک پر چڑھ دوڑے؟

جواب:- بالکل نہیں۔ اگر امریکہ کہتا ہے کہ اسے اسامہ بن لادن مطلوب ہے تو وہ یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ پاکستان کو بھی بہت سے ایسے لوگ مطلوب ہیں جنہوں نے پاکستانی عوام کے خون پسینے کی کمائی کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا اور پھر وہ اس لوٹی ہوئی دولت کو امریکہ لے گئے۔ ایسے تمام لوگ پاکستان اور پاکستانی قوم کے مجرم ہیں اور یہ تمام مجرم ہمیں مطلوب ہیں۔ امریکہ کو بھی ہمارے مجرم اور لوٹ مار کی دولت ہمارے حوالے کرنی چاہئے۔ میں نیویارک پر حملوں کی حمایت نہیں کر رہا۔ امریکہ میں شہریوں کی ہلاکت کا ہمیں بھی دکھ ہے لیکن جن لوگوں نے پاکستان کے چودہ کروڑ عوام سے روٹی کا نوالہ چھین لیا اور امریکہ میں پناہ لے لی اس پر کوئی بات کرنے کو تیار نہیں۔ یوں لگتا ہے کہ امریکہ کا حملہ اسامہ بن لادن یا طالبان کے خلاف نہیں بلکہ اس نے اسلامی ریاست کو نشانہ بنایا ہے۔ امریکہ کو دنیا میں اسلامی ریاست گوارہ نہیں ہے کیونکہ افغانستان وہ واحد ریاست ہے جہاں خلافت کا نظام رائج ہے۔ لوگوں نے امیر المومنین کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور غیر مسلم خلافت سے بہت خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس طرح مسلمان اکٹھے ہو جائیں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ غیر مسلموں نے خلافت عثمانیہ ختم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ اب بھی انہیں خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ مسلمان ایک بار پھر نظام خلافت کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اگر یہ دائرہ پھیل گیا تو مسلمان بہت مضبوط ہو جائیں گے اسی لئے انہوں نے افغانستان کو نشانہ بنایا ہے۔

سوال:- لوگ کہتے ہیں اگر افغانستان کی حکومت اسامہ بن لادن کو کسی دوسرے مسلمان ملک کے حوالے کر دیتی اور پھر امریکہ سے کہتے کہ اس کے خلاف ٹھوس ثبوت فراہم کریں تو کیا یہ بہتر نہ ہوتا؟

جواب:- افغانستان حکومت اسامہ بن لادن کو کسی دوسرے ملک کے حوالے کر بھی دیتی تو بھی امریکہ افغانستان کو نہ چھوڑتا۔ امریکہ کو صرف اسامہ مطلوب نہیں، وہ القاعدہ کے خلاف کارروائی کے بہانے افغانستان پر حملہ کر دیتا۔ ویسے ہمیں اس بات کو کلیئر کرنا چاہئے کہ ملا عمر کی سوچ عام مسلمان کی سوچ نہیں ہے۔ پچھلی 14 صدیوں میں بڑے بڑے امام ائمہ اور عالم پیدا ہوتے رہے لیکن 14 صدیوں میں 14 ملا پیدا نہیں ہوئے۔ ملا عمر عام ملا نہیں ہے۔ وہ خلافت عثمانیہ کے بعد پہلے امیر المومنین ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اتنا رتبہ دیا ہے۔ وہ عام لوگوں کی طرح نہیں سوچتے۔ انہوں نے جو بھی فیصلہ کیا ہے یقیناً اس میں بہتری ہوگی۔ ہمیں یقین ہے کہ امریکہ کو افغانستان میں ناکامی کا سامنا

www.naqshbandiaowaisiah.com

کرنے پڑے گا وہ جتنا طالبان کو دبانے کی کوشش کرے گا مسلمانوں کی ریاست اتنا ہی پھیلے گی۔

سوال:- اگر ملا عمر اس جنگ میں شہید ہو جاتے ہیں تو طالبان کے پاس کیا متبادل قیادت موجود ہے؟

جواب:- افغانستان میں جو نظام رائج ہے وہ دنیا کا بہترین نظام ہے اور اس وقت افغانستان میں نظام چلانے کیلئے ایک مکمل ادارے کی طرح کام ہو رہا ہے۔ اگر ملا عمر شہید ہو جاتے ہیں تو ان کے بعد کوئی دوسرا شخص خلیفہ بن جائیگا اور طالبان کے پاس قیادت کی کمی نہیں۔ انشاء اللہ نظام خلافت ختم نہیں ہوگا۔ اس وقت دنیا کے دوارب مسلمانوں میں سے چند بدبختوں کے علاوہ تمام لوگ ملا عمر اور اسامہ بن لادن کیلئے دعا کر رہے ہیں۔ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جنہوں نے کبھی سجدہ نہیں کیا تھا لیکن وہ بھی اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی کامیابی کیلئے دعا گو دکھائی دیتے ہیں۔ لوگ اپنے بچوں کا نام اسامہ رکھ رہے ہیں۔ علاقوں' محلوں اور چوراہوں کے نام اسامہ کے نام پر رکھے جا رہے ہیں۔ کروڑوں ہاتھ اللہ کے حضور اٹھے ہوئے ہیں۔ جنگلوں کے باسی بھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ایسے میں آپ لوگ کیوں خطرہ محسوس کرتے ہیں کہ خلافت کا نظام ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ نظام خلافت قائم رہے گا۔

سوال:- جنرل مشرف کی حکومت نے افغانستان کے بارے جو پالیسی اپنائی ہے۔ پاکستانی عوام کی اکثریت نے اسے ناپسند کیا ہے۔ آپ اس بارے کیا کہتے ہیں؟

جواب:- افغانستان کے خلاف کارروائی اور امریکہ کے حوالے سے جہاں تک حکومتی پالیسی کا تعلق ہے تو اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں۔ حکومت کو اپنا کام کرنے دینا چاہئے۔ ویسے پہلے پہل حکومت نے ایک حد تک امریکہ سے تعاون کیا تو اس سے کسی حد تک پاکستان کو فائدہ ہوا۔ ہوسکتا ہے اس سے افغانستان کو بھی فائدہ ہوا ہو لیکن اب حکومت شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کا ثبوت دے رہی ہے۔ اس سے حکومت کو نقصان ہو رہا ہے۔ حکومت کے خلاف عوامی نفرت بڑھ رہی ہے اور لوگ حکمرانوں کے فیصلوں کو اچھا نہیں سمجھ رہے۔ پھر بھی میری رائے یہ ہے کہ ہمیں حکومت کے رویہ پر بات نہیں کرنی چاہئے' ہمیں جہاد افغانستان پر زور دینا چاہئے جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ الاخوان نے امریکہ اور افغانستان کی لڑائی میں شور مچا کر کوئی سیاسی فائدہ نہیں اٹھایا۔ سیاسی جماعتیں تو افغانستان کا نام لیکر اپنی دکانداری چمکا رہی ہیں۔ ہم حکومت کے ساتھ کسی قسم کی محاذ آرائی کئے بغیر جہاد پر توجہ دے رہے ہیں۔

سوال:- پاکستان میں افغانستان پر امریکی حملہ کے خلاف جو جلسے جلوس اور ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ کیا امریکہ اور یورپ اس کا نوٹس لیں گے؟

جواب:- جیسا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ بعض مذہبی جماعتیں اور سیاسی جماعتیں جلسے جلوس کر کے اپنی دکانداری چمکا رہی ہیں ورنہ لوگوں کی دکانیں جلانا، گاڑیوں کے شیشے توڑنا اور املاک کو نقصان پہنچانا کہاں کی دین داری ہے۔ اگر کوئی

www.naqshbandiaowaisiah.com

سیاسی جماعت عملاً کچھ کرنا چاہتی ہے تو اسے افغان بھائیوں کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لینا چاہئے جو اس وقت کرنے کا اصل کام ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں مسلمان احتجاج کر رہے ہیں مگر امریکہ اور کافر ملکوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر احتجاج کرنے والے یہ تمام مسلمان جہاد کے لئے افغانستان کی طرف چل پڑیں تو امریکہ کے حواس اڑ جائیں اور وہ افغانستان سے بھاگنے پر مجبور ہو جائے۔ ہاں یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ انڈونیشیا والے جلوس نکالیں۔ اٹلی میں مسلمان جلوس نکالیں۔ امریکہ میں مسلمان جلوس نکالیں یا دنیا کے دوسرے ممالک جو افغانستان سے دور ہیں وہ جلوس نکالیں اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں لیکن پاکستان تو افغانستان سے دور نہیں ہے اس کی سرحد افغانستان کے ساتھ لگتی ہے یہاں کے مسلمانوں کو جلوس نہیں نکالنا چاہئے بلکہ افغانستان کی طرف جہاد کے لئے بڑھنا چاہئے۔ جلسے جلوسوں اور توڑ پھوڑ سے الٹا ملک کا نقصان ہوتا ہے۔

سوال:۔ کیا تنظیم الاخوان کا ملا عمر یا اس کے ساتھیوں سے رابطہ ہے؟

جواب:۔ طالبان کے پہلے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک کا تعلق سلسلہ عالیہ سے ہے وہ افغانستان میں وزیر بھی رہے ہیں اور چیف جسٹس بھی رہ چکے ہیں۔ اس سے پہلے روس کے خلاف جنگ میں جن آرمی آفیسرز نے قیادت کی تھی ان میں بھی بہت سے تنظیم الاخوان کے ساتھی تھے۔ اب بھی وزیرستان اور قبائل کے علاقہ سے تنظیم الاخوان ایک لاکھ افراد کو افغانستان جہاد کے لئے بھجوا چکی ہے اور جب زمینی جنگ میں ضرورت پڑے گی تو مزید افراد کو بھجوایا جائے گا۔

سوال:۔ کیا امریکہ اب تک کے حملوں میں اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے؟

جواب:۔ افغانستان میں امریکہ نے جتنا بھی بارود گرایا ہے اس سے زیادہ تر عام شہریوں کو ہی نقصان پہنچا ہے۔ طالبان فوج کے بہت کم افراد کو نقصان پہنچا ہے گو کہ امریکہ اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ اسے اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو رہے ہیں لیکن اس میں صداقت نہیں۔ امریکہ اپنا اسلحہ ضائع کر رہا ہے جبکہ طالبان حکمت عملی کے تحت کم وسائل کے باوجود امریکہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور اصل معرکہ تو زمینی جنگ میں ہوگا تب پتہ چلے گا کہ کون کتنے پانی میں ہے؟

سوال:۔ کیا افغانستان میں عام آبادی کو بہت زیادہ نقصان نہیں پہنچ رہا؟

جواب:۔ جن لوگوں نے افغانستان دیکھا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ وہاں پر آبادی پہاڑوں کے درمیان ہے وہاں تو امریکہ کے میزائل بھی کام نہیں کرتے تو امریکہ افغانستان کو کیا نقصان پہنچائے گا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ جو ''انتھراکس'' کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے وہ جھوٹ ہے امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے سازش کے تحت خبریں شائع کروائی جا رہی ہیں اور اس کے جواب میں جواز بنا کر امریکی فوجیں افغانستان کے پہاڑوں اور غاروں میں انتھراکس کے جراثیم گرا کر

www.naqshbandiaowaisiah.com

تجربہ کرنا چاہتی ہیں۔

سوال:- حال ہی میں فوج سے جنرل عثمانی اور جنرل محمود کو فارغ کیا گیا ہے۔ کچھ حلقوں کا خیال ہے کہ جنرل عثمانی وغیرہ کو طالبان کے حق میں ہونے کی وجہ سے فوج سے نکالا گیا ہے۔

جواب:- یہ وقت عوام اور فوج کے ٹکراؤ کا نہیں حکومت کو کیا کرنا چاہئے یہ سوچنا حکومت کا مسئلہ ہے ہمیں اس میں نہیں الجھنا چاہئے۔ فوج کا اپنا سسٹم ہے۔ جو ریٹائرڈ ہوئے ہیں اگر وہ مطمئن ہیں تو پھر ہمیں اس سے کیا غرض ہے۔ سیاسی جماعتیں غلط باتیں کر کے لوگوں کے جذبات بھڑکا کر زیادہ سے زیادہ افراد جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تاکہ آئندہ الیکشن کی تیاری کی جاسکے۔ لیکن انہیں یہ بھی احساس نہیں کہ یہاں تو لمحوں میں فیصلے ہو رہے ہیں۔ اور یہ وقت جہاد کا ہے۔ اس لئے ہمیں فوج سے قطعاً الجھنا نہیں چاہتا۔

سوال:- افغانستان والوں کے پاس بھی تو میزائل اور دوسرا اسلحہ تھا ابھی تک انہوں نے امریکی جہازوں کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچایا؟۔

جواب:- طالبان نے امریکی حملوں کے پہلے دو تین روز میں چند جہاز گرائے تھے۔ اب جو جہاز بمباری کر رہے ہیں وہ بہت بلندی پر ہوتے ہیں اور وہ اینٹی گن شپ ٹینکوں کی رینج سے باہر ہیں اس لئے امریکہ اور اس کے اتحادی آزادی سے بمباری کر رہے ہیں اور اسی وجہ سے بم شہری آبادی پر گر رہے ہیں۔ اس وقت طالبان انتظار کر رہے ہیں طے شدہ حکمت عملی کے تحت اسلحہ ضائع نہیں کیا جا رہا ہے۔ جب مناسب وقت آئے گا تو وہ اپنے میزائل بھی استعمال کریں گے اور دوسرا اسلحہ بھی سامنے لائیں گے۔ وہ وقت سے پہلے اپنا اسلحہ کیوں ضائع کریں۔

سوال:- نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے بعد جنرل مشرف نے سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو مشورے کے لئے بلایا تھا۔ آیا آپ سے بھی مشورہ کیا گیا؟

جواب:- ہمیں انہوں نے مشورے کے لئے نہیں بلایا کیونکہ ہم سیاسی لوگ نہیں نہ ہی حصول اقتدار ہمارا مقصد ہے۔ جو لوگ حصول اقتدار کے لئے جائز و ناجائز حربے استعمال کرنے پر یقین رکھتے ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ برسر اقتدار لوگوں سے رابطے میں رہیں۔ ہمارا مقصد اقتدار نہیں بلکہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔

سوال:- امریکہ اور برطانیہ کے حملوں سے حالات کیا رخ اختیار کریں گے؟

جواب:- امریکہ اور برطانیہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں حالات کچھ دھیمے پڑیں گے۔ پھر جنگ رکے گی اور وقفہ آئے گا۔ اور یہ وقفہ عارضی ہوگا۔ پھر جنگ ہوگی اور میں امید کرتا ہوں پھر یہ جنگ غزوۃ الہند کیطرف لے جائیگی۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

خلافت اسلامیہ پر امریکی دہشت گردی

جب سے امریکہ نے سپر پاور ہونے کا دعویٰ کیا ہے تب سے کسی غیر مسلم ریاست کے ساتھ بھی امریکہ کا کوئی جھگڑا ہوا ہے؟ کسی غیر مسلم ریاست پر بھی امریکہ نے چڑھائی کی ہے؟ کیا سارے دہشت گرد صرف مسلمانوں میں ہیں؟ اکیلے ہندوستان میں کتنی دہشت گرد تنظیمیں ہیں، بال ٹھاکرے جیسے لوگ پڑے ہیں جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کا خون پیا بلکہ ہندوؤں تک کو بھی قتل کیا اور غیر مسلم ممالک میں کتنی دہشت گرد تنظیمیں ہیں اور ایسی تنظیمیں جنہیں خود امریکی حکومت دہشت گرد قرار دے چکی ہے، کبھی ان کے ساتھ بھی امریکہ لڑا ہے؟ جب بھی لڑتا ہے صرف مسلمانوں کے ساتھ۔ جس جس ملک میں امریکہ نے جنگ عظیم کے بعد فوج کشی کی ہے اس کی فہرست بنا کر دیکھ لیجیے آپ کو کسی غیر مسلم ملک کا نام نظر نہیں آئے گا۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان، منارہ 19-10-2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا کی ایک عظیم طاقت چند لاکھ نہتے اور گذشتہ ربع صدی سے جنگ کی ہولناکیوں اور تباہیوں کا سامنا کرنے والے نہتے افغان مسلمانوں پر پوری شدت سے اور پوری طاقت سے حملہ آور ہے حتیٰ کہ جدید ترین اسلحہ جو ابھی تک کہیں استعمال نہیں ہوا، بھی وہاں آزمایا جا رہا ہے۔ امریکہ کا ایک جہاز جو اٹھائیس ہزار گولیاں ایک منٹ میں فائر کرتا ہے کا تجربہ بھی ریاست اسلامیہ افغانستان کے بسنے والے مفلوک الحال مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے۔ گولیوں کا تو نام ہوتا ہے اگر دیکھا جائے تو محض آگ کی بارش ہوتی ہے لیکن کیا دنیاوی نتائج نرے اسباب پر ہی منحصر ہیں؟ ایک محاورہ ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اس محاورے کی طرف قرآن حکیم نے بھی متوجہ فرمایا ہے کہ گذشتہ امتوں کے حالات دیکھو کتنی کتنی بڑی طاقتیں بظاہر دنیاوی اعتبار سے کتنی عظیم طاقتیں کیسی کمزور اور عام طاقتوں کے ہاتھوں تباہ ہوئیں۔ کتنی قلیل جماعتیں بہت بڑی بڑی طاقتوں پر اور بہت بڑی بڑی افواج پر غالب آئیں وہاں اسباب اور وسائل نہیں تھے افرادی قوت نہیں تھی اسلحہ کی زیادتی نہیں تھی ایک ہی سبب تھا باذن اللہ جب اللہ نے چاہا اللہ کے حکم سے اللہ کی اجازت سے کتنی بڑی بڑی طاقتوں کو تباہ ہونا پڑا اور کتنی کمزور جماعتیں ان پر غالب آئیں۔

آج پھر صورت حال وہی ہے کہ بظاہر ایک بہت کمزور ملک جو ربع صدی سے جنگ کی ہولناکیوں کا شکار ہے، جہاں کی زراعت، جہاں کا بزنس، جہاں کا کاروبار تباہ ہو چکا ہے اور جہاں کے لوگ غربت اور بیماریوں کی چکی میں پس رہے ہیں۔ جہاں کوئی گھر ایسا نہیں جس کے کئی افراد شہید نہ ہو چکے ہوں ان پر آتش و آہن کی اس قدر بارش کہ جس نے امریکی حکمرانوں کی سنگدلی کو فرعون سے بھی بڑھا دیا ہے۔ آج دنیا کے کم وبیش ایک سو اٹھائیس ممالک میں خانہ جنگی کی حالت ہے اور ان ایک سو اٹھائیس ممالک کی خانہ جنگی میں جو اسلحہ استعمال ہو رہا ہے وہ امریکی ہے۔ یعنی یہ امریکہ ہے جو نعرے امن کے لگاتا ہے، پرچار امن کا کرتا ہے اور عملاً ہر قاتل ہر ڈاکو ہر ظالم کے پاس اس کا بنایا ہوا اسلحہ ہے، ہر تباہی میں اس کا ہاتھ ہے۔ انسانی خون سے یہ پیسے کما رہا ہے لیکن پراپیگنڈہ کے زور پر لوگوں کو بے وقوف بنانا اور بات ہے۔ ہٹلر بڑا بدنام ہوا، لوگوں کے قتل عام میں جاپانی بڑے بدنام ہوئے لیکن امریکہ کا کسی نے نام نہیں لیا جس نے محض ایٹم بم کو آزمانے کے لیے اس وقت جاپان پر ایٹم بم چلا دیا عالمی جنگ ختم ہو رہی تھی اور جرمن شکست کھا چکا تھا اور جاپان ہتھیار پھینک رہا تھا یعنی انہوں نے اس وقت ایٹم بم پھینکا جب اس کی ضرورت نہیں تھی جس سے ایک شہر میں دو لاکھ آدمی مارے گئے اور شہر صفحہ ہستی سے مٹ گیا عجیب بات یہ ہے کہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

محض مغرب کا یہ پراپیگنڈہ ہٹلر کو تو ظالم بنا گیا' جاپانیوں کے ظلم کی داستانیں عام ہوئیں لیکن برطانیہ، امریکہ اور ان اتحادی طاقتوں کے ظلم کو کسی نے نوٹ ہی نہیں کیا۔ اب آج کی دنیا میں کتنی عجیب بات ہے کہ برطانیہ بھی کہتا ہے ہماری ڈاک کے لفافوں میں انتھراکس کے جراثیم آجاتے ہیں' امریکہ میں بھی لوگوں کو ڈاک میں ایسے لفافے ملے جو ان جراثیم سے آلودہ تھے لیکن کل ہی ہمارے اپنے اخباروں کی خبر کے مطابق انتھراکس کے جراثیم صرف امریکہ اور برطانیہ کے پاس ہیں دنیا کے کسی تیسرے ملک کے پاس ہیں ہی نہیں۔ اس کا مطلب ہے اگر واقعی چند لوگ مر گئے ہیں یا چند لوگ بیمار ہیں یا چند لوگوں کو ملا ہے تو انہیں بھیجنے والی خود امریکہ اور برطانیہ کی اپنی ایجنسیاں ہیں اور اس کو بنیاد بنا کر شاید وہ افغانستان پر جراثیمی بموں کا تجربہ بھی کرنا چاہتے ہیں یہ جواز پیدا کیا جا رہا ہے کہ چونکہ ہم پر جراثیم بھیجے گئے لہٰذا ہم نے بھی جراثیمی بم پھینکے اور یہ سب کچھ اتنے نشے کی حالت میں وہ کر رہے ہیں...... آپ نے بھی امریکی صدر کو بات کرتے اور ٹیلی ویژن پر آتے دیکھا ہو گا اتنی فرعونیت اور اتنا تکبر کہ وہ بلا تکلف کہتے ہیں کہ جی ہم نے جنگ جیتنے کے لیے چھیڑی ہے' جیتنا ہمارا مقصد ہے۔ جیسے تمہارے ہی اختیار میں ہے سب کچھ! انشاء اللہ العزیز جنگ جیتنا تو درکنار امریکہ کے اس جنونی صدر نے خود امریکہ کے وجود کو داؤ پر لگا دیا اور امریکیوں کو چاہیے امریکی عوام کو چاہیے کہ وہ بھی کچھ ہوش کے ناخن لیں' وہ بھی کچھ سوچیں کہ کیا کابل میں بسنے والے افغان اتنے سائنس میں ترقی کر گئے ہیں کہ وہ لفافوں میں جراثیم بھیج رہے ہیں' ایسی لیبارٹریاں وہاں کہاں ہیں اور اتنی سائنسی ترقی کابل میں اور افغانستان میں کس جگہ پیدا ہو گئی یا اسامہ بن لادن اگر کہیں کسی غار میں پناہ گزیں ہے تو وہاں کونسی اتنی بڑی فیکٹری ہے جس میں ایسی ایسی چیزیں ایجاد ہو رہی ہیں۔ امریکی عوام کو بھی کچھ ہوش سے کام لینا چاہیئے اور پھر اس طرح کی یلغار میں...... کیونکہ

ہمارے ایک لاکھ مجاہدین افغانستان میں داخل ہو چکے ہیں دوسرے جانے کے لئے بے قرار ہیں۔

فوجیں تو کبھی لڑائی میں میدان میں نکل کر اور تنبو لگا کر بیٹھ نہیں جاتیں۔ فوجیوں کے پاس تو تحفظ کا سامان ہوتا ہے' فوجی تو میدان میں بھی بیٹھیں تو گڑھا کھود کر پناہ گاہ بنا لیتے ہیں۔ جس طرح سے اندھا دھند بمباری کی جا رہی ہے اس میں شہید ہونے والے تو اور لوگ ہیں جو غیر فوجی ہیں' غیر مسلح ہیں' معصوم بچے' عورتیں' بوڑھے' مریض' بیمار حتیٰ کہ اس بمباری سے کوئی ہسپتال نہیں بچ سکا' ریڈ کراس والوں کا اقوام متحدہ کا اپنا ریڈ کراس کا مرکز تباہ ہو گیا' اقوام متحدہ کا اپنا دفتر جو ہے اس کے لوگ مارے گئے اور وہ تباہ ہو گیا اس طرح اندھا دھند فائرنگ ہو رہی ہے بمباری ہو رہی ہے لیکن کیا یہ ساری بمباری امریکہ کو فتح دے دے گی؟ یہ تجربہ امریکہ پہلے بھی کر چکا ہے۔ صدر بش کے والد گرامی بش سینئر نے ڈیزرٹ سٹارم کا حکم دیا تھا اور میں نے ان کی زبان سے سنا تھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری فوجیں بغداد تک جائیں گی لیکن ہم نے تو ان کے کسی فوجی کو عراق کی سرزمین پر پاؤں رکھتے نہیں دیکھا' ہوا ہی ہوا سے بم برساتے رہے اور ہوا ہی ہوا سے غائب ہو گئے اور صرف ایک آدمی جس کی حکومت وہ ختم کرنا چاہتے تھے وہ آدمی ابھی تک حکومت پر بیٹھا ہوا ہے' افغانستان میں حکومت کیسے تبدیل کر دیں گے؟ طالبان کوئی دس پندرہ بیس آدمی نہیں ہیں' طالبان کی مثال چین کی پیپلز آرمی کی طرح ہے جس طرح جنرل ماؤ کے ساتھ کوئی ٹیپیکل فورس نہیں تھی' ہر شہری اٹھ کر چل پڑا تھا وہاں چونکہ محض حکمران اور بادشاہت کی مخالفت ماٹو تھا یہاں اللہ کی اطاعت ماٹو ہے اور افغانستان کا ہر باسی سرکار کا سپاہی بھی ہے اور طالب بھی ہے وہاں تو بندہ بندہ طالبان ہے۔ ان کی کوئی فوجی وردی مخصوص نہیں ہے' کوئی فوجی بوٹ مخصوص نہیں ہیں' کوئی فوجی سلوٹ مخصوص نہیں ہے' کوئی ایک ہتھیار مخصوص نہیں ہے۔ جس کے پاس جو ہے اور جس لباس میں ہے وہ چل پڑتا ہے' وہی فوج ہے

اوراس فوج کو آپ کیسے تلاش کریں گے' کیسے ختم کریں گے اس حکومت کو۔ ورنہ کہنے کو تو ہم نے یہ بھی سنا یہ بھی کہا گیا جی تین دن کا کام ہے تین دن میں طالبان حکومت ختم ہو جائے گی ان کی جگہ نئی حکومت آجائے گی اور امن قائم ہو جائے گا اور اب آٹھ دس دنوں میں بات دو سال تک جا پہنچی ہے۔ اب صدر بش بھی فرما رہے ہیں کہ دو سال تک تو ہم آپریشن جاری رکھیں گے یعنی تین دنوں سے بڑھ کر دو سال تک چلی گئی لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ جو امریکی حکومت جھوٹ پہ جھوٹ بولے چلی جا رہی ہے یہ اس کی نئی پبلک قبول کرتی چلی جائے گی۔ جس پبلک کو پہلے ویت نام وغیرہ کا تجربہ ہے اور جنہوں نے ایک پائلٹ کی ہلاکت پر افریقہ سے اپنی فوج واپس بلالی تھی ان میں کتنے تابوت وصول کرنے کی ہمت ہے' وہ افغانستان سے کتنی لاشیں وصول کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز اس جنگ کا اثر امریکہ میں پھوٹے گا ذرا امریکی فوجیوں کو زمین پر آنے دیجیے اور امریکی ماؤں کو بھی کچھ لاشیں وصول کرنے دیجیے۔ جب امریکی ہلاک ہوں گے امریکی گھروں میں صف ماتم بچھے گی اور امریکیوں کی لاشیں وہاں پہنچیں گی تب شاید حکومت کے پراپیگنڈہ سے صرف نظر کر کے لوگ حقائق کو جاننے پر مجبور ہو جائیں گے۔

یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ جنگ خود سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ جب سے امریکہ نے سپر پاور ہونے کا دعویٰ کیا ہے تب سے کسی غیر مسلم ریاست کے ساتھ بھی امریکہ کا کوئی جھگڑا ہوا ہے؟ کسی غیر مسلم ریاست پر بھی امریکہ نے چڑھائی کی ہے؟ کیا سارے دہشت گرد صرف مسلمانوں میں ہیں؟ اکیلے ہندوستان میں کتنی دہشت گرد تنظیمیں ہیں' بال ٹھاکرے جیسے لوگ پڑے ہیں جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کا خون پیا بلکہ ہندوؤں تک کو بھی قتل کیا اور غیر مسلم ممالک میں کتنی دہشت گرد تنظیمیں ہیں اور ایسی تنظیمیں جنہیں خود امریکی حکومت دہشت گرد قرار دے

دنیا میں جمہوریت جمہوریت کے راگ الاپنے والے وہ جمہوری حق اہل کشمیر کو کیوں نہیں دیتے۔

چکی ہے' کبھی ان کے ساتھ بھی امریکہ لڑا ہے؟ جب بھی لڑتا ہے صرف مسلمانوں کے ساتھ۔ جس جس ملک میں امریکہ نے جنگ عظیم کے بعد فوج کشی کی ہے اس کی فہرست بنا کر دیکھ لیجیے آپ کو کسی غیر مسلم ملک کا نام نظر نہیں آئے گا۔ دنیا میں کہیں چند عیسائی جلوس نکالتے ہیں تو تیسرے دن حکومت بدل جاتی ہے اور عیسائیوں کو ملک دے دیا جاتا ہے۔ یوگنڈا میں یہ نہیں کیا گیا' ایسٹ تیمور میں یہ نہیں کیا گیا ایک ہفتہ عیسائیوں نے جلوس نکالے وہاں عیسائیوں کی حکومت بن گئی۔ عیسائی دہشت گرد نہیں وہ آزادی کے طالب بن جاتے ہیں اور جہاں مسلمان کوئی بات کرتا ہے وہ دہشت گرد ہو جاتا ہے۔ جو کچھ مقبوضہ کشمیر میں ہو رہا ہے اور جو کچھ ہندوستان کی سات لاکھ افواج وہاں بیٹھ کر داد شجاعت دے رہی ہیں' نہتے شہریوں کی ہلاکت' بچوں کی ہلاکت' سکول کے بچوں کی ہلاکت' بوڑھوں کی ہلاکت' عورتوں کی عصمت دری اور ان کی بے دریغ ہلاکت کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے؟ کیا ظلم ہے کہ دنیا میں جمہوریت جمہوریت کے راگ الاپنے والے وہ جمہوری حق اہل کشمیر کو کیوں نہیں دیتے کہ کشمیر کے رہنے والوں سے بھی پوچھ لیا جائے کہ تم کیا چاہتے ہو۔ امریکہ دنیا بھر میں جس جمہوریت کا پرچار کرتا ہے وہ حق اہل کشمیر کو کیوں نہیں دیتا؟ اس لئے کہ وہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ لہٰذا یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں ہے یہ جنگ کفر اور اسلام کی جنگ ہے اور یہ جہاد ہے اور جہاد اکبر ہے کہ جہاں مسلمان کمزور ہوں اور ان پر کوئی انتہائی وحشیانہ طاقت غالب آنا چاہے تو اس میں حصہ لیا جائے اور یاد رکھیں جو لوگ بھی وطن عزیز میں 'پاکستان میں نفاذ اسلام کی کوشش کر رہے ہیں وہ جان لیں کہ خدانخواستہ اگر حکومت اسلامیہ کو افغانستان میں ختم کر دیا گیا اور وہاں بھی بے دین حکومت بنا دی گئی تو پھر یہاں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا اور اگر خلافت اسلامیہ افغانستان اللہ اسے ہمیشہ قائم رکھے اس حملے

www.naqshbandiaowaisiah.com

سے مقابلہ کر کے نبرد آزما ہو کر فاتح ٹھہری اور امریکہ کو واپس دھکیل دیا اور وہاں اسلامی حکومت قائم رہی تو انشاء اللہ العزیز پاکستان میں بھی اسلامی حکومت بنتے دیر نہیں لگے گی۔ اب سیدھا امریکہ اور امریکی افواج سے ٹکرانا چاہیے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے وسائل اپنی جان اپنی ساری قوت اس طرف مرتکز کر دیں جہاں اسلام کو بچانے کا وقت ہے۔ چونکہ امریکہ صرف خلافت اسلامیہ کو ختم کرنے کے لیے اپنا سارا زور لگا رہا ہے امریکہ کا ٹارگٹ صرف یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی چپے پر کوئی اسلامی حکومت نہ بنے۔ اگر یہ حادثہ نہ بھی ہوتا جو نیو یارک میں ہوا تو امریکہ کوئی اور بہانہ بنا لیتا۔ اصل ہدف اس کا خلافت اسلامیہ ہے جو ترکیہ میں ختم ہونے کے بعد پھر سے افغانستان میں زندہ ہوئی اور ترکیہ میں جو ختم ہوئی وہ بہت کمزور ہو چکی تھی جو افغانستان میں زندہ ہوئی وہ پھر سے طرز صحابہؓ پر زندہ ہوئی۔ اس نے خلفائے راشدین کی یاد تازہ کر دی۔ خلافت اسلامیہ بالکل اس طرح پھوٹی کہ ترکیہ میں جو خلافت ختم ہوئی تھی وہ ایک بوڑھا درخت تھا اور افغانستان میں جو پھوٹی وہ ایک نو نہال اور ترو تازہ پودا ہے اسلاف کی طرز پر اکابرین کی طرز پر اور جس نے بدر احد کی یادیں تازہ کر دیں۔ چند صحرا نشین عربوں پر بھی قیصرو کسریٰ کا بوجھ پڑا تھا وہ بھی سپر پاور تھیں قیصر کے ایک ایک گورنر کے پاس ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ سپاہ ہوتی تھیں لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ تیس ہزار مسلمانوں پر تین لاکھ کا لشکر حملہ آور ہوا اور حملہ آوروں نے لوہے کے جو زرہ بکتر پہن رکھے تھے انہیں زنجیروں سے آپس میں گانٹھ رکھا تھا کہ کوئی بھاگ نہ سکے۔ ان تین لاکھ میں سے چند ہزار یا شاید چند سو بچ کر جا سکے اور جس میدان میں جہاد ہوا تھا مدتوں وہاں رات کو مردوں کی ہڈیوں کا فاسفورس چمکا کرتا تھا۔ وہاں کافروں کی اس قدر ہڈیاں ہل گئیں تھیں کہ رات کو وہاں سے فاسفورس چمکا کرتا تھا۔ تاریخ اپنے آپ کو پھر دہرا رہی ہے حالات خواہ کیسے ہی ہوں، امریکہ کتنا بھی زور لگائے اسلام رہتی دنیا تک باقی رہنے کے لیے

امریکہ کا ٹارگٹ صرف یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی چپے پر کوئی اسلامی حکومت نہ بنے۔

بنا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت قیام قیامت اور ہمیشہ کے لیے تمام انسانیت کے لیے ہے اور امریکہ غلط سمت چل نکلا ہے۔ اسلام کو مٹانا ممکن بھی نہیں اور یہ امریکہ کے مقاصد میں ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ امریکہ والے بھی خود کو عیسائی اور ایک نبی کی امت ظاہر کرتے ہیں، خود کو اہل کتاب ظاہر کرتے ہیں تو اہل کتاب ہو اگر تم تو کم از کم اس بات پہ تو متحد ہو کہ تم بھی اللہ کو مانتے ہو ہم بھی اللہ کو مانتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اہل کتاب سے فرمایا تھا اس بات پہ تو ہمارے ساتھ متفق ہو جاؤ کہ تم اہل کتاب ہو کتاب بھی تو اللہ کی توحید کا درس دیتی ہے اور ہم بھی اللہ کو واحد مانتے ہیں اس بات تک تو ٹھہر جاؤ۔ صرف گزارش یہ ہے کہ آج وقت ہے زندگی بڑی بے بھروسہ چیز ہے کوئی دم بھی آخری دم ثابت ہو سکتا ہے، گاڑیوں کے نیچے آ کر ہم مرتے ہیں، مکانوں کے نیچے آ کر مرتے ہیں، سائیکلوں سے گر کر مرتے ہیں، دہشت گردیوں کی اور فسادیوں کی گولیوں سے مرتے ہیں، ہارٹ اٹیک سے مرتے ہیں، کینسر سے مرتے ہیں، ہر ایک کو مرنا ہے۔ آج اللہ نے موقع پیدا کر دیا ہے کہ مرنے کی بجائے حیات جاوداں حاصل کر لیں جہاد اور شہادت یہ موت نہیں ہے۔

اگلے دن مجھ سے کسی نے کہا میرے لیے دعا کرو اللہ مجھے شہادت کی موت دے۔ میں نے کہا، جملے کی اصلاح کر لو! شہادت موت نہیں ہوتی، شہادت زندگی ہے جو موت سے بالا تر ہے اور شہید کے لیے یہ سوچنا بھی حرام ہے کہ وہ مر گیا۔ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں ان کے لیے یہ سوچنا بھی حرام ہے کہ وہ مر گیا وہ تو زندہ ہیں حقیقی زندگی تو انہی کو ملی ہے تو اہل وطن میں سے جس کے دل میں واقعی اسلام کا درد ہے اسے چاہئے کہ اپنا رخ جہاد کی طرف پھیر دے، اپنے سارے وسائل، اپنی ساری طاقت، اپنے سارے ذرائع اس طرف لگا دے کہ حق و باطل کا یہ معرکہ فیصلہ کرنے والا ہے کہ کیا مسلمانوں میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

خلافت اسلامیہ ہوگی یا نام کے مسلمان ہوں گے' جسے آپ جمہوری کہتے ہیں امریکہ کی ساری قوت اس بات پر صرف ہو رہی ہے' برطانیہ اس بات پہ اس کا اتحادی ہے' دنیا کے دوسرے ممالک اس کے اتحادی ہیں کہ کوئی ریاست اسلامی نہیں ہونی چاہئے کہ جہاں عملاً اسلام نافذ ہو۔ مسلمانوں کی ریاستیں ہوں انہیں مقروض رکھو' ان کے وسائل پر قبضہ کرلو' ان کے ذرائع پر قبضہ کرلو اور انہیں مفلوک الحال بنا کر اپنا غلام بنا کر رکھو۔ تمھارے اترے ہوئے کپڑے پہنیں' تمھارا بچا ہوا کھانا کھائیں' تمھارے جیسے ہو کر رہیں' تمھاری تہذیب کو اپنالیں' تمھاری طرح اچھلیں کودیں ناچیں گائیں' تمھاری طرح ایک بے حیا معاشرہ قائم ہوجائے جس میں کسی کی بہو' کسی کی بیٹی' کسی کی ماں' کسی کی بہن کچھ نہ ہو بلکہ معاشرے سے شرم و حیا کو اٹھادو۔ جو کام پاکستان ٹیلی ویژن بڑی تندہی سے اور بڑی تیزی سے کر رہا ہے کہ برادر اسلامی ملک میں آگ اور آہن کی بارش ہورہی ہے اور یہاں جس وقت پی ٹی وی 2 آن کرو اچھل کود ہو رہی ہے اور وہی فحش گانے گائے جارہے ہیں تو یہ وقت ہے کہ جو کوششیں وطن عزیز میں نفاذ اسلام کی ہیں وہ ساری بھی اب تب ہی بارآور ہوسکتی ہیں اگر خلافت اسلامیہ افغانستان میں خلافت رہے۔ لہٰذا یہ جنگ نہ امریکہ اور افغانوں کی ہے نہ دہشت گردوں اور امریکہ کی ہے یہ War against terrors نہیں ہے بلکہ It is, itself a big terror. یہ دہشت گردی پر حملہ نہیں ہے بلکہ یہ حملہ بذات خود سب سے بڑی دہشت گردی ہے اور مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ لمحہ آزمائش کا ہے جیت اسلام کی ہوگی' جیت مسلمانوں کی ہوگی اور فتح اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور اس کے تابعدار بندوں کی ہوگی۔ کفر کو مٹنا ہے' کفر مٹے گا' کفر تباہ ہوگا آزمائش یہ ہے کہ کون کفر کی طاقت سے مرعوب ہوکر اس کے پراپیگنڈے کا شکار ہوکر بد دل ہوتا ہے اور کون اللہ کی عظمت پہ بھروسہ کر کے

یہ دہشت گردی پر حملہ نہیں ہے بلکہ یہ حملہ بذات خود سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔

میدان میں اترتا ہے۔ الحمدللہ' ہمارے کیمپ سے ایک لاکھ مجاہدین جن میں وزیرستانی بھی ہیں' سرحدی بھی ہیں' پنجابی بھی ہیں' سندھی بھی ہیں' بلوچستانی بھی ہیں ایک لاکھ مجاہدین اکیلے ہمارے کیمپ سے افغانستان میں داخل ہوئے اور آج سے دو ہفتے پہلے ان کے داخل ہونے تک ہم نے نام نہیں لیا' حکومت نے ہمیں روک دیا تھا کہ مزید آدمی نہ بھیجے جائیں' ہمارے پاس الحمدللہ کئی لاکھ ایسے فرزندان توحید موجود ہیں جو منتظر ہیں جانے کے' جو بے قرار ہیں جانے کو' جنہیں اس بات پر ہم سے جھگڑا ہے کہ ہمیں پہلے کیوں نہیں بھیجا گیا۔ انشاء اللہ العزیز الاخوان کا آخری آدمی اور خون کا آخری قطرہ اور مال کی آخری پائی بھی جہاد میں کام آئے گی۔ یہ وقت یوں سمجھ لو میزان عدل لگی ہوئی ہے اور محشر ہے میدان حشر ہے اور میزان عدل ہے اور اس پر لوگ تولے جارہے ہیں کون ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے پلڑے میں محمد رسول اللہ ﷺ کے پلڑے اور شہداء کے پلڑے میں رکھنا چاہتا ہے' یہ محشر کی گھڑی ہے اور الحمد للہ جو جذبہ اللہ نے اہل وطن اور مسلمانوں کو دیا ہے یہ صرف یہاں نہیں ہے دنیا بھر کے ایک ارب مسلمانوں کے دو ارب ہاتھ اٹھے ہوتے ہیں عرش الٰہی کی طرف' رحمت باری کی طرف۔ اس سے بڑی طاقت کیا ہوگی اللہ کی بارگاہ میں اتنے اٹھنے والے ہاتھ' اتنی اشک بار آنکھیں اور اس کے نور سے منور اتنے قلوب اور اس پر اس کے نبی کے عشق کے روشن اتنے سینے اور اس کے انوارات سے مزین اتنی پیشانیاں جو سربسجود ہیں کیا یہ طاقت نہیں ہیں' صرف امریکی بمبار جہاز ہی طاقت ہیں؟ انشاء اللہ العزیز' خلافت اسلامیہ کے ساتھ ہر مرد مسلمان کا ہر بچے بوڑھے کا ہماری ہر ماں بہن کا دل دھڑک رہا ہے۔ آج ہر مسلمان اپنی عافیت کی بجائے مجاہدین کی عافیت اور فتح کی دعا کر رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز' شکست امریکہ کا مقدر ہے اور یہ یاد رکھیے کہ روس کو شکست ہوئی اس کا پیٹ پھٹ گیا تو اس میں سے جو اسلامی ریاستیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

یا جو پڑوسی اس نے ہضم کر رکھے تھے وہ اس کے معدہ سے نکل کر الگ ہو گئے' پیٹ سے نکل کر باہر آ گئے' امریکہ کو جب شکست ہوگی انشاء اللہ العزیز ضرور ہوگی تو امریکہ کے ہر شہر میں گوروں

پرائمری مدرسوں سے لے کر شاہی محل تک سب کچھ روس کے قبضے میں تھا تو کیا روس وہاں ٹک سکا۔ اپنا آخری زور لگانے کے بعد میں نے روسی ماؤں کو ٹیلی ویژن پر روتے دیکھا ہے' میں نے

ہوا ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ Good American is a dead American. یہ روسیوں سے جاپانیوں سے ہٹلر سے ظالم قوم ہے ان کے دل میں انسانی جذبے ختم ہو چکے ہیں' ان کے ضمیر' ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کو ثابت یہ کرنا ہے کہ ہمیں اپنے اللہ پر اعتماد ہے' ہم آخرت کے لیے جئیں ہماری نظر اس دنیا کے وسائل پر نہیں مسبب الاسباب پر ہے۔ امریکیو! تم اچھا اسلحہ لے کر آؤ انشاء اللہ اسی اسلحہ سے ہم تمھارے ساتھ لڑیں گے جو خوبصورت رائفلیں تم لاؤ گے۔ جو روسی لائے تھا وہ ان کے خلاف کام آئیں تھیں' تم جدید ترین رائفلیں لانا انشاء اللہ تمھارے خلاف ہی کام آئیں گی۔ یہاں تو بن نہیں رہیں تم ہی بنا رہے ہو تمہی کو دینا ہے اور تم ہی مسلمان مجاہد کو دے کر جاؤ گے۔

میں نے کسی افغان خاتون کو روتے نہیں دیکھا لیکن روسی ماؤں کو روتے دیکھا ہے۔

اور کالوں کی لڑائی ہوگی امریکہ اگر اس قیامت سے اور اپنی اس عاقبت سے اور اس بربادی سے بچنا چاہتا ہے تو اپنا بھرم رکھ لے اور اب بھی کہہ دے کہ میں نے سزا دینی تھی افغانوں کو بہت سزا دے لی اب میں بس کرتا ہوں امریکہ کی عزت بچ جائے گی امریکہ کا "نخرا" بچ جائے گا' امریکہ کا بھرم رہ جائے گا لیکن شاید ایسا کرنے کی مہلت اسے قدرت دینا نہیں چاہتی۔ امریکہ کو قدرت گھیر کر لا رہی ہے ورنہ اگر بیٹھ کر سوچیں تو امریکیوں کو بھی اس کے نتائج کی سمجھ آ جانی چاہئے۔ امریکہ نے جتنی بمباری کر لی ہے روس نے دس سالوں میں اس سے کئی گنا زیادہ کر لی تھی۔ جب روس آیا تھا تو اس نے پہلے ظاہر شاہ کا تخت سردار داؤد سے الٹوایا پھر سردار داؤد کو سارے خاندان سمیت قتل کر کے اپنا نمائندہ وہاں حکمران بنوایا اور اس سے سرکاری طور پر چٹھی بھجوائی کہ روسی فوجیں آئیں اور ہمارا تحفظ کریں اور روس آ کر پورے ملک پر قابض ہو گیا تھا۔

کسی افغان خاتون کو روتے نہیں دیکھا لیکن روسی ماؤں کو روتے دیکھا ہے۔ امریکہ قبضہ تو نہیں کر سکا امریکہ خود روس سے ڈرتا تھا اور امریکیوں نے ایک محاورہ بنا رکھا تھا کہ Good Russian is a dead Russian. کہ روس کا وہی آدمی بھلا جو مرا

ضرورت رشتہ

بیٹی' سید سنی' اردو سپیکنگ' متوسط' گریڈ 17 اسلام آباد' دیندار 27 سال کے لئے اسلام آباد یا پنڈی سے ہم پلہ تعلیم یافتہ دیندار رشتہ چاہیئے۔ — 042-5183104

فون نمبر :- 5183104

امریکی حملے اور ہماری مذہبی جماعتوں کا رویہ

دنیا کے کسی گوشے میں کوئی چھوٹی موٹی اسلامی ریاست بن جائے تو کفر اسے قبول کرنے کو تیار نہیں۔ الجزائر میں امریکہ کے جمہوری طریقوں سے دینی لوگ اور دینی جماعتیں الیکشن جیت کر آئیں وہاں مارشل لاء نافذ کرا دیا گیا اور امریکہ مارشل لاء کا محافظ بن بیٹھا۔ پاکستان بننے سے لے کر آج تک نفاذ اسلام کے لیے کوششیں ہوتی رہی ہیں اور ہو رہی ہیں لیکن مسلسل روکنے کی تدابیر کی سرپرستی امریکہ بہادر کر رہا ہے۔ دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں حکومتیں ویسا ہی کرتی ہیں جیسا امریکہ چاہتا ہے۔ سوائے اس کے کہ طالبان نے (اللہ ان کی حفاظت بھی فرمائے اور ان کی مدد بھی کرے) پھر قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی اور پیٹ پر پتھر باندھ کر خالی ہاتھ لڑے، سینے شق کروائے، پندرہ لاکھ لوگ شہید کروا کر اپنے ملک، اپنے وطن میں انہوں نے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان ، منارہ 12-10-2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل عرب قبائل نے دین ابراہیمی کے نام پر مختلف رسومات ایجاد کر رکھی تھیں اور وہ بڑی باقاعدگی سے ان پر عمل کرتے تھے انہیں بہت نیکی سمجھتے تھے اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کو رخ کر لینا یا کوئی خاص رسم اپنا لینا یہ نیکی نہیں ہے نیکی یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے آخرت کو تسلیم کیا جائے اللہ کے فرشتوں کے وجود کو اور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا جائے۔ نبی پر ایمان کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ماننے والا اپنی زندگی اپنے وسائل اپنا مال اپنی جان سب کچھ اس کی صوابدید پر چھوڑ دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا منصب عالی یہ ہے کہ ارشاد فرمایا گیا حضور جو کرنے کا کہہ دیں وہ کرو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔ دوسری جگہ فرمایا گیا کہ اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ تم اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو ''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی'' سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ میں پیدا ہوئے وہیں مبعوث ہوئے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے، اسلام کی تبلیغ فرمائی، جہاد فرمایا کفر سے اور ظلم سے مقابلہ کیا تا آنکہ حیات مبارکہ میں جزیرہ نمائے عرب پر کم و بیش سارے جزیرہ نمائے عرب پر اسلام کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ ہر ملک کو اپنی سرحدوں کے اندر رہنا چاہیے اپنی حدود کے اندر رہنا چاہیے، عربوں کو بھی چاہیے تھا کہ جب جزیرہ نما عرب پر حکومت قائم ہو گئی تھی تو وہ اپنا ملک چلاتے، اپنی حکومت کرتے پھر انہوں نے پوری دنیا سے کیوں لڑائی مول لی؟ وہ کسریٰ پرویز سے لڑے، قیصر سے لڑے یہ اس وقت کی عالمی طاقتیں تھیں اور سمندروں کو عبور کر کے برصغیر تک اور اندلس تک سپین تک ہسپانیہ تک برطانیہ تک امریکہ تک مسلمانوں کے زیر نگیں رہا برطانیہ مسلمانوں کے زیر نگیں رہا۔ یورپ اور برطانیہ میں علم کی بنیاد ہی مسلمانوں نے رکھی اس سے پہلے انہیں THE CAVE MEN غاروں میں رہنے والے لوگ اور ان کے زمانے کو DARK AGES تاریک زمانے تھے، ہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اگر انہیں اسلام پسند تھا اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے تھے اور ان کی اسلامی حکومت بن گئی تھی تو ایک بڑا معقول سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنے عرب کی حدود کے اندر رہتے اور اپنے ملک پہ جیسی چاہتے حکومت کرتے لیکن یہاں صورت حال مختلف ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف عرب کے لیے مبعوث نہیں ہوئے تھے آپ ﷺ کی بعثت عالی عالم انسانیت کے لیے تھی، ہے اور رہے گی، اللہ کے آخری نبی تھے جو مخلوق کی طرف مبعوث فرمائے گئے۔ آج بھی نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور ہمیشہ نبوت محمد رسول اللہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

ﷺ کی رہے گی ۔عرب میں نفاذ اسلام ایک بنیاد تھی جو اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے اپنے دست شفقت سے رکھوائی لیکن بعثت عالی اس ساری انسانیت کے لیے تھی اس لیے خلفائے راشدین نے دنیا کے ہر ظالم کو دنیا کے ہر ظلم کو اور دنیا کی ہر ظلمت کو للکارا۔ اور بڑا سادہ سا پیغام ہوتا تھا۔عربوں کو ہوس ملک گیری نہیں تھی عربوں کو مال غنیمت کا لالچ نہیں تھا مسلمان کسی کو اپنے ماتحت نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ سادہ سی بات تھی پیغام یہ دیا جاتا تھا کہ اگر تم بھی ایمان لے آؤ تو تم ہمارے بھائی ہو' اللہ کے دین کو مانو اللہ کے احکام کو نافذ کرو اور اپنے ملک پر اپنی حکومت قائم رکھو'ظلم کی بجائے انصاف کرو اللہ کی عظمت کا اقرار کرو اور اس کے احکام نافذ کرو لیکن اگر تمہیں اسلام قبول نہیں ہے تو پھر تمہیں ہمارے سامنے ہتھیار ڈالنے ہوں گے ہم تمہاری حکومت بنائیں گے اسلامی ضابطوں کے مطابق ۔ہم تمہاری حفاظت کا ذمہ بھی لیں گے اور تمہیں انصاف بھی پہنچائیں گے اس کے لیے تمہیں ٹیکس ادا کرنا ہوگا جسے جزیہ کہتے ہیں ۔ اگر یہ بھی منظور نہیں تو تلوار فیصلہ کر دے گی کہ کیا ہونا چاہیے ۔ یہ تین باتیں ہوتی تھیں ہر پیغام میں ہر حکومت کے لیے ۔ ادھر ایمان لاؤ تم ہمارے بھائی ہو پھر تمہاری اپنی ذمہ داری ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کے مطابق انصاف پر اور عدل پر ایک معاشرہ قائم کرو ۔ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو پھر تمہیں ہمارے سامنے ہتھیار ڈالنے ہوں گے ہم تمہارا نظام تمہارا سسٹم، تمہارا نظام حکومت، تمہاری عدلیہ، تمہاری معیشت، تمہارا سارا نظام ہم قرآن وسنت کے مطابق بنا کر تمہیں دیں گے' اس کے مطابق رہنا ہوگا بلکہ نہ صرف یہ کہ تمہیں لڑنے کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔تمہاری حفاظت بھی مسلمان کریں گے اس کے بدلے تمہیں جزیہ دینا پڑے گا ٹیکس دینا پڑے گا ۔ یہ دونوں باتیں منظور نہیں ہیں تو میدان میں آجاؤ تلوار فیصلہ کر دے گی۔

تاریخ شاہد ہے' آسمان نے دیکھا کہ مسلمانوں کے آگے کوئی نہ ٹھہر سکا' ایرانی

> **یورپ اور برطانیہ میں علم کی بنیاد ہی مسلمانوں نے رکھی اس سے پہلے انہیں (THE CAVE MEN) غاروں میں رہنے والے لوگ اور ان کے زمانے کو (DARK AGES) تاریک زمانے تھے۔**

ریاست کے پرخچے اڑ گئے' قیصر کو تخت چھوڑنا پڑا اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں خس وخاشاک کی طرح بہہ گئیں اور ہسپانیہ سے لے کر چائنہ تک اور سائبیریا سے افریقہ تک ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا نفاذ ہوا' عدل کا نفاذ ہوا' انصاف کا نفاذ ہوا' اسلامی معیشت کا نفاذ ہوا اور اسلامی ریاست بنی ۔اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان سنت سے منور سینے اور ذکر الٰہی سے منور پیشانیاں رکھتے تھے 'رکوع وسجود سے ان کی پیشانیاں منور تھیں ان کے دل یاد خدا سے زندہ تھے اور وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جان نثار اور آپ کے عاشق تھے ۔ان مٹھی بھر خانہ بدوشوں نے عشق رسول کی بدولت روئے زمین پر اسلام کی شمع بلند کر دی۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
اور دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

یہ قوت عشق تھی کہ ظلمتوں کے سینے چاک ہوتے گئے' ظالموں کے گلے کٹتے گئے ،ظلم مٹتا گیا اور بے شمار مخلوق خدا کفر کے پھندوں سے آزاد ہو کر دین حق سے آشنا ہوئی اور مخلوق کو اللہ کی بارگاہ دکھائی گئی ۔اب عالم یہ ہے کہ ہماری بے عملی' بے راہ روی' دین سے دوری' آج ہمیں یہاں لے آئی ہے کہ اب دنیا کے کسی گوشے میں کوئی چھوٹی موٹی اسلامی ریاست بن جائے تو کفر اسے قبول کرنے کو تیار نہیں ۔الجزائر میں امریکہ کے جمہوری طریقوں سے دینی لوگ اور دینی جماعتیں الیکشن جیت کر آئیں وہاں مارشل لاء نافذ کرا دیا گیا اور امریکہ مارشل لاء کا محافظ بن بیٹھا ۔پاکستان بننے سے لے کر آج تک نفاذ اسلام کے لیے کوششیں ہوتی رہی ہیں اور ہو رہی ہیں لیکن مسلسل روکنے کی تدابیر کی سرپرستی امریکہ بہادر کر رہا ہے ۔دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں حکومتیں ویسا ہی کرتی ہیں جیسا امریکہ چاہتا ہے ۔سوائے اس کے کہ طالبان نے (اللہ ان کی حفاظت بھی فرمائے اور ان کی مدد بھی کرے) پھر قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی اور پیٹ پر پتھر باندھ کر خالی ہاتھ لڑے' سینے شق

www.naqshbandiaowaisiah.com

کروائے' پندرہ لاکھ لوگ شہید کروا کر اپنے ملک' اپنے وطن میں انہوں نے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

اصل مسئلہ عالم کفر کے سامنے عالمی ریاست کا وجود ہے۔ ایک عام آدمی بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ امریکہ میں دہشت گردی افغانستان سے اٹھ کر نہیں کی جا سکتی' ایک بندہ تنہا نہیں کر سکتا۔ اگر کسی نے دہشت گردی کی ہے تو وہ تنظیم اور وہ لوگ خود امریکہ ہی میں موجود ہیں جہاں دہشت گردی ہوئی ہے۔ یہاں سے جا کر کرنا ممکن نہیں ہے۔ دہشت گردی کہیں ہو' ظالمانہ قتل و خون کہیں ہو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ کسی سے کتنا بھی اختلاف کیوں نہ ہو بے گناہ لوگوں کو مارنے کی اجازت اسلام نہیں دیتا۔ نہ امریکہ میں دہشت گردی اسلام ہے اور نہ پاکستان کی سڑکوں پر غریبوں کی بسیں جلا دینا اور غریبوں کی دکانیں لوٹ لینا اسلام ہے۔ یہ کوئی مجاہدین کی امداد نہیں ہے کہ کسی غریب نے قسطوں پر بس لے رکھی ہے آپ سڑک پر کھڑی کر کے اس کی گاڑی جلا دیں؟ اگر آپ کو اختلاف ہے حکومت کی پالیسیوں سے تو حکومت سے ٹکرائیں' غریب نے کیا بگاڑا ہے اور اگر نہیں تو جتنے کی آپ بسیں جلا رہے ہیں وہ پیسے جمع کر کے اور نہیں تو سسکتے بلکتے اپنے زخمی بھائیوں کی امداد کے لیے مدد کے لیے' کسی کام کے لیے دیں۔ لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ مخلصین کی بجائے سیاسی شہرت کے حاملین آگے آ جاتے ہیں اور وہ سیاسی شہرت کے بھوکے لوگوں کو آپس میں لڑاتے ہیں بازاروں میں آگ لگواتے ہیں' شور شرابا کرتے ہیں جس سے جہاد کی مدد نہیں ہوتی بلکہ عوام کے اور عام آدمی کے مسائل بڑھتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ پورے ملک میں ہڑتال کی کال دینے کی ضرورت ہے حکومت کو سیدھا کرنے کے لیے۔ جو حکومت کو سیدھا کرنا چاہتے ہیں ملک کے لوگوں کو آرام سے رہنے دیں اور خود تشریف لے جائیں اسلام آباد اتنا فاصلہ تو نہیں ہے۔ وہاں تشریف لے

جو حکومت کو سیدھا کرنا چاہتے ہیں ملک کے لوگوں کو آرام سے رہنے دیں اور خود تشریف لے جائیں اسلام آباد۔

جائیں حکومت ان کی بات سن لے گی اور ان سے نمٹ لے گی اور وہ حکومت سے نمٹ لیں گے۔ پورے ملک میں ہڑتال کی کال دے دو کسی مریض کو دوائی نہ ملے کوئی نزاع کے عالم میں ہو اور ایک گولی دوائی کے لیے مر جائے' کوئی بیمار تڑپ رہا ہو' کسی بھوکے کے گھر کھانا نہ پکے' کوئی دوکان نہ کھولے' کوئی بازار نہ کھولے' یہ کیا ہے۔ اس سے طالبان کو یا افغان مسلمانوں کو یا شہید ہونے والوں یا زخمی ہونے والوں کو کیا مدد ملے گی۔ ہاں! آپ مظاہرہ کریں' پر امن کریں' دوکانیں جلانے کی بسیں جلانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اگر اظہار کرنا چاہتے ہیں اپنی ناراضگی کا ضرور کریں لیکن آپ نے کسی غریب کی بس جلا دی تو اس سے امریکہ کا کیا نقصان ہو گا اور افغانوں کی مدد کیا ہو گی؟ آپ نے ہڑتال پورے ملک میں کرا دی' لوگ بھوکے مر گئے مزدوروں کی مزدوری ایک دن کی ختم ہو گئی' کاروبار معطل ہو گیا تو اس سے آپ کی cause کو کیا مدد پہنچے گی یہ سارے حربے شہیدوں کے خون پر اپنی سیاست چمکانے کے ہیں اور میں ان کے حق میں نہیں ہوں۔ میرے لئے' آپ کے لیے اور دنیا کے مسلمانوں کے لیے یہ وقت ہے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا' اللہ سے اپنی ان خطاؤں کی معافی مانگنے کا جن کے بدلے میں آج کفر اسلام پر چڑھ دوڑا' کیسی عجیب بات ہے کہ ظلمت روشنی پر چڑھ دوڑی ہے۔ مٹنا تو باطل کا مقدر ہے اور باطل کہتا ہے میں حق کو مٹا دوں گا کیسی عجیب بات ہے قاعدہ کلیہ تو یہ ہے کہ...... ''حق آیا اور باطل مٹ گیا مٹنا باطل کا مقدر ہے' باطل ہے ہی مٹ جانے والا''۔ یہ ہمارا کردار ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو حق سے خالی کر لیا' ہم نے دین کی جگہ رسومات اپنا لیں۔ اللہ کی عظمت کی بجائے ہمیں اپنی شہرت کی فکر ہے۔ ہم آنے والے الیکشن جیتنا چاہتے ہیں اور دنیا کی حالت سے ہم بے خبر ہیں۔ الیکشن ہوں گے بھی یا نہیں ہوں گے دنیا میں بن کیا رہا ہے' ہو کیا رہا ہے؟۔ وہ مسلمان

www.naqshbandiaowaisiah.com

جس نے صحرا سے اٹھ کر روئے زمین کو نور الٰہی اور رحمت نبوی سے منور کر دیا تھا آج اسے اس کے گھر میں کفر کی ظلمت گھیر رہی ہے اور دنیا کی نصف سو سے زائد ریاستیں ریاستی طور پر کافر کی غلام ہیں حکومتی سطح پر کافر کی غلام ہیں۔ اور ایسا بن چکا ہے نظام کہ اوپر یا حکومت میں وہی لوگ آتے ہیں جو ان کے غلام ہوتے ہیں دوسروں کے لیے دروازے بند رکھے جاتے ہیں۔ غریب آدمی کا بچہ پڑھ نہیں سکتا پڑھ جائے تو کسی عہدے تک نہیں پہنچ سکتا کسی ملازمت میں نہیں پہنچ سکتا اس کے لیے کاروباری راہیں مسدود ہوتی ہیں' غریبی مسلط کی جاتی ہے غریبوں پر۔ کہا یہ جاتا ہے کہ یہ تمھارا مقدر ہے لیکن غریبی غریب کا مقدر نہیں ہے اس پر مسلط کی گئی ہے۔ اگر اس کا مقدر ہوتا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں بھی غریبوں کی کثرت پائی جاتی۔ وہاں تو لوگ سرمایہ لے کر پھرتے تھے کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔ اگر مقدر تھا تو اس زمانے میں کیوں نہیں تھا؟ اللہ کریم نے زمین کے سینے میں رزق رکھ کے اپنی مخلوق پیدا کر دی ہر ایک کو وسائل اور ذرائع دیئے اور جو ظالم ہیں وہ دوسروں کے حصے کا چھین لیتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں تمھارا مقدر اتنا تھا۔ جنہیں عدل نصیب ہوتا ہے وہ اپنے حصے کا دوسروں سے بانٹ کر کھاتے ہیں غریب کا مقدر غریبی نہیں ہے' غریب کو غربت میں پھنسا کر ایک طبقہ عیاشی کرتا ہے' وہی طبقہ کافروں کی غلامی کرتا ہے' وہی طبقہ کفار سے میل جول رکھتا ہے اور پھر غریب ایسا نادان ہے

کہ سیاسی تماشہ باز اور شعبدہ باز اسے استعمال کرتے ہیں اور اس کے ہاتھوں اسی کو مرواتے ہیں۔ جو بس جلائی وہ بھی کسی غریب کی ہوگی' بڑے بڑے جو امیر ترین بسوں والے ہیں ان کی بسیں کوئی نہیں جلاتا۔ جس کسی غریب نے قسطوں پر لے رکھی ہوگی ادھار پر لے رکھی ہوگی اس کی جلوادی ہوگی یعنی پھر غریب کے ہاتھوں غریب ہی کو مروایا جاتا ہے اور اس کے لیے غریب ہی کی جیب خالی کی جاتی ہے کہ چندے دے دو بھئی۔ وہ کب سے بابری مسجد گری ہے

> **غریب کا مقدر غریبی نہیں ہے' غریب کو غربت میں پھنسا کر ایک طبقہ عیاشی کرتا ہے' وہی طبقہ کافروں کی غلامی کرتا ہے۔**

اس کے چندے ابھی جمع ہو رہے ہیں۔ پھر کوئی اور طوفان آجاتا ہے پھر اس کے لیے چندے' اب پھر چندے' چندے' چندے' چندے' بس۔ روپیہ پہلے ہی اس کے پاس ہوتا نہیں جو ہوتا ہے وہ چندے میں دیکر پھر ویسے کا ویسا بیٹھ جاتا ہے۔

ایک بات پورے یقین کے ساتھ مان لیجیے کہ ہمارا ایمان ہے اسلام مٹنے کے لیے نہیں ہے باقی رہنے کے لیے ہے اور امریکہ میں

بے گناہ مرنے والوں کے ساتھ ہمیں بھی ہمدردی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امریکہ میں چند ہزار بے گناہ مارے جائیں تو پھر کئی لاکھ بے قصور لوگوں پر دنیا بھر کے بم برسا دیئے جائیں۔ امریکہ نے ایک رات میں جتنے بم برسائے ہیں افغانستان پر اگر اس کی قیمت کا دسواں حصہ افغانوں کو امداد کے طور پر دے دیتا تو سارا افغانستان سدھر سکتا تھا' اس میں انقلاب آسکتا تھا۔ چھ راتوں میں اربوں ڈالر کے بم برسائے جا چکے ہیں۔ کیا افغانستان کے سارے شہری ان عمارتوں کو گرانے میں شریک تھے جن پر بم برسائے جا رہے ہیں؟ طالبان حکومت سرکاری طور پر اس میں شریک تھی؟ افغانستان کی فوج اس میں شریک تھی یا اکیلا اسامہ بن لادن اتنا بڑا مجرم بن گیا ہے کہ اس کے لیے امریکہ اور برطانیہ اور یورپین ممالک کی مدد لے کر اتنے ملک چڑھ دوڑے ہیں افغانستان پر؟ تو جو چور اچکے پاکستان کو لوٹ کر امریکہ میں بیٹھے ہیں ان کے لیے کیا ہوگا کیا پاکستان کو امریکہ پر بمباری کرنی چاہیے کہ ان لٹیروں کو پناہ دے رہا ہے؟ کیا امریکہ ان کا سرمایہ واپس کر رہا ہے؟ کیا امریکہ وہ بندے پاکستان حکومت کو دے رہا ہے؟ اگر نہیں دے رہا تو کیا اس کا جواز موجود نہیں ہے کہ پاکستان بھی اپنی فوجیں امریکہ پر چڑھا دے۔ کیا یہ دانشمندانہ بات ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ جناب بش کے والد ماجد نے جو دھچکہ امریکی معیشت' امریکی حکومت اور امریکی وقار کو گلف وار میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

پہنچایا تھا جس میں امریکہ کی آئل کمپنیاں گراؤنڈ ہوگئیں تھیں، بینک کرپٹ ہوگئے تھے، بڑے بڑے سٹور دیوالیہ ہوگئے تھے، وہ دھچکا امریکہ نے برداشت کرلیا تھا لیکن جو دھچکا یہ صدر، جناب بش جونیئر صاحب پہنچا رہے ہیں یہ شاید امریکہ کی ریاست برداشت نہ کر سکے۔ امریکہ کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ روس ٹوٹا تھا تو اس سے چند مسلمان ریاستیں نکلیں تھیں جو اس نے دبا رکھی تھیں باقی اس کی طاقت اس کے پاس ہے اس کی ایٹمی طاقت اس کے پاس ہے اس کا اپنا ملک اس کے پاس ہے لیکن جب امریکہ ٹوٹے گا تو ایک ایک شہر میں گوروں اور کالوں میں جنگ ہوگی امریکہ کے اندر آج بھی کوئی شہر گوروں اور کالوں کی لڑائی سے محفوظ نہیں ہے۔ اس جنگ سے پہلے بھی کئی سال پہلے سے ان میں لڑائی جاری ہے، قتل ہوتے ہیں تماشہ بنا ہوا ہے۔ اور امریکہ یہ بھی بھول جائے کہ اسلامی ریاست کو دنوں میں ختم کرنا اس کے بس کی بات ہے۔ وہ ایک قوم ہے ایک زندہ قوم ہے جو آگ کے شعلوں میں بھی سجدے ادا کرتے ہیں، جو بھوکے رہتے ہیں لیکن حرام نہیں کھاتے اور جنہیں محض اس جرم کی سزا دینا چاہ رہا ہے امریکہ کہ انہوں نے اللہ کا قانون کیوں نافذ کر رکھا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ حکومت پاکستان کو کس نے یقین دہانی کرادی کہ چند روز میں طالبان حکومت ختم ہو جائے گی، اس کی جگہ نئی حکومت آجائے گی اور بڑی پاکستان دوست ہوگی تو طالبان نے کیا پاکستان دشمنی کی ہے اور وہ حکومت اتنی جلدی کس طرح ختم ہو جائے گی؟ کیا وہ کسی ایک جرنیل کی حکومت ہے کہ اسے ہٹا کر دوسرا جرنیل آجائے گا؟ یہ کوئی ایسا وزیراعظم ہے جسے پکڑ کر جرنیل اتار دے گا اور وہ اوپر آجائے گا؟ وہاں ایسا کچھ نہیں ہے۔ وہاں نظام خلافت ہے اور لوگوں نے امیرالمومنین کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ حکومت کو اقتدار محض اور خلافت میں فرق کو سمجھنا چاہئے اور خلیفہ کو تبدیل کرنے کے لیے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ شریعت سے ہٹ جائے اور یا اس کی زندگی کے دن پورے ہو جائیں۔ موت اللہ کے دست قدرت میں ہے اور شریعت پر ثابت قدم رہنے کی مثال قائم کردی ہے امیرالمومنین نے۔ حکومت اپنے وفد کے ساتھ پاکستانی علماء کو لے کر گئی اس کی رپوٹ میں نے بھی سنی ہے پاکستانی علماء نے بھی اور ہمارے حکومتی عہدیداروں نے بھی۔ تین گھنٹے تک بریف کیا امیرالمومنین کو اور انہوں نے تین گھنٹے پورے سکون سے بات سنی جب انہوں نے سوال کیا تو یہ لاجواب ہوگئے۔ انہوں نے کہا 'جی! میں آپ کی ساری باتوں کو صحیح سمجھتا ہوں۔ افغانستان تباہ ہو جائے گا' ہمارے وسائل ختم ہو جائیں گے' بجلی تباہ ہو جائے گی' ٹیلی فون لائنیں کٹ جائیں گی' پانی نہیں ملے گا' افلاس پہلے سے ہے' بندے مریں گے' شہر اجڑ جائیں گے' امریکہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے اس لئے امریکہ سے سمجھوتہ کر لینا چاہئے' لیکن مجھے ایک بات بتائیے کہ کس بات پہ سمجھوتہ کروں؟ امریکہ کہاں جا کر رکے گا؟ شریعت پر؟ نفاذ شریعت پر؟ قرآنی احکامات پر یا سرے سے ایمان پر ہی اس سے سمجھوتہ کرلوں اور جیسا امریکہ ہے ویسا ہی میں بھی ہو جاؤں؟ آپ بتائیے؟! تو لاجواب ہو کر اٹھ آئے۔ امیرالمومنین ملا محمد عمر نے فرمایا کہ ہمیں بے ایمان ہونے کا مشورہ مت دیجیے' مشورہ ہی دینا ہے تو ہمیں ایمان کے ساتھ مرنے کا دیجیے اور ہم بے ایمان زندہ رہنے سے ایمان کے ساتھ مرجانا بہتر سمجھتے ہیں۔

جب امریکہ ٹوٹے گا تو ایک ایک شہر میں گوروں اور کالوں میں جنگ ہوگی۔

امریکہ کو بڑا گھمنڈ تھا کہ شمالی اتحاد چڑھائی کر دے گا اور ہم اس کی مدد کریں گے اور سارا افغانستان تہس نہس ہو جائے گا۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ ایک چھوٹے سے دشوار گزار خطے میں چند لوگوں نے ہندوستان' یورپ' سکنڈے نیویا' برطانیہ اور امریکہ کی مدد سے بمشکل اپنا وجود قائم رکھا ہوا ہے جن کے ساتھ احمد شاہ مسعود جیسا ایک گوریلا لیڈر تھا جس کے خاتمے کے بعد اب ان کا یکجا رہنا اور خود اپنا وجود قائم رکھنا محال ہو رہا ہے۔ امریکہ بہادر کی خاطر وہ کہاں لڑیں گے اور

www.naqshbandiaowaisiah.com

اگر امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ بطور اصلاح کر رہا ہے تو میرے ذاتی خیال میں گذشتہ چھ راتوں میں جتنی بمباری افغانستان پر ہو چکی ہے امریکہ کو چاہئے کہ وہ سمجھے اب انہیں کافی سزا مل گئی ہے اور اب مہربانی فرمائے، دنیا کو تیسری عالمی جنگ میں نہ دھکیلے۔

امریکہ اس غلط فہمی میں نہ رہے جیسا وہ کہہ رہا تھا کہ تین دنوں میں حکومت بدل جائے گی جبکہ چھ راتیں تو گزر گئیں، حکومت کیا بدلنی تھی وہاں تو کچھ بھی نہیں بگڑا۔ سوائے چند سویلینوں کو مارنے کے کونسا فوجی ٹھکانہ تباہ ہوا امریکہ کہتا ہے ہمیں ہوائی برتری حاصل ہوگئی ۔ یہ جنگی اصطلاح ہے۔ جہاں دونوں ملکوں کی ہوائی فوجیں ٹکراتی ہیں اور ایک ملک کی ہوائی فوج کا اتنا نقصان ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے کا مقابلہ کرنے کے لیے آسمان میں اڑنے کی سکت نہیں رکھتی یا ان کے جہاز بھاگ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہوائی برتری حاصل ہوگئی' یہاں جہاز ہے ہی کوئی نہیں آپ کو کونسی ہوائی برتری حاصل ہوگئی؟ ہوائی مقابلہ ہی کوئی نہیں ہوا ' دو راتوں میں آپ اپنے پانچ جہاز مروا چکے 'اب آپ اینٹی ائرکرافٹ گن کی رینج کے اوپر سے فضا میں بم چھوڑ دیتے ہیں اب تقدیر کا فیصلہ ہے کہ اس کو کس کے سر پر پھوڑتی ہے۔ رات ان کا سیکرٹری دفاع کہہ رہا تھا کہ جی وہ لیزر گائیڈڈ ہے وہ اپنے نشانے پر پہنچ جاتے ہیں' میں نے کہا پہلے دو دن لیزر گائیڈڈ نہیں تھے؟ اب جبکہ آپ کے جہاز گرنے شروع ہوئے تو اب وہ لیزر گائیڈڈ ہو گئے ہیں کہ انہیں آسمان کی بلندیوں میں چھوڑ دو خود ہی نشانہ ڈھونڈ لیں گے۔ وہی بم ہیں جو تم نے بے تحاشہ گرائے اور ان سے سول لوگ مر رہے ہیں' دیہات میں گر رہے ہیں' اقوام متحدہ کے ورکر بھی مر گئے' بم کو کیا پتہ کہ مکان کس کا ہے۔ نشانے پر تو جہاز نہیں آتا اوپر سے بلندی سے چھوڑ دیا جہاں وہ گر گیا' گر گیا یہ کوئی دانشمندی نہیں ہے۔

امریکہ جتنی بڑی طاقت جتنا بڑا ملک ہے اس کو سنجیدگی اور اتنے بڑے فہم وادراک کا

> **کتنی ہی عیسائی اور یہودی تنظیموں کو امریکہ نے دہشت گرد قرار دے رکھا ہے لیکن ان کے حسابات منجمد نہیں ہوئے۔**

ثبوت بھی دینا چاہئے اور چاہئے کہ اب جنگ ختم کر دے اور اسی پر خوش ہو جائے کہ میں نے انہیں کافی سزا دے دی۔ وہ مجرم تھے یا نہیں تھے لیکن اگر امریکہ بہادر نہیں رکتا تو دنیا کے ہر مسلمان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ جہاد میں حصہ لے۔ اب ہمارے سجدوں' ہمارے رکوعوں اور ہماری مسلمانی کی تصدیق جہاد سے ہوگی۔ ہر مسلمان کو جہاد میں حصہ لینا چاہئے اس لیے کہ جتنی تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے کر ان کے حسابات منجمد کیے گئے وہ ساری مسلمان تنظیمیں ہیں حالانکہ کتنی ہی عیسائی اور یہودی تنظیموں کو امریکہ نے دہشت گرد قرار دے رکھا ہے لیکن ان کے حسابات منجمد نہیں ہوئے۔ اسرائیلی ٹینک فلسطینیوں کے گاؤں کے گاؤں روند رہے ہیں 'ان کے جہاز ان پر بم برسا رہے ہیں' بچے عورتیں بوڑھے سب مر رہے ہیں وہاں امریکہ بہادر کو کوئی دکھ نہیں ہوتا۔ اہل کشمیر کا خون پہلے سے زیادہ بہہ رہا ہے وہاں امریکہ کو کوئی دکھ نہیں ہوتا اور کوئی امریکی مر جائے تو اتنا قیمتی ہے کہ ساری دنیا کو جنگ میں جھونک دیا جائے۔ کیا امریکہ میں فرشتے بستے ہیں یا امریکیوں کا خون زیادہ سرخ ہے دوسروں کی نسبت؟ میرے خیال میں امریکہ تو شاید ان حقائق پر غور کرے یا نہ کرے عالم اسلام کے لیے لمحہ فکریہ ہے...... یاد رکھو! جو میدان جہاد سے بھاگتے ہیں مارے وہ بھی جاتے ہیں۔ جب دشمن غلبہ پاتا ہے تو معاف کسی کو نہیں کرتا لیکن جو میدان جہاد میں جان دیتے ہیں وہ آبرو مندانہ شہادت حاصل کرتے ہیں اور شہید کا ''عنداللہ'' مقام کیا ہے؟ صرف ایک واقعہ عرض کر کے ختم کرتا ہوں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احد کے لیے اعلان فرمایا حضرت حنظلہ نوجوان صحابی ؓ تھے اور اسی رات ان کا نکاح ہوا تھا اور سحری کو اعلان ہو گیا وہ اٹھے تو پہلے تو انہوں نے سوچا کہ میں غسل کر لوں تو پہنچ جاؤں گا۔ غسل واجب تھا' پانی لینے گئے تو خیال آیا کہ میں غسل کرتا رہوں نبی کریم چل نہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

دیں میں تیمم کر لیتا ہوں‘ تیمم کر کے چلے گئے مسجد میں گئے نماز میں شامل ہوئے‘ لشکر کے ساتھ چلے گئے اور احد میں شہید ہو گئے۔ جنگ ختم ہوگئی اہل مکہ بھاگ گئے یہ بات میں خاص طور پر کہہ رہا ہوں‘ احد سے مکہ والے بھاگے تھے اور تین منزلوں تک مسلمانوں نے تعاقب کیا تھا ایک تاریخی حقیقت ہے جسے لکھ دیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی شکست اہل مکہ کو ہوئی تھی اور تین منزل تک تعاقب کیا تھا مسلمان فوج نے۔ عالم یہ تھا کہ زخمی تھے اور تعاقب میں تھوڑی دور ایک دوسرے پر سہارا لے کر چلتا اور اسے کہتا اب تم تگڑے ہو جاؤ میں تمھارے سہارے چلوں گا۔ اس طرح سے بھی تعاقب کیا صحابہؓ نے۔ شکست اہل مکہ کو ہوئی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تین دن مقیم رہے۔ آپ ﷺ نے جنازے پڑھائے شہداء کو دفن کیا گیا تو حضرت حنذلہؓ کا وجود نہیں مل رہا تھا تو سب صحابہؓ تلاش کر کر کے حیران ہو گئے پریشان ہو گئے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کی کہ حضور حنذلہؓ تو مل نہیں رہے‘ ان کا وجود کافر اٹھا کر لے گئے ہیں یا کیا ہوا اور زندوں میں بھی نہیں مل رہے یا کسی نے قید کر لیا ہے پھر لوگوں نے کہا ہم نے ان کو گرتے شہید ہوتے دیکھا ہے۔ کہاں دیکھا ہے‘ فلاں جگہ تو انہوں نے فرمایا جا کر دیکھو یار‘ جو جگہ یہ بتا رہے ہیں وہیں ہوں گے۔ جب گئے تو ان کا وجود وہیں تھا اور سارا پانی سے تر با تر تھا‘ بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عجیب بات ہے کہ اس وقت نہیں تھا لیکن ہم وہیں موجود تھے اور سارا وجود گیلا ہے اور غسل کیا ہوا ہے اور سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے تو فرمایا اس پر غسل واجب تھا جہاد کی تیزی میں اور پیچھے نہ رہ جانے کے ڈر سے یہ شامل ہو گیا اب شہیدوں کو کوئی غسل نہیں دیتا وہ جو خون بہتا ہے شہید کا وہی اس کا غسل ہوتا ہے تو اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے کوئی غسل نہیں دیگا اسے اٹھا کر لے آؤ عرش

آپ اپنی ناراضگی کا اظہار ضرور کریں لیکن غریبوں کی بسیں جلانے سے امریکہ کا کیا نقصان ہوگا اور افغانیوں کو کیا فائدہ ہوگا -

پر اور اسے جنت میں غسل دو۔ اس لئے تاریخ میں سیرت میں اسے غسیل ملائکہ لکھتے ہیں وہ ہستی جسے فرشتوں نے غسل دیا۔ شہید کا مقام یہ ہے کہ اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اسے اٹھا کر لے آؤ اور اسے غسل دو جنت کے پانیوں سے اور پھر اسے وہاں رکھ آؤ کہ میرا نبی اس کا جنازہ پڑھے اور یہ شہیدوں کے ساتھ دفن ہو۔

اب وقت ہے رحمت باری کو لوٹنے کا۔ ہر بندہ ہر کام نہیں کر سکتا کوئی زبان سے تائید کر سکتا ہے یہ بھی جہاد ہے‘ کوئی سرمائے سے تائید کر سکتا ہے یہ بھی جہاد ہے اور جو کوئی جان دے سکتا ہے اس جتنا تو خوش نصیب کوئی نہیں ہے اور یہ بات طے ہے کہ یہ کفر اور اسلام کی جنگ ہے۔ اگر دہشت گردوں کے پیچھے ہے تو فلسطین کے دہشت گردوں کو کیوں نہیں روکا جاتا‘ مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردوں کو کیوں نہیں روکا جاتا‘ خود امریکہ میں کیا دہشت گردی رک گئی ہے؟ اب بھی ویسے ہی قتل ہو رہے ہیں۔ ان کی ایک بس سروس ہے ’’گلے ہوم‘‘ جو پورے امریکہ میں چلتی ہے۔ سواریوں نے ڈرائیور کا گلا کاٹ دیا‘ پوری بس الٹ گئی‘ پورے ملک کی ٹرانسپورٹ رک گئی۔ ان میں تو کوئی اسامہ بن لادن نہیں تھا‘ کوئی مسلمان نہیں تھا اور پھر میں امریکہ کو یہ مشورہ عرض کروں گا کہ دہشت گردی کی واردات جہاں ہوتی ہے‘ جس ملک میں دہشت گرد موجود ہوتے ہیں ان کا نیٹ ورک بھی وہاں موجود ہوتا ہے۔ امریکہ وہیں کہیں تلاش کرے اور بہتر ہے کہ اب وہ یہ سمجھ کر اپنے غرور کی تسلی کر لے‘ اپنے تکبر کو دلاسہ دے لے کہ میں نے افغانوں کو بڑی سزا دے دی ہے اور دنیا کو عالمی جنگ سے بچائے جس کی امید کم ہے اس لیے تمام دنیا کے مسلمانوں کو عملی جہاد میں شریک ہونے کا موقع ہے کہ اب کفر اور اسلام کی جنگ ہے یہ افغانوں اور امریکہ کی جنگ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

پس چہ باید کرد

الاخوان کے اکابرین سے میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے بہت سے احباب میڈیسن کے بزنس میں ہیں ان کی کمیٹی بنائی جائے اور حکومت اسلامیہ کے لئے ادویات جمع کی جائیں۔ اگر ہو سکے تو حکومت اسلامیہ کی امداد کے لئے الگ سے امدادی فنڈ کی کمیٹی بنائی جائے جو جس کے پاس جتنا فنڈ آئے وہ سیدھا براہ راست حکومت افغانستان کو بھجوائے اور تنظیم کے تمام ارکان کو تیار کیا جائے۔ رضا کاروں کی فہرستیں بنائی جائیں خدانخواستہ اگر جنگ مسلط کی گئی تو جنہیں ذوق شہادت ہے انہیں افغانستان میں لانچ کیا جائے۔ ہمارے پاس بے شمار ڈاکٹرز ہیں جن ڈاکٹر دوستوں کے پاس وقت ہو دو ہفتے کا چار ہفتے کا ان کی فہرستیں بنائی جائیں اور انہیں امداد کے لئے' علاج معالجے کے لئے ادویات کے ہمراہ خلافت اسلامیہ میں بھیجا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ سمجھ لیں اور یہ جان لیں کہ یہ واقعی صلیبی جنگ ہے۔ (یہ خطاب امریکی حملے سے پہلے کا ہے)

خطاب امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان ' منارہ 7-10-2001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کریم نے مسلمان قوم پر اور پھر اہل پاکستان پر ایک عجیب امتحان ڈالا ہے۔ وہ خود ہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں اسے لوگوں کی بھلائی مقصود ہے یا خدانخواستہ یہ صورت عذاب کی ہے۔ مسلمان پہلے ہی عملی طور پر اسلام سے کافی دور ہیں بلکہ کردار کے اعتبار سے اکثریت اسلام کی ضد ہیں۔ اس کمزوری اور اس عملی پراگندگی کا علاج علمائے حق اور اہل اللہ ہیں' وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ عقائد کی اصلاح کے ساتھ تعمیر کردار کا کام کرتے رہتے ہیں۔ لگتا یوں ہے کہ شاید بیماری اب ان اطباء کے علاج سے کچھ بڑھ گئی ہے' طبیبوں کے بس کی بات نہیں رہی اور اس کا آپریشن خود قدرت کر رہی ہے۔ گناہ بھی ایک پھوڑے کی طرح ہوتے ہیں جب پک جاتے ہیں تو پھر آپریشن ہوتا ہے۔

اب اس میں دو راہیں ہیں جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو جنہیں اللہ نے مضبوط ایمان دیا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان کے لئے وہ مصیبت باعث رحمت بن جاتی ہے۔ ایک طبقہ وہ ہوتا ہے جس کا ایمان انتہائی کمزور ہوتا ہے اور وہ دنیوی اسباب ووسائل اور دنیا کی بڑے طاقتوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ یہ بات اسے اللہ سے مزید دور لے جانے کا باعث بنتی ہے۔ لوگ دونوں طرح کے ہوتے ہیں آپ ملک اور قوم کو چھوڑ دیجئے۔ خود اپنی جماعت میں جنہیں نصف صدی ہوگئی الحمدللہ اللہ اللہ کرتے' کسی کی پچیس سال کسی کی بیس سال ان میں سے اکثر کے خطوط آتے ہیں تو کہتے ہیں جی آجکل طبیعت بڑی خراب ہے ذکر چھوٹ جاتا ہے یہ بدنصیبی کی بات ذاکرین میں بھی اگر موجود ہے کہ تکلیف آتی ہے تو کھانا نہیں چھوٹا' سونا نہیں چھوٹا' کام کاج نہیں چھوٹا سب سے پہلے جو چھوٹ جاتا ہے وہ ذکر ہے حالانکہ مصیبت کے وقت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

یعنی اگر بیماری ہے یا پریشانی ہے تو ذکر کی ضرورت تو زیادہ ہے۔ زیادہ اللہ اللہ کرو اور اللہ کریم سے دعا کرو' اللہ آپکی مدد کرے اور مصیبت کو راحت سے بدل دے لیکن کم بختی یہ ہے کہ وہ چھوٹ جاتا ہے تو اس طرح کے جو لوگ ہیں جو دنیوی حکومتوں کی پناہ لیتے ہیں' صاحب اقتدار کی پناہ میں جاتے ہیں' دنیا کے بتوں کا سہارا لیتے ہیں اور یوں وہ تکلیف ان کے لئے باعث لعنت بن جاتی ہے اور اللہ سے دوری کا سبب بن جاتی ہے۔

ایک بات یقینی جان لیں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وہ ساری کائنات کا' تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اُس کے چاہنے کے علاوہ کسی کے چاہنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اللہ اتنا کریم ہے کہ اس نے مسلمانوں کو پاکستان کی نعمت عطا کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک عظیم ریاست

www.naqshbandiaowaisiah.com

سے سرفراز فرمایا۔ بے شمار لوگوں نے اسے لوٹا' بے شمار حکمرانوں نے اس کی تباہی کے اسباب کئے بین الاقوامی سازشوں نے دشمنوں کے نرغے میں پہنچا دیا لیکن بحمد اللہ یہ ابھی تک تندرست وتوانا ہے بلکہ اسے ایک ایٹمی قوت بنا کر ایک جوان رعنا بنا دیا۔ اگر ہم اندازہ کریں گزشتہ نصف صدی میں کتنا لوٹا گیا اس ملک کو تو شاید اعداد وشمار جو ہیں وہ گنتی کے حساب سے بڑھ جائیں' ہماری گنتی ختم ہو جائے اور لوٹ کا مال جو ہے اس سے زیادہ ہو لیکن اللہ کا کرم ایسا شامل حال رہا کہ ملک نے ترقی کی اور آج دنیا کی سات ایٹمی قوتوں میں سے ایک ایٹمی قوت وطن عزیز اور پاکستان ہے اور تمام مسلمان ریاستوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ اس کے ساتھ اس نے ایک اور بڑا احسان کیا جسے ہم بظاہر تو تباہی کہتے ہیں' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ افغانستان تباہ ہو گیا' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں بہت سے لوگ مارے گئے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے شہر اجڑ گئے یہ بھی ایک پہلو ہے لیکن اس نے جو نعمت عظمیٰ افغانستان کو دی وہ امت مسلمہ کی عظمت گم گشتہ تھی یعنی "خلافت"

اور یہ وہ نعمت تھی جس سے مغرب لرزاں اور ترساں اور لرزہ براندام رہتا تھا۔ امت مرحومہ میں آقائے نامدار ﷺ کے وصال پر خلافت راشدہ کا وجود قائم ہوا اور تب سے لے کر عثمانی ترکوں تک کسی نہ کسی صورت خلافت قائم رہی' اس میں بعض لوگ ناپسندیدہ بھی آئے' اس میں موروثیت بھی آ گئی' اس میں بادشاہت بھی آ گئی لیکن ہزار خامیوں کے باوجود خلافت کا وجود قائم رہا اور مسلم دنیا میں ایک مرکزیت قائم رہی اور سلطان عبدالمجید تک جو ترکی کے آخری بادشاہ تھے اور میں یہ بتاتا چلوں کہ وہ باقاعدہ ذکر کرتے تھے اور باقاعدہ سلسلہ کے لوگ تھے سلطان خود اپنا بہت اعلیٰ پائے کا شخص شیخ رکھتے تھے۔

مغرب نے سازش کر کے بڑا کام کیا۔ دو دہائیاں کرنل لارنس نے عرب میں لگائیں بغاوت کی فضا بنانے میں بیس سال لگے اور پھر مکہ سے ابتدا ہوئی جو جا کر ترک حکومت کے خاتمے پر اور جمہوریت کا پودا لگانے پر اس کا اختتام ہوا۔ ترک بادشاہت سے ہمیں غرض نہیں ہے اصل جو نقصان امت مسلمہ کا ہوا وہ خلافت تھی جس میں برصغیر میں بھی تحریک خلافت چلی۔ بڑے بڑے اکابرین امت اس میں شامل تھے' بہت کوشش ہوئی' بہت شور ہوا لیکن خلافت مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتی رہی' مرکزیت جاتی رہی اور اتحاد امت کا کوئی وجودی نقطہ نہ رہا۔ انسان ظاہر بین ہے' اللہ کے ساتھ اس کا ایمان ہے' نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس کا ایمان ہے' بیت اللہ کو وہ مرکز مانتا ہے' قرآن کو اللہ کی کتاب مانتا ہے لیکن اس کے باوجود اسے ضرورت ہوتی ہے کہ ان سب کی طرف رہنمائی کرنے والا کوئی ایک وجود ہو۔ وہ جو وجود تھا خلافت کا وہ ختم ہو گیا اور پھر پون صدی بعد لاکھوں شہادتیں قبول فرما کر اللہ نے ایک ریاست اسلامیہ افغانستان میں خلافت کا وجود دوبارہ قائم کر دیا۔

مکانوں کے تباہ ہونے' شہروں کے اجڑ جانے' مال واسباب کے غارت ہونے کا کم از کم مجھے کوئی رنج نہیں ہے اس لئے کہ وہ سارے اللہ کی راہ میں گئے اور جو کچھ اللہ کی راہ میں جاتا ہے اللہ اس سے بے حساب گنا زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ جو لوگ راہ حق میں شہید ہوئے وہ خوش نصیب تھے کہ انسان کو بالاخر موت کا راستہ اختیار کرنا ہے۔ اگر وہ اللہ کی راہ میں نصیب ہو جائے تو اس سے بڑی کوئی بات ہی نہیں۔ پندرہ لاکھ یا اس سے زائد لوگ شہید ہوئے اور میرے خیال میں یہ اعداد وشمار ان لوگوں کے ہیں جنہیں گنا گیا جو گنے ہی نہیں جا سکے جن وجودوں کو دیکھا نہیں کسی نے' جو خواتین' جو بچے گنتی سے باہر رہے نہ جانے کتنے ہوں گے لیکن اس علام الغیوب نے سب شمار کر رکھا ہے اور یہ لاکھوں جانوں کا نذرانہ قبول فرما کر اس نے پھر سے امت مسلمہ کو ایک خلیفہ امیر المومنین اور خلافت کا وجود عطا فرمایا۔ حق یہ تھا کہ مسلمان ریاستیں اس خلافت کو قبول کرتیں۔ جن دو چار ریاستوں نے اسے مانا انہوں نے بھی افغانستان کی ریاست کو یا حکومت کو مانا' خلافت کو نہیں مانا۔ کسی بھی ملک کی مسلمان حکومت نے خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ اگر پاکستان نے کیا یا جو آج مشرق وسطیٰ کے ممالک سفارتی تعلقات توڑ رہے ہیں انہوں نے بھی اگر تعلقات بنائے تو حکومت افغانستان سے بنائے خلافت سے نہیں۔ حق یہ تھا کہ مسلم دنیا خلافت کو قبول کرتی'

www.naqshbandiaowaisiah.com

اس کی اہمیت کا احساس مسلمانوں کو نہیں ہو سکا جب کہ اہل مغرب کو وہ کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ مسلمانوں نے خلافت کی اہمیت کا اندازہ لگانے میں غلطی کی لیکن مخالفین نے کوئی غلطی نہیں کی اور وہ اس کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اگر یہ سیلاب بہہ نکلا' اگر لوگوں نے امیر المومنین ملا محمد عمر کو خلیفہ اور امیر المومنین تسلیم کرنا شروع کر دیا تو حکومتیں اس کے آگے بند نہیں باندھ سکیں گی اور یوں پوری دنیا کے مسلمان شاید ایک لڑی میں پروئے جائیں یا ایک نقطے پہ متحد و متفق ہو جائیں۔ صرف اس بات کے لئے انہیں کوئی بہانہ چاہئے تھا کہ اسلامی ریاست کو ختم کیا جائے چونکہ یہ خلافت کی صورت اختیار کر گئی تھی۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا حادثہ ہوا' شریعت اس کی اجازت دیتی ہے نہ ہم اس کے حق میں ہیں کہ بے گناہ لوگوں کو' معصوم عورتوں اور بچوں کو مارا جائے' بے شک وہ عیسائی ہوں' یہودی ہوں' کافر ہوں لیکن کسی بندے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ شہریوں کو قتل کرتا پھرے یا جہاز ٹکرا کر جہاز کے مسافروں کو مارے' یہ زیادتی ہے ظلم ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا نہ ہم اس کے حق میں ہیں۔ مرنے والوں کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں' ان کے پسماندگان سے ہمدردی ہے لیکن اس حادثے کو خلافت اسلامیہ ختم کرنے کا جواز بنانا یہ صحیح نہیں ہے' یہ کسی طور بھی درست نہیں ہے۔

فرد جرم تو یہ لگائی گئی کہ اسامہ بن لادن نے یہ سارا حادثہ کرایا ہے لہٰذا حکومت اسامہ بن لادن ہمارے حوالے کر دے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جس ملک کی ایجنسیاں اس منصوبہ بندی کا سراغ نہ لگا سکیں' جتنا بڑا حادثہ ہوا ہے اس کی منصوبہ بندی بھی شاید سالوں پہ محیط ہو گی' جتنے اسباب و وسائل جمع کئے گئے' جتنی اطلاعات و معلومات فراہم کی گئیں' یکجا کی گئیں' اس سارے کے لئے بڑا عرصہ اور بڑے وسائل چاہئیں۔ یہ کھچڑی پکتی رہی تا آنکہ اتنی بڑی تباہی ہو گئی۔ امریکہ کی کوئی ایجنسی نہ جان سکی اور جیسے ہی جہاز ٹکرائے اگلی صبح انہوں نے کہا جی اسامہ بن لادن نے کیا ہے۔ ان ایجنسیوں کو الہام کہاں سے ہو گیا میرے خیال میں اگر وہ تھوڑی سی دانش مندی کرتے کم از کم آٹھ دس دن تک اسامہ کا نام نہ لیتے اور دس دن بعد کہتے تو شاید بیشتر دنیا یہ سمجھنے لگ جاتی کہ انہوں نے کوئی تحقیق و تفتیش کی ہو گی لیکن امریکہ نے بزعم خود سپر پاور ہونے کے باوجود اس تحمل اور بردباری اور برداشت کا مظاہرہ نہیں کیا جو اتنی بڑی طاقت کو کرنا چاہئے تھا۔ بچوں کی طرح چلانا شروع کر دیا اور اسے محض مسلمان دشمن کا روپ دیا۔ حکومت امریکہ نے اپنی ایجنسیوں کو اسرائیل کی ایجنسی موساد کے خلاف تحقیقات کرنے سے روک دیا ہے۔ آخر کیوں؟ پانچ ہزار یہودی انہی ٹوین ٹاورز میں ملازمت کرتے تھے اس دن وہ سارے چھٹی پر تھے آخر کیوں؟ یہ سارا کیا دھرا یہود و ہنود کا ہے ہندوستان کے بھی اس میں شامل ہونے کا امکان ہے اس لئے کہ را اور موساد مل کر کام کر رہی ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں قتل و غارت میں برابر کی شریک ہیں لیکن امریکہ کی تحقیقاتی ایجنسیاں اس طرف نہیں جا رہیں۔ اگر اسامہ کو اسلامی ریاست ان کے حوالے کر بھی دیتی تو بات اس پر ختم نہ ہوتی' بات آگے بڑھتی کہ اس کے وہ کیمپ کہاں ہیں اور اسلحہ اس کا کہاں ہے اس کے لوگ کہاں ہیں بالآخر بات ریاست کے خاتمے اور ریاست کے ساتھ ٹکراؤ پر جا کر منتج ہوتی۔ افغانستان چونکہ ایک اسلامی ریاست ہے لہٰذا انہوں نے بڑے تحمل بڑی بردباری اور بڑے سکون سے جواب دیا ہے کہ اگر آپ کے پاس شہادت ہے تو آپ شہادت لائیں ہم آزاد ملک ہیں اور ہمارا اپنا ایک عدالتی نظام ہے اگر اسامہ مجرم ثابت ہو گا تو ہم اسے سزا دیں گے' جو شرعی سزا ہے اس پر جاری کی جائے گی۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ موزوں تر جواب کوئی نہیں ہو سکتا تھا لیکن شاید یہ امریکہ کو پسند نہیں آیا۔ کوئی متبادل انتظام بھی ہو سکتا ہے اس کے متبادل بھی ہو سکتا ہے اگر امریکہ کے پاس واقعی یہ ثبوت ہیں کہ یہ سارا کچھ اسامہ بن لادن نے یا اس کی تنظیم نے اس کے کہنے پر کیا ہے تو ایک بین الاقوامی عدالت بنا دی جائے' ایک تو پہلے سے ہے جو ہیگ میں کام کرتی ہے لیکن ایک عدالت خاص اس کام کے لئے بنا دی جائے چونکہ یہ کام چھوٹا سا نہیں ہے' یہ دنیا کی تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر لے آیا ہے اور روئے زمین کے لوگ ایک آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھے ہیں۔ تیسری عالمی جنگ ایٹمی

www.naqshbandiaowaisiah.com

جنگ کی صورت اختیار کرسکتی ہے جو روئے زمین کو دوزخ کے روپ میں ڈھال دے گی۔ اتنی بڑی تباہی کو روکنے کے لئے ایک بین الاقوامی عدالت بنادی جائے جس میں امریکہ کے جج بھی ہوں، برطانیہ کو بہت رنج ہے تو برطانیہ کے جج بھی شامل کئے جائیں، فرانس کے شامل کئے جائیں، یورپ کے دوسرے ممالک کے سکنڈے نیویز کے شامل کئے جائیں۔ ایشیائی ممالک سے بھی اچھے اچھے جج لئے جائیں، بیس بائیس پچیس ججوں پر مشتمل جو اعلیٰ عدالتوں کے جج ہوں ایک بین الاقوامی فورم بنادیا جائے اور امریکہ کو چاہئے کہ اس کے سامنے وہ ثبوت رکھے جو اس کے پاس اسامہ بن لادن کے خلاف ہیں اور اگر وہ جج اسامہ بن لادن کو مجرم ثابت کریں تو میں نہیں سمجھتا کہ حکومت اسلامیہ اسامہ بن لادن کو مقدمے سے بچانے کے لئے رکاوٹ بنے گی۔ لیکن یہ کہنا کہ ہمارے پاس ثبوت ہیں، بندہ ہمیں دے دو، یہ انصاف نہیں ہے، اس لئے کہ خود پاکستان کے کتنے ایسے لوگ ہیں جو یہاں حکومت کو مطلوب ہیں، جو ملک کو لوٹ کر لے گئے، ان کا سرمایہ بھی امریکہ میں محفوظ ہے اور وہ بندے بھی امریکہ میں محفوظ ہیں۔ کیا حکومت امریکہ وہ پاکستان کے حوالے کر رہی ہے، برطانیہ نے جن کو سیاسی پناہ دے رکھی ہے کیا وہ پاکستان کے حوالے کر رہے ہیں۔ دوسرے یورپین ممالک نے ان لوگوں کو جو ملک سے دولت لوٹ کر غریبوں کا اور مستحقوں کا حق چھین کر چلے گئے ان کے بینکوں میں کروڑوں ڈالر جمع کرا کر وہاں بیٹھے ہیں کیا وہ پاکستان کے حوالے کر رہے ہیں۔ تو اگر وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے ملک میں بھی قانون ہے ان کے خلاف کوئی ثبوت ہے تو آپ یہاں لائیے ہماری عدالتوں میں تو خود امریکہ کو بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ اسے حکومت اسلامیہ کی عدالتوں سے رجوع کرنا چاہئے لیکن اگر وہ یہ کسرشان سمجھتا ہے تو بین الاقوامی عدالت بنادی جائے اس لئے کہ اقوام عالم کو تیسری جنگ کے دہانے پر لاکھڑا کیا گیا ہے۔ لیکن شاید یہ مشکل ہوگا اس لئے کہ مغرب کی نظر خلافت اسلامیہ اور ریاست اسلامیہ کے وجود پر ہے۔

ہماری حکومت نے امریکہ سے تعاون کا فیصلہ کیا ہے اور جہاں تک حکومت کا تعلق ہے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ حکومت نے صحیح فیصلہ کیا۔ حکومت کے بس کی بات نہ تھی کہ وہ انکار کرتے اور دوسرا فائدہ حکومت کے اس فیصلے کا جو ہوا وہ یہ ہے کہ کم از کم مغربی قوتوں نے ہمارے حکمرانوں کی بات سننے کا وقت تو نکالا اور یہ انہیں افغانستان میں جنگ کے نشیب وفراز تو سمجھا سکے۔ ابھی تک امریکی حملہ نہ ہونے میں ایک سبب حکومت پاکستان کا انہیں سمجھانا بھی ہے۔ اگر حکومت تعاون نہ کرتی تو شاید وہ حکومت کی بات نہ سنتے۔ بہر حال حکومت کی اپنی ذمہ داریاں ہیں اور حکمرانوں کے پاس جو وسائل اور اطلاعات ہوتی ہیں وہ مختلف ہوتی ہیں، ہمارے اندازے مختلف ہوتے ہیں۔ ہم اس معاملے میں کسی حکومتی معاہدے کے پابند نہیں ہیں اگر خلافت اسلامیہ افغانستان پر حملہ ہوا تو الاخوان اپنی جان مال اس میں جھونک دے گی اور افغانستان مسلمانوں کے شانہ بشانہ لڑے گی انشاءاللہ العزیز۔

اگر جنگ نہ ہو تو بہت بہتر ہوگا کہ جنگ ایک آگ ہوتی ہے جو لگائی تو ایک تیلی سے جاسکتی ہے لیکن اسے محدود کرنا کسی کے بس میں نہیں رہتا کہ ایک مکان جلے اور اگلا بچ جائے پھر شاید گاؤں کا گاؤں بھی جل سکتا ہے۔ جنگ اگر کہیں بھی چھیڑی جائے تو خطرہ یہ ہوتا ہے کہ یہ پوری اقوام عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ امریکی حکومت بھی دانش مندی کا ثبوت دے گی اور دنیا جو پہلے ہی خون سے سرخ ہو رہی ہے، وہ زمین جو پہلے انسانی خون سے سیراب ہو رہی ہے اسے مزید رنگین نہیں کیا جائے گا۔ ہماری قوم کی پسماندگی اور ہماری ذہنیت کی پستی کا یہ عالم ہے کہ ہم ابھی تک مساجد اور امام بارگاہوں پر بم پھینک رہے ہیں اور گولیاں چلارہے ہیں۔ ہماری ذہنی پستی کا عالم یہ ہے کہ خود ہمارے ہاتھوں ہماری مساجد محفوظ نہیں ہیں اور نمازیوں کا قتل ہو رہا ہے اور بے گناہ شہریوں کا قتل ہو رہا ہے راستوں پر بم نصب کئے جارہے ہیں بسوں میں اور ریلوں میں چلائے جارہے ہیں کم از کم اب تو قوم کو یہ سمجھنا چاہئے کہ خدانخواستہ اگر ہم کسی غیر اسلامی قوت کے ہتھے چڑھ گئے تو وہ شیعہ سنی بریلوی دیوبندی مقلد غیر مقلد نہیں پہچانے گی وہ سب کو مسلمان ہی سمجھ کر ذبح کرے گی اور یہ شیطان

www.naqshbandiaowaisiah.com

میں ہوا' سربیا میں ہوا' کسووا میں ہوا' کشمیر میں ہو رہا ہے' فلسطین میں ہو رہا ہے۔ کون پوچھتا ہے شیعہ ہے یا سنی ہے' دیوبندی ہے یا بریلوی ہے۔ تو کم از کم یہ وقت اتفاق و اتحاد کا ہے یکسوئی کا ہے۔ الاخوان کے اکابرین سے میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے بہت سے احباب میڈیسن کے بزنس میں ہیں ان کی کمیٹی بنائی جائے اور حکومت اسلامیہ کے لئے ادویات جمع کی جائیں۔ اگر ہو سکے تو حکومت اسلامیہ کی امداد کے لئے الگ سے امدادی فنڈ کی کمیٹی بنائی جائے جو جس کے پاس پاس جتنا فنڈ آئے وہ سیدھا براہ راست حکومت افغانستان کو بھجوائے اور تنظیم کے تمام ارکان کو تیار کیا جائے۔ رضاکاروں کی فہرستیں بنائی جائیں خدانخواستہ اگر جنگ مسلط کی گئی تو جنہیں ذوق شہادت ہے انہیں افغانستان میں لانچ کیا جائے۔ ہمارے پاس بے شمار ڈاکٹرز ہیں جن ڈاکٹر دوستوں کے پاس وقت ہو دو ہفتے کا چار ہفتے کا ان کی فہرستیں بنائی جائیں اور انہیں امداد کے لئے' علاج معالجے کے لئے ادویات کے ہمراہ خلافت اسلامیہ میں بھیجا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ سمجھ لیں اور یہ جان لیں کہ یہ واقعی صلیبی جنگ ہے۔ ایک بار پھر بیت المقدس یہودیوں کے قبضے میں ہے' اس وقت عیسائیوں کے قبضے میں تھا جب صلاح الدین ایوبیؒ نے آزاد کرایا تھا اور صلیبی جنگیں لڑی تھیں اور طویل جنگوں کے بعد اللہ کی طرف سے فتح پا کر اسے آزاد کرایا تھا' اب بدترین مخلوق یہودیوں کے قبضے میں ہے اور صدر امریکہ نے کہا ہے کہ یہ صلیبی جنگ ہے اگرچہ بعد میں لوگوں کے سمجھانے پر کہ اگر صلیبی کہو گے تو مسلمان متحد ہو جائیں گے تمہارے مقابلے میں' انہوں نے معذرت تو کی لیکن عملاً جو کچھ کر رہے ہیں وہ وہی ہے کہ جتنی عیسائی یا یہودی تنظیمیں ہیں جنہیں امریکہ خود دہشت گرد بھی قرار دے چکا ہے ان کے تو حسابات منجمد نہیں کئے گئے لیکن مسلمانوں کی جو محض فلاحی تنظیمیں جیسے الرشید ٹرسٹ ہے' جو محض دوائیں بھیجتا ہے افغانستان میں یا غذا کا سامان بھیج دیتا ہے' سب کے اکاؤنٹ منجمد کر دیئے۔ سب کچھ مسلمانوں کے خلاف ہو رہا ہے اور یہی صلیبی جنگ کا مطلب ہے لیکن خود مسلمان کیا سوچ رہے ہیں۔ میرے خیال میں آپس کے اختلافات بھلا کر اب مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اتحاد امت کے لئے کام کریں۔ ہمارے بعض دوستوں کو موقع بڑا غنیمت نظر آیا اور انہوں نے اپنی سیاست چمکانے کے لئے اس موقع کو استعمال کیا اور شور شرابا اور جلوس شاباش شاباش کر کے لوگوں کو پیچھے لگا لیا۔ میرے خیال میں یہ وقت جلوس نکالنے سیاسی شہرت حاصل کرنے' چندہ جمع کر کے کھانے کا نہیں ہے کم از کم اس وقت تو خدا کے خوف کا راستہ اختیار کیا جائے اور تنظیم کے امراء اور سلسلے کے اکابرین سے میری گزارش ہے کہ وہ ان دو امور کے لئے الگ الگ کمیٹیاں نامزد کریں۔ ادویات کے لئے ایسے دوستوں کی کمیٹی بنائی جائے جو اس بزنس میں ہیں اور فنڈز جمع کرنے کے لئے ایسے لوگوں سے جو بات کر سکتے ہوں۔ جن کے پاس فرصت ہو اور جو محنت کر کے لوگوں کے پاس جا جا کر فنڈ جمع کریں اور وہ فنڈ الگ رکھا جائے اور براہ راست حکومت اسلامیہ کو ادا کیا جائے۔ اسے جماعت کے فنڈ میں شامل نہ کیا جائے' الگ ہی رکھا جائے اس کا حساب ہی الگ ہو اور وہ الگ ہی جائے یا کچھ لوگ زمیندار اجناس دے دیتے ہیں' عشر کا موقع ہے' وہاں عشر بھی لگ سکتا ہے کہ سارے لوگ حالت جنگ میں بھی ہیں اور بے شمار یتیم اور بے کس اور مسکین بھی ہیں تو اس طرح سے اجناس بھی جمع ہو سکتی ہے' سردیاں آ رہی ہیں کچھ لوگ سالانہ بستر تبدیل کرتے ہیں اور نئے کمبل خریدتے ہیں ایسے لوگ وہ چیزیں نیلامی پر چڑھانے کی بجائے مجاہدین کے لئے جمع کرا سکتے ہیں۔ تو میری گزارش ہے کہ یہ وقت کام کرنے کا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ توفیق دے گا جماعت اور احباب اس امتحان میں پورا اتریں گے۔ جہاد کے لئے میں نے ایک مرکز بنا دیا ہے اور ایک ساتھی کے ذمے لگا دیا ہے۔ تمام احباب کا ایک تنظیمی ڈھانچہ بن جائے گا۔ شاید خدا جانے کیا ہو گا لیکن عین ممکن ہے ہو سکتا ہے غزوۃ الہند کی ابتداء یہاں سے ہو جائے۔ یقینی بات تو اللہ جانتا ہے لیکن اگر ریاست اسلامیہ پر حملہ کیا گیا تو یہ ایک طویل جنگ ہو گی جو برسوں پر محیط ہو گی' یہ دنوں میں ختم نہیں ہو گی۔ اور ہو سکتا ہے اس کو غزوۃ الہند بننا پڑ جائے اور یہ جنگ پھیل جائے۔

ہماری دعا تو یہ ہے کہ اللہ دنیا کو جنگ کی تباہی سے محفوظ رکھے' ہماری کوشش بھی یہ ہے

www.naqshbandiaowaisiah.com

کہ اللہ ریاست اسلامیہ کی حفاظت فرمائے' وطن عزیز کی حفاظت فرمائے اور ہم پر اپنا کرم فرمائے۔ لیکن اس کے فیصلے ہمارے مشوروں کے محتاج نہیں ہیں' اس کا اپنا فیصلہ ہے اگر کفر کا پیمانہ اتنا ہی لبریز ہو چکا ہے' اگر اہل مغرب کی بے راہ روی اب زمین سے برداشت نہیں ہو رہی تو یقیناً افغانستان میں جنگ چھڑیں گے اور اگر ان کے پاس کوئی فرصت جینے کی اور ہے تو اللہ کریم جنگ سے محفوظ رکھے گا اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انشاء اللہ العزیز کفر کو روئے زمین پر شکست ہوگی اور احیائے اسلام ہوگا۔ اس لئے کہ یہ بات یقینی ہے کہ اسلام کو باقی رہنا ہے۔ جب تک سورج طلوع ہوتا ہے تب تک اسلام باقی رہنے والا ہے اور خاتمہ کفر کی قسمت میں ہے جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا تباہی کفر کا مقدر ہے میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ اقوام مغرب کو بھی توبہ کی توفیق دے دے اور انہیں دنیا کے امن کو تہہ و بالا کرنے کے اس ظالمانہ اقدام سے روک دے لیکن اگر وہ جنگ میں کود پڑے تو یاد رکھو :۔

''مجھے نہیں پتہ کہ حکومتیں رہیں گی یا نہیں رہیں گی لیکن ملک رہے گا۔ نہ صرف رہے گا ملک بڑھے گا سرحدیں بڑھیں گی اور پھر سے سارا ہند اسلامی ریاست بنے گا انشاء اللہ''

اگر امریکہ نے جنگ کا فیصلہ کیا تو اس کی سب سے بڑی غلطی اور بھول ہوگی اس لئے کہ تھوڑی سی مہلت ہوتی ہے کافر کے پاس اور میرا خیال ہے انہیں اپنی مہلت میں رہنا چاہئے کیونکہ تدبیریں صرف مغربی طاقتیں نہیں کرتی وہ جو اس کائنات کا پروردگار ہے اس کی اپنی تدبیر سب پر غالب ہے۔

اللہ کریم ہم سب کی خطائیں معاف فرمائے اذکار کی پابندی پہ توجہ کیجئے اور زیادہ محنت کیجئے وقت بڑھا دیجئے۔ اور کوشش کیجئے رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں اکثر وقت اللہ کریم کے ساتھ بسر ہو۔ صرف معیت باری ہی حوصلہ دے سکتی ہے معیت باری ہمت دے سکتی ہے معیت باری قوت کار میں اضافہ کر سکتی ہے معیت باری شوق شہادت پیدا کرتی ہے معیت باری شہادت کی نعمت عطا کرتی ہے۔ اور ذکر الٰہی وہ فرض ہے جس کا حکم عین حالت جنگ میں بھی ہے۔ اگر کفار سے مقابلہ آ جائے تو فرمایا جم کر لڑو واذ کروا اللہ اور ذکر کثرت سے کرتے رہو حالت جنگ میں بھی اس سے غفلت نہیں بلکہ ذکر کی کثرت کا ذکر ہے کہ دل اللہ اللہ ہی کرتا رہے زبان اللہ کے نام سے تر رہے' ہاتھ سے بیشک گولی چلتی رہے تلوار چلتی رہے۔ اب ایسا وقت آ گیا ہے۔ اس بات کو چھوڑ دیجئے کہ میرے مقامات کیا ہیں مقامات کا فیصلہ میدان حشر میں ہوگا' یہاں مقامات کا تعین نہیں ہو سکتا یہ بہت بڑا مقام ہے کہ اللہ نے اپنے ذکر کی توفیق عطا کر دی۔ یہ بہت بڑا مقام ہے کہ اس نے قلب کو ذاکر کر دیا یہ بہت بڑا مقام ہے کہ رات دن میں سے کچھ لمحے اس کی معیت میں بسر ہوتے ہیں۔ اس لئے ذکر پر خصوصی توجہ دیجئے اور اس کے اوقات بڑھا دیجئے اس پر محنت بڑھا دیجئے۔ اور جن امور کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے ذمہ دار حضرات جماعت کے اکابرین اپنے اجلاس بلائیں کام کریں اور محنت سے کریں۔ نوجوان اپنے جذبہ شہادت کو بیدار کریں اور انشاء اللہ روئے زمین پر اہل کفر کو بتا دیں گے کہ مومن اس طرح سے لڑا کرتا ہے۔ اس لئے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احد میں حکم دیا تھا کہ اہل مکہ سے کہہ دو ہمارا اللہ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں ہے تم اللہ سے بچھڑے ہوئے ہو۔ اللہ پر تمہارا یقین نہیں ہے۔ مومن کے ساتھ اس کا پروردگار ہے۔ مالک الملک ہے اور حقیقی حکومت اس کی ہے عزت و ذلت اسی کے دست قدرت میں ہے اور اس نے فیصلہ کر دیا ہے۔ العزة للہ ولرسولہ وللمومنین عزت اس کی اپنی ذات کے لئے ہے اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے اور اس کے ان بندوں کے لئے ہے جو اس پر ایمان رکھتے ہیں جو اس کے نبی ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ کریم آپ سب کو اپنی رحمت خاصہ سے نوازے' ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ہمیں کامیاب و کامرانی فرمائے' اس ملک کو قائم رکھے اس پر دین کی سلطنت اور خلافت اسلامیہ قائم فرمائے۔ (آمین)

اظہار مغفرت

محمد رشید چوہدری نے اسلام آباد سے اطلاع دی ہے کہ ان کی ہمشیرہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ ساتھیوں سے ان کی مغفرت کی دعا کے لئے درخواست ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

اسامہ یا اسلامی حکومت کا انہدام؟

بات اسامہ بن لادن پہ ختم نہیں ہوتی بات اب اپنے اصل ہدف کی طرف جا رہی ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت کو ختم کیا جائے اور اصل جس بات کی مغرب کو امریکہ کو تکلیف ہے وہ صرف یہ ہے کہ دنیا پر کہیں کسی خطے میں کوئی چھوٹی سی بھی اسلامی ریاست نہ بن سکے۔ اگر اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر بھی دیا جاتا تو انہوں نے پھر بھی یہ کہنا تھا کہ ابھی اس کے کیمپ وہاں ہیں' اس کا نیٹ ورک وہاں ہے' ابھی اس کا یہ وہاں ہے وہ وہاں ہے۔ مطالبات ختم نہیں ہونے تھے جب تک کہ حکومت کے ساتھ ان کا ٹکراؤ نہ ہو جاتا۔ یہ جرات ایمانی تھی طالبان حکومت کی کہ انہوں نے سب کچھ گنوا کر ٹکرانے کی بجائے اللہ کے بھروسے پر یہ فیصلہ کیا کہ ہم کفر کی طاقتوں کے سامنے جھکیں گے نہیں۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان ' منارہ 5-10-2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وتعاونوا علی البر و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۝

قرآن حکیم اللہ کی آخری کتاب ہے جو امام المرسلین اور اللہ کے آخری رسول ﷺ اور نبی پر نازل ہوئی اِس کے اصول آفاقی بھی ہیں اور ابدی بھی' پوری نوع انسانیت کے لئے ایک ہی کتاب ہے' اِس کے اصول تمام عالم کو محیط ہیں اور ہمیشہ کے لئے ہیں۔ قرآن حکیم نے بڑے سادہ اور عام فہم الفاظ میں اور ایک جملے میں وضاحت فرما دی ہے اور فرمایا **تعاونوا علی البر و التقویٰ** اُن تمام کاموں میں جو نیکی کہلائے اور جن میں تقویٰ ہو اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہو' جن سے اللہ راضی ہوتا ہو' اللہ کی مخلوق کا بھلا ہوتا ہو ان میں تعاون کیا جائے' **ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان** گناہ اور بغاوت کے کاموں میں کبھی تعاون نہ کرو۔

یہاں رب جلیل نے کوئی پابندی نہیں لگائی' کسی فرقے کی بات نہیں کی' کسی طبقے کی بات نہیں کی' کسی قوم یا ملک کی' اہل مشرق یا اہل مغرب کی بات نہیں کی بلکہ جو ارشاد فرمایا وہ اصولوں پر مبنی ہے کہ "کوئی بھی اگر نیکی کا کام کرنا چاہے"۔ تو اس سے تعاون کرو۔

نیکی کیا ہے؟ وہ کام جو اطاعت الٰہی کی حدود کے اندر ہوں ان میں تعاون کرے اور بغاوت اور گناہ کے کاموں میں جن میں اللہ کی نافرمانی ہو' تعاون نہ کیا جائے۔ اب صورت حال یہ سامنے ہے اور جس طرح دنیا ایک بار پھر تیسری عالمی جنگ کے دھانے پر پہنچا دی گئی ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ سارا وہ طاقتیں کر رہی ہیں جو ہمیشہ امن کے راگ الاپتی رہتی ہیں۔ اس صورت حال میں کس سے تعاون کیا جائے اور کس کے ساتھ تعاون نہ کیا جائے۔

امریکہ بیشک دنیاوی اعتبار سے اپنے وقت کی اکیلی سپر پاور ہے اور اسلام جانوں کے ضیاع سے روکتا ہے بلکہ کسی ایک انسان کے قاتل کو انسانیت کا قاتل ٹھہراتا ہے۔ لیکن دہشت گردی کی تعریف متعین ہونی چاہئے کہ کون سے کام دہشت گردی ہیں اور کون سے دہشت گردی نہیں ہیں۔ عربوں کے جگر میں خنجر چبھو کر دنیا کے دور دراز ممالک سے یہودیوں کو لا کر اسرائیل کی ریاست بنا دی گئی' نہ اس ملک سے یہودیوں کا تعلق نہ کوئی زمین سے ان کا واسطہ نہ ان اقوام سے ان کا کوئی رشتہ' اب اسرائیلی ٹینک جس گاؤں جس شہر پہ چاہتے ہیں چڑھ دوڑتے ہیں' عربوں کو بے دریغ قتل کرتے ہیں' معصوم شہریوں کو شہید کرتے ہیں لیکن اگر جواباً فلسطینی یا عرب ان پر کوئی پتھر پھینک دیں تو وہ دہشت گرد کہلاتا ہے۔ جو انسانوں کو ٹینکوں سے روندتے ہیں وہ دہشت گرد نہیں ہیں۔

ہر طرف جمہوریت کا چرچا ہے۔ جس میں امریکہ جمہوریت کا امام ہے۔ خود موجودہ امریکی صدر 54 ووٹوں سے اس طرح جیت کر

www.naqshbandiaowaisiah.com

آ ئے ہیں کہ اگر دوبارہ گنتی ہوتی تو وہ ہار جاتے یعنی ووٹوں سے نہیں جیتے مقدمے میں جیتے کہ ان کے مخالف نے عدالت میں رٹ کر دی کہ دوبارہ گنتی کرائی جائے اور عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا تو موجودہ صدر سپریم کونسل چلے گئے' سب سے اعلیٰ عدالت میں چلے گئے اور اس نے اس بات پر کہ چونکہ ایک دفعہ یہ چون ووٹوں سے جیت چکے ہیں..... امریکہ کا حدود اربعہ دیکھیں' وسعت دیکھیں' لوگوں کی تعداد دیکھیں اور جیت دیکھیں چون ووٹوں پر ہے وہ بھی ہیرا پھیری سے۔ سپریم کونسل نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا اور یہ جمہوریت کہلائے لیکن یہی جمہوریت کے چمپئن' جہاں سے انہیں تعاون ملتا ہے وہاں کی شہنشاہت کے محافظ ہیں۔ اگر پورے امریکہ کی تقدیر کا فیصلہ چون آدمی یا چون ووٹ کر سکتے ہیں تو جن ممالک پہ بادشاہتیں مسلط ہیں وہاں امریکہ بہادر کی فوجیں بھی ان ریاستوں کو اور ان بادشاہتوں کو قائم رکھنے کے لئے مدد کرنے کے لئے موجود ہیں' وہاں معیار بدل جاتا ہے۔ اس طرح الجزائر میں جب دینی حلقے عین امریکی جمہوریت کے مطابق انتخاب جیت کر آتے ہیں تو انہیں اقتدار دینے کی بجائے وہاں مارشل لاء نافذ ہو جاتا ہے اور وہاں امریکہ مارشل لاء کی مدد کرتا ہے' اس سے تعاون کرتا ہے گویا معیار مغربی جمہوریت کا یا امریکہ بہادر کا یہ نہیں ہے کہ بھلائی میں تعاون کیا جائے بلکہ یہ ہے کہ جہاں اپنا فائدہ ہو اس صورت حال کو بھلائی قرار دیا جائے اور جہاں دوسروں کا فائدہ ہو یا دوسرا کوئی حق مانگے اسے دہشت گرد کہہ دیا جائے۔

ہمیں بھی اس بات کا بڑا دکھ ہوا کہ بے گناہ شہری امریکہ میں مارے گئے نہیں مارے جانے چاہئیں تھے لیکن امریکی ذرائع ابلاغ نے' امریکی صدر نے' امریکہ کے نیٹ ورک اور چینلز نے' جیسے ہی جہاز ٹکرائے فوراً کہا یہ اسامہ بن لادن نے کیا ہے۔ اتنا بڑا حادثہ شاید سالوں کی منصوبہ بندی پہ محیط ہو۔ اس کے لئے بندے تیار کئے گئے ہوں' اس کے لئے جہازوں کی

ایک اخباری کالم نویس کسی ملک کے سربراہ کو کھلا خط لکھ کر کیا چیلنج کرے گا؟

آمدورفت کا ٹائم ٹیبل اور اطلاعات اور ایک طرح کے جہازوں کا اغواء اور اس میں اسلحہ لے جانا پتہ نہیں کون کون ملوث ہوگا' اس سب کا تو امریکہ کو علم نہ ہو سکا اور جہازوں کے ٹارگٹ تک پہنچنے تک امریکی ایجنسیاں لاعلم رہیں اور جیسے ہی جہاز ٹکرائے انہیں گویا الہام ہو گیا کہ یہ اسامہ بن لادن کا کام ہے یعنی اسامہ بن لادن کا نام لینے میں تو انہوں نے کوئی تاخیر نہیں کی اور اتنی بڑی تباہی کا تماشا دیکھتے رہے انتظار کرتے رہے اگر آپ کو پتہ تھا تو تم نے اس کا تدارک کیوں نہیں کیا اور اگر اسامہ کو مجرم ٹھہرانا ہی مقصود تھا تو آپ ہفتہ دس دن ٹھہر کر اسامہ بن لادن کا نام لیتے تو شاید لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکتا تھا کہ تحقیقات کیں ہم نے تفتیش کی لیکن اب بات اسامہ بن لادن کی نہیں رہی۔ لگتا ہے کہ امریکہ بہادر ادھار کھائے بیٹھا ہے کہ واحد چھوٹی سی اسلامی ریاست کو ختم کرنا ہے۔ بات اسامہ بن لادن پہ ختم نہیں ہوتی بات اب اپنے اصل ہدف کی طرف جا رہی ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت کو ختم کیا جائے اور اصل جس بات کی مغرب کو امریکہ کو تکلیف ہے وہ صرف یہ ہے کہ دنیا پر کہیں کسی خطے میں کوئی چھوٹی سی بھی اسلامی ریاست نہ بن سکے۔ اگر اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر بھی دیا جاتا تو انہوں نے پھر بھی یہ کہنا تھا کہ ابھی اس کے کیمپ وہاں ہیں' اس کا نیٹ ورک وہاں ہے' ابھی اس کا یہ وہاں ہے وہ وہاں ہے۔ مطالبات ختم نہیں ہونے تھے جب تک حکومت کے ساتھ اس کا ٹکراؤ نہ ہو جاتا۔

یہ جرات ایمانی تھی طالبان حکومت کی کہ انہوں نے سب کچھ گنوا کر ٹکرانے کی بجائے اللہ کے بھروسے پر فیصلہ یہ کیا کہ ہم کفر کی طاقتوں کے سامنے جھکیں گے نہیں اور اگر بالآخر ٹکراؤ ہونا ہے تو اسے پہلے سے ہی ہو جانا چاہئے اور یہ کچھ انہوں نے میری آپ کی پاکستان کی' مصر کی' عراق کی' ایران کی یا سعودیہ کی یا کسی مسلمان ملک کی مدد اور مشورے سے نہیں کیا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

انہوں نے محض اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور شریعت کے مطابق مطالبہ کیا ہے کہ اگر آپ ہم سے کوئی مجرم لینا چاہتے ہیں تو ہماری عدالتوں میں' ہمارے قانون میں اسے مجرم ثابت کیجئے اگر ہمارے پاس کوئی ایسا بندہ آئے جو جرم کرتا ہے تو ہمارے ملک میں بھی عدالتیں موجود ہیں آپ شہادتیں دیجئے ہم خود اسے سزا دیں گے۔ ایک آزاد ملک ہے' آزاد ریاست ہے' اس میں ایک بندہ رہتا ہے اس نے جرم کیا ہے تو اسی ملک کا حق بنتا ہے کہ اس پر وہ مقدمہ چلائے اسے سزا دے۔ کسی امریکی شہری کو دنیا کے کسی ملک میں سزا ہوئی؟ امریکی شہری تو چھوڑ دیجئے ہمارے اپنے جنہوں نے ملک لوٹا اور بھاگ کر مغرب میں چلے گئے امریکہ میں گئے' برطانیہ میں گئے' یورپ میں گئے' مغربی ممالک میں گئے' سیاسی پناہ کے نام پر انہیں وہاں ساری سہولتیں فراہم کی گئیں' کسی کو آج تک واپس کیا گیا؟ امریکہ کو بھی پتہ ہے یہ لوٹ کر لے گئے کیا کوئی سرمایہ ملک اور قوم کو واپس دیا کسی مغربی ملک نے؟ تو جب دوسروں کے مجرم دینے میں وہ اتنے محتاط ہیں وہ تو ان کا انسانی حق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اگر انہوں نے کوئی جرم کیا تو ہماری عدالتوں میں آ کر ثابت کرو تو جب ان کی باری آتی ہے' ان کا کوئی ملزم ریاست اسلامی میں ہے یہ تو وہی اصول ہے جو خود مغرب کا اور امریکہ کا ہے کہ اگر اس نے جرم کیا ہے تو وہ افغانستان جا کر جو ایک آزاد ملک ہے' دعویٰ کریں ان کی عدالت اس کا جائزہ لے گی شہادتیں پیش کریں اگر مجرم ہوگا تو اسے وہی سزا ملے گی جو مجرم کو ملنی چاہئے۔ حق اور انصاف کو چھوڑ دیجئے' جسے جمہوریت کہتا ہے امریکہ' کیا اس جمہوری انداز سے یہ درست نہیں؟ لیکن امریکہ کا ٹارگٹ اسامہ بن لادن نہیں ہے سعودی عرب کے فرمانرواں نے بالکل درست فرمایا ہے کہ اسامہ بن لادن ایک اکیلا شخص ہے جسے ملک سے بھی نکال دیا گیا ہے اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ اتنا بڑا کام کر سکے۔ یہ تو وہی بات ہوئی

> **کسی قلم فروش کو کسی مسلمان سربراہ کو اس انداز سے مخاطب کرنا زیب نہیں دیتا۔**

کہ کوئی بھیڑیا اوپر پانی پی رہا تھا اور نیچے جدھر پانی جا رہا تھا وہاں کوئی چھوٹا سا دنبہ پانی پی رہا تھا تو اس نے کہا بھئی تم بڑے گستاخ ہو میں پانی پی رہا ہوں اور تم پانی گدلا کر رہے ہو تو اس نے کہا حضور آپ اونچی جگہ پر ہیں اور آپ کی طرف سے پانی میری طرف آ رہا ہے میرا گدلا پانی تو نیچے جا رہا ہے آپ کی طرف تو نہیں جاتا تو اس نے کہا اچھا تو مجھے جھوٹا بھی کہتے ہو۔ وہ دراصل اسے کھانا چاہتا تھا لہٰذا گستاخی کی سزا کے طور پر اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ امریکہ کا یہ Lame Excuse ہے کہ وہ اسامہ نہیں دیتے۔ بات تو طالبان کی درست ہے شرعی اعتبار سے بھی اور جو دنیا میں مروجہ جمہوری قاعدے ہیں ان کے اعتبار سے بھی کہ ہم ایک آزاد ملک کے آزاد حکمران ہیں آزاد حکومت ہے اسلامی ریاست ہے' آپ جرم ثابت کریں اسے جو شریعت اسلامیہ سزا دیتی ہے ہم اس پہ نافذ کریں گے۔

ایک عام آدمی بھی یہ سوچ سکتا ہے کہ اگر اسامہ بن لادن ریاست اسلامیہ افغانستان امریکہ کے سپرد بھی کر دیتی تو امریکہ کا مطالبہ اس پر ختم نہیں ہونا تھا اس کے بعد بات آگے بڑھتی۔ اس کا نیٹ ورک کہاں ہے اس کے ٹریننگ کیمپ کہاں ہیں کیونکہ مقصد ریاست اسلامی کو تباہ کرنا ہے لہٰذا تب تک مطالبات بڑھتے جاتے جب تک ریاست کا امریکہ کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو جاتا۔ حالات و واقعات اور مغربی ذرائع ابلاغ میں کچھ باتیں آ رہی ہیں ان کو اگر دیکھا جائے تو امریکہ نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے جو پہلا رویہ تھا وہ ایک ایسا رویہ تھا جیسے امریکہ ہاتھی کی طرح آئے گا ہر چیز کو روند ڈالے گا' تہس نہس کر دے گا اور یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا لیکن اب اس میں سیاست آ گئی ہے اور جو کچھ میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ امریکہ ریاست اسلامیہ کو دو طرف سے حملوں کی زد میں لانا چاہتا ہے۔ ایک تو وہ یہ چاہتا ہے کہ شمالی اتحاد جو اسلام سے بغاوت کر کے اسلامی ریاست کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مدد کی جائے' انہیں اسلحہ فراہم کیا جائے' انہیں پیسے دیئے جائیں گو پہلے بھی بہت وافر مقدار میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

دے رہا ہے لیکن اب مزید دیئے جائیں اور دوسری کوشش امریکہ کی یہ ہے کہ کابل پر حملہ کیا جائے' کابل پر قبضہ کیا جائے۔ ابھی امریکہ کے لئے مشکل نہیں ہے کہ کسی ایک شہر پر وہ قبضہ کر لے اور کابل پر قبضہ کر کے کچھ لوگ خریدے جائیں اور صدر امریکہ نے خود فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو اتنی دولت دیں گے کہ وہ ہمارے ساتھ ہوں گے اور ظاہر شاہ جو سابقہ بادشاہ تھے افغانستان کے اٹلی میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہے ہیں انہیں واپس لایا جائے اور کابل میں ان کی حکومت قائم کر کے اس طرف سے بھی ریاست اسلامیہ پر دباؤ بڑھایا جائے اور اس طرف سے بھی ریاست اسلامیہ کو گھیرا جائے۔ مقصد کیا ہے اسامہ بن لادن ملے یا نہ ملے ریاست اسلامیہ ختم کر کے وہاں ایک امریکہ کی غلام حکومت قائم کر دی جائے جس کا جینا مرنا امریکہ کی صوابدید پر ہو اور جس کے حکمرانوں کو یہ یقین اور ایمان کی حد تک یقین ہو جائے کہ اگر امریکہ سے ہم گستاخی کریں گے تو مارے جائیں گے یا حکومت چھن جائے گی لہٰذا ہمیں امریکہ ہی کی پوجا کرنی ہے جو اکثر و بیشتر اسلامی ممالک میں حکمرانوں اور حکومتوں کو پہلے سے حاصل ہے۔ حکمرانوں ہی کی بات نہیں عام آدمی آپ دیکھ لیجئے کہ ہمارے ہاں جتنے انقلاب آتے ہیں جو حکومت بدلتی ہے عام آدمی جو کھوکھے پہ بیٹھا ہے وہ بھی کہتا ہے امریکہ نے بدلا دیئے۔ ہم ایمان کی حد تک اس یقین پر قائم ہیں کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے امریکہ ہی کرتا ہے۔ جو حکومت جاتی ہے وہ امریکہ ہٹاتی ہے جو آتی ہے وہ امریکہ لاتا ہے اور یہی یقین و ایمان وہ افغانستان میں پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ امریکہ سارے تجربے کر لے اگر امریکہ نے کسی شہر پر' کس خطے پر' افغانستان کے کسی ایک حصے پر قبضہ بھی کر لیا وہاں ریاست بھی بنا دی' شمالی اتحاد کو بھی مدد دی اگر خدانخواستہ اسلامی حکومت امریکہ نے ختم بھی کر دی تو ریاست ختم نہیں ہوگی بلکہ وہ گوریلا جنگ میں تبدیل ہو جائے گی اور امریکہ کو شاید ویت نام سے زیادہ طویل' خطرناک اور ایک شدید جنگ کا سامنا کرنا پڑے۔

امریکی قوم کوئی قوم نہیں ہے۔ امریکہ میں ساری دنیا سے وہ لوگ بھاگ کر آباد ہوئے تھے جو بدمعاش' بدکار' لٹیرے اور ڈاکو تھے' اپنے ملکوں میں جن کے لئے زندگی محال ہو گئی تھی۔

ان سنگلاخ پہاڑوں میں ایک گھونٹ پانی ڈھونڈنا آسان نہیں ہے سپاہی کو ایک وقت کا راشن مہیا کرنا آسان نہیں ہے اور افغانوں کے سر پر پرواز کر کے وہاں بمباری کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو پرانے ہتھیاروں سے نئے جہازوں کو شکار کر سکتے ہیں۔ دوسری جو عجیب بات ہوگی اور جو یقیناً ہوگی وہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان ممالک کے مسلمان اور نوجوان نسل حکومت اسلامیہ کا ساتھ دے گی اگر اس کا وجود ہوا تو بھی ساتھ دے گی اگر امریکہ نے حکومت ختم کر دی تو بھی مجاہدین اور گوریلا جنگ لڑنے والوں کا ساتھ پوری قوم دے گی پھر حکمران ان عوام کو روک نہیں سکیں گے۔

ہمارے ہاں رواج ہو گیا ہے' ہمارے اچھے بھلے' پڑھے لکھے' دانشور کالم نویس بڑے عامیانہ انداز میں لکھتے ہیں ''ملا عمر کے نام کھلا خط'' ایک مرد مجاہد جو چار ساتھیوں کو ساتھ لے کر نکلا اور اتنے بڑے ملک پر قابض ہو کر وہاں اللہ کا دین نافذ کر کے رہا اور جو اپنی ریاست کا امیر المومنین اور آزاد مملکت کا سربراہ ہے اسے ہمارے دانشور ملا عمر کہتے ہیں۔ آگے پیچھے کوئی ادب احترام کے آداب نہیں لگاتے۔ کیا یہ علمی اعتبار سے' دانش کے اعتبار سے ذہانت کے اعتبار سے درست ہے؟ اب میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ایک اخباری کالم نویس کسی ملک کے سربراہ کو کھلا خط لکھ کر کیا چیلنج کرے گا؟ ہمارے ہاں صحافت بھی ہے صحافی بھی ہیں لیکن بہت کم۔ جس طرح خطیب ہیں لیکن بہت کم' باقی سارے بکے ہوئے لوگ ہیں قیمت وصول کرتے ہیں ایک ایک خطبے کی' چند الفاظ کی' تقریر کے روپے لیتے ہیں وہ دراصل خطیب نہیں ہیں پیشہ ور لوگ ہیں۔ اسی طرح نوک قلم سے ایک ایک لفظ کی اجرت لینے والے اور اپنے ضمیر کے خلاف اور دوسروں کی پسند کے مطابق لکھنے والے بھی قلم فروش ہیں اور کسی قلم فروش کو کسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

مسلمان سربراہ کو اس انداز سے مخاطب کرنا زیب نہیں دیتا۔

میں نے صدر محترم کی تقریر میں بھی یہ لفظ سنے کہ ''ہم نے ملا عمر سے کہا ہے'' میرے خیال میں برطانیہ کی بات ہوتی تو یہ نہ کہتے میں نے الزبتھ سے کہا ہے۔ امریکہ کی بات ہوتی تو یہ نہ کہتے کہ میں نے بش سے کہا ہے آگے پیچھے القاب و آداب کچھ نہ کچھ ضرور ہوتے۔ اس کے باوجود صدر ایک آزاد ملک کے سربراہ ہیں اور وہ اپنے جیسے دوسرے ایک ملک کے سربراہ کا نام لے لیں تو جس طرح چاہیں آپس میں خطاب کریں لیکن یہ حق ایک کالم نویس کو نہیں دیا جا سکتا اور ہمارے دانشوروں کو جسے میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہمارے ہاں تو اب دانشور انگریزی کا لفظ ''ڈائنوسار'' بن گیا ہے جس کا اردو ترجمہ ہے کہ ''جو ملتا ہے کھاؤ'' جس طرح ڈائنوسار جو چیز آتی ہے نگل جاتے ہیں خواہ سبزی ہو، گوشت ہو، پانی ہو یا دالیں اسی طرح شاید اب یہی دانش رہ گئی ہے کہ جہاں سے جو ملے کھائے جاؤ۔

دوسری طرف بعض سیاسی حلقے ہیں انہیں شائد اس کی شدت اور اس سنجیدگی کا احساس ہی نہیں کہ انہوں نے سیاست میں اپنا نام چمکانے کے لئے جلوس نکالنے اور نعرے لگانے کا ایک محکمہ کھول رکھا ہے کہ گلی گلی میں لوگوں کو بے وقوف بنا کر نعرے لگوائیں۔ حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ کی پالیسی بہت صحیح ہے۔ لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں، اللہ اکبر، انہیں مار دو، انہیں رہنے نہ دو۔ میرے خیال میں ہمارے ان محترم بزرگوں کو بھی اب اسے سنجیدگی سے لینا چاہئے یہ شور شرابے سے ختم ہونے والی بات نہیں ہے، یہ پوری سنجیدگی سے سوچنے والی بات ہے کہ خلافت، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک سے قائم ہوئی اس میں موروثیت آئی تو وہ کمزور ہو گئی، وہ ختم نہیں ہوئی چلتی رہی عثمانی ترکوں کے عہد تک، اس میں اچھے لوگ بھی آئے، اس میں ایسے لوگ بھی آئے جن پر لوگوں کو اعتراض تھا لیکن

87 سالہ بوڑھے کو جسے جوانی میں تخت چھوڑ کر بھاگنا پڑا، افغانستان پر مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بہر حال ایک مرکزیت تھی جو پوری مسلم دنیا کو حاصل تھی اور دنیا میں کہیں بھی کوئی مسلمان سربراہ بنتا تو سب سے پہلے خلیفہ اس کی ریاست کو قبول کرتے تب مسلمان ریاستیں اسے قبول کرتی تھیں۔ ایک مرکزیت تھی جس میں ترکوں کے خلاف کرنل لارنس آف عریبیا نے بہت کام کیا اور عرب میں بغاوت کرائی شریف مکہ سے جو گورنر تھے ترکوں کی طرف سے مکہ کے اور وہ بغاوت پھیلتی پھیلتی ترکیہ تک گئی اور سلطان عبدالمجید مرحوم کے معزول ہونے کے ساتھ اور ان کی حکومت جانے کے ساتھ مسلمان سے خلافت بھی جاتی رہی، جو عملی طور پر موجود تھی اور جس پر ہندوستان میں بھی اکابرین امت نے بھی تحریک خلافت چلائی، بہت شور ہوا لیکن وہ بچ نہ سکی۔ خلافت ختم ہو گئی اور پھر اتنا عرصہ بعد، پون صدی بعد پھر کوئی شخص سربراہِ خلافت ہوا امیر المومنین کے نام سے، ریاست اسلامیہ افغانستان میں۔ ہماری نگاہ اس بات پر ہے کہ حکومت یا سیاسی حلقے ہمیں پیسے دیں، ہم ایسے جملے لکھیں، ہمارے سیاسی راہنماؤں کی نگاہ اس بات پر ہے کہ ہم وہ نعرہ لگائیں کہ ہمارے ساتھ زیادہ لوگ آ جائیں اور ہماری شہرت اور مغربی جرائد اور مغربی میڈیئے پر ہمارا نام آئے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ گم گشتہ خلافت جسے پون صدی بعد رب العزت نے غیور افغانوں کو زندہ کرنے کی توفیق دی ہے کیا ہم اس کا تحفظ کر پائیں گے یا نہیں۔ جسے مٹانے کے لئے ساری مغربی دنیا متحد ہو رہی ہے اور جس کے لئے ایک دفعہ تو امریکہ کے صدر محترم کے منہ سے سچائی نکل بھی گئی اور انہوں نے کہا یہ صلیبی جنگ ہے۔ اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور صلیبی جنگیں مشہور ہیں جس میں مغرب اس وقت بھی جارح تھا اور برطانیہ تک سارا یورپ اُمڈ آیا تھا فلسطین پر اور صلاح الدین ایوبی مرحومؒ نے مقابلہ کر کے بیت المقدس کو انہیں شکست سے دوچار کر کے چھینا تھا۔ عالم اس وقت بھی یہی تھا کہ سارا مغرب ایک طرف تھا اور صلاح الدین ایوبی اکیلا اللہ کے نام پر لڑ رہا تھا۔ اس وقت بھی مسلمان ریاستوں میں غدار موجود تھے اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی

www.naqshbandiaowaisiah.com

تاریخ پڑھ لیجئے اسے صلیبوں کے ساتھ اتنا نہیں لڑنا پڑا جتنا غدار مسلمانوں کے ساتھ لڑنا پڑا اور ایک چھوٹا سا واقعہ عرض کرتا چلوں کہ سلطان مرحوم کی عادت یہ تھی کہ میدان جنگ سے جب اپنے شہیدوں کو اٹھاتے جنازہ پڑھاتے اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کی صورت میں فرماتے کہ دشمن کے جو لشکری مارے گئے ہیں ان کو بھی لے آؤ پھر ان کا بھی جنازہ پڑھاتے تو کسی نے کہا حضور ہم بیت المقدس آزاد کرانے اور کفر کے خلاف لڑ رہے ہیں اور یہ ہمارا راستہ روکتے ہیں اور آپ ان کا جنازہ پڑھاتے ہیں تو فرمایا کرتے تھے کہ یہ بدمعاش حکومتوں اور حکمرانوں کی ہے' یہ عام لوگ ہیں' ان بے چاروں کو تو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ ہمارے خلاف لڑنا جہاد ہے تو یہ بے چارے اپنی طرف سے اسلام کی خدمت کرنے آتے ہیں' ان کے حکمران انہیں دھوکہ دے رہے ہیں۔ آج پھر وہی عالم ہے کہ حکومتیں اکثر و بیشتر مغرب کی تائید وحمایت میں ہیں لیکن اب وہ عہد نہیں ہے جس میں انفارمیشن اور اطلاع صرف حکومتوں تک محدود ہوتی تھیں۔ آج شائد حکومتوں سے زیادہ عام آدمی باخبر ہے اور اب مسلمانوں میں غیرت ایمانی کے زندہ ہونے کا وقت آ گیا ہے وہ جو علامہ مرحوم نے کہا تھا ناں کہ :۔

وہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

اب وقت قیام آیا ہے' اب عامۃ المسلمین کو یکسو ہو کر ایک بات پر قائم ہونا پڑے گا کہ اگر اسامہ مجرم بھی ہے تو ریاست اسلامیہ کے ساتھ لڑائی کس بات کی ہے' آپ اپنا مجرم تلاش کریں ہمارے ہزار مجرم امریکہ میں بیٹھے ہیں کونسا ملک امریکہ پر چڑھائی کر رہا ہے اور اگر وقت آ جائے جسے نہ ہمارے ذرائع ابلاغ چھاپیں گے نہ حکومت اجازت دے گی لیکن سچ یہ ہے کہ امریکی قوم کوئی قوم نہیں ہے۔ امریکہ میں ساری دنیا سے وہ لوگ بھاگ کر آباد ہوئے تھے جو بدمعاش' بدکار' لٹیرے اور ڈاکو تھے' اپنے ملکوں میں جن کے لئے زندگی محال ہو گئی تھی اور وہ وہاں جا کر بسے اور امریکہ کی ساری آبادی کو تہہ تیغ کر دیا جنہیں ریڈ انڈین کہتے تھے اور یہ جو اب امریکن قوم ہمارے سامنے ہے اس کی تو ساری تاریخ دو سو سال پر محیط ہے اور اس میں کوئی ایک قوم نہیں ہے کہ وہ امریکی ہے اس میں دنیا کے ہر ملک کے شہری' سارے یورپ کے سارے ایشیا کے سارے افریقہ کے پوری دنیا کے شہری موجود ہیں جو سارے مل جل کر کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ میری گزارش یہ ہے کہ عامۃ المسلمین کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگر دنیا سے اکٹھے ہو کر صرف ایک زمین پر رہنے سے امریکی قوم بن سکتی ہے تو روئے زمین پر جو ایک اللہ کا نام لیتے ہیں اور ایک اللہ کو سجدہ کرتے ہیں' روئے زمین پر جن کا نبی اور رسول ایک ہے' روئے زمین پر جن کا مرکز اور بیت اللہ ایک ہے' روئے زمین پر جن کے لئے کتاب ایک ہے' دین ایک ہے کیا وہ ایک قوم نہیں ہیں اور کیا ہمارے وہ سربراہ اور ہمارے وہ لیڈر جو ابھی تک آپس میں قتل و غارت گری پہ لوگوں کو اکسا رہے ہیں اور آج بھی مساجد میں گولیاں چل رہی ہیں کیا ان پر یہ وقت نہیں آیا کہ اب وہ اللہ کا خوف کریں اور آپس کی قتل و غارت گری اور دہشت گردی سے باز آ جائیں۔

بات اسامہ بن لادن پہ ختم نہیں ہوتی بات اب اپنے اصل ہدف کی طرف جا رہی ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت کو ختم کیا جائے۔

الم یان للذین امنو ان یخشی قلوبھم لذکر اللہ کیا ایمان والوں پر ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے نرم ہو جائیں اور وہ اللہ سے ڈرنا شروع کر دیں خوف خدا کریں اور ظلم سے باز آ جائیں اس عالم میں بھی اگر مساجد پر حملے ہو رہے ہیں' اس عالم میں بھی اگر نمازیوں کو قتل کیا جا رہا ہے اس عالم میں بھی اگر فرقہ پرستی کی جنگ ہو رہی ہے' اس عالم میں بھی اگر آپ کو شیعہ سنی جنگ ہی یاد ہے تو پھر شائد آپ کو نہ عالم اسلام سے دلچسپی ہے اور نہ خود اسلام سے دلچسپی ہے' نہ مسلمانوں سے دلچسپی ہے۔ خدانخواستہ اگر غیر مسلم طاقتیں غالب آئیں گی تو وہ شیعہ' سنی' دیوبندی' بریلوی اور چھوٹا بڑا نہیں دیکھیں گی وہ سب مسلمانوں کے خلاف ایک سا سلوک کریں گی خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں اور میری نہایت

www.naqshbandiaowaisiah.com

ادب سے گزارش ہے اپنے ان دانشوروں سے اور کالم نویسوں سے بھی کہ جو جی چاہے لکھیں' بے شک خلاف لکھیں لیکن بات کرنے کا سلیقہ تو چاہئے' انداز تو ہونا چاہئے۔

میرزا غالب کو ایک خط ملا' انہوں نے پڑھا ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تو ان کے کسی دوست نے خط ہاتھ سے لے لیا اور اس نے پڑھا اس میں گالیاں لکھی ہوئی تھیں۔ اس نے کہا' میرزا صاحب واقعی رونے کا مقام ہے کہ آپ جیسے عظیم شخص کو کسی نے گالی لکھی ہے۔ مرزا غالب نے کہا میں اس بات پر نہیں رو رہا ہوں' میں تو اس بات پر رو رہا ہوں کہ اس بے وقوف کو گالی دینے کا سلیقہ بھی نہیں آیا۔ اس وقت میری عمر اسی سال ہے اور یہ مجھے ماں کی گالیاں دیتا ہے اسے یہ بھی تمیز نہیں کہ ماں کی گالی بچے کو دی جاتی ہے' جوان کو بہن کی گالی دیتے ہیں اور بوڑھے کو بیٹی کی گالی دی جاتی ہے۔ اس نے اس عمر میں مجھے ماں کی گالی دی ہے میں تو رو اس بات پر رہا ہوں کہ اس بد بخت کو گالیاں دینے کا شعور بھی نہیں ہے۔ تو مجھے دکھ اس بات پر ہے کہ ہمارے دانشوروں کو ساری عمر لکھتے لکھتے بات کرنے کا سلیقہ کیوں بھول گیا؟ اختلاف کرنا اپنی جگہ لیکن ہر آدمی کی ایک اپنی حیثیت ہے کیا اس طرح بے تکلفی سے یہ کسی اپنے شہر کے ڈپٹی کمشنر کا نام بھی لکھ سکتے ہیں جس طرح بڑی بے تکلفی سے ملا عمر کے نام کھلا خط لکھتے ہیں...... اور جلوسوں سے زیادہ ہمیں تربیت کی ضرورت ہے' اخلاقیات کی ضرورت ہے نیکی اور ''بر'' پر تعاون کی ضرورت ہے اور ہمیں ضرورت ہے کہ ہم ایثار کریں مال سے' جان سے' دوائیں بھیج کر' راشن بھیج کر' اپنا خون دے کر خلافت اسلامیہ کی مدد کریں۔ شہرت اور ناموری' سیاست میں' دنیا میں نہیں ہے بلکہ العزة لله ولرسوله والمومنين' عزت اللہ کے لئے ہے۔ اس کے رسول کے لئے ہے اور اس کے بعد ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں۔ عزت و ذلت اس کے دست قدرت میں ہے۔

قل اللهم ملك الملك توتي الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدك الخير انك على كلي شئي قدير o

اے اللہ حکومت کا مالک صرف تو ہے **اللهم ملك الملك** تو اکیلا فرمانروا ہے ساری کائنات کا **توتي الملك من تشاء** تو چاہے تو کسی کو کسی جگہ کا حکمران بنا دے **و تنزع الملك ممن تشاء** اور جس سے چاہے ملک چھین لے' حکومت تو تیری ہے باقی تو عارضی ہیں' تیرے بنائے ہوئے ہیں جسے چاہے عزت دے دے' جسے چاہے ذلت و رسوائی دے' تمام بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآن کریم کا یہ فیصلہ ہمارے لئے مشعل راہ بھی ہے اور ہمارا اس پر غیر متزلزل ایمان بھی ہے۔ حکومتیں امریکہ کے ہٹانے سے اگر ہٹیں تو وہ کافر ریاست کیوبا کی جو صدر فیڈرل کاسترو کے پاس ہے اور جو امریکہ کے پڑوس میں ہے کب کی ہٹ چکی ہوتی امریکہ کے ہٹانے سے ہٹتی تو کرنل قذافی کی حکومت ہٹ جاتی' امریکہ کے ہٹانے سے ہٹتی تو صدام حسین کی حکومت بدل چکی ہوتی' امریکہ کی اپنی حکومت خطرے میں ہے' امریکہ کی اپنی حکومت کے خلاف لوگ احتجاج کریں گے اور صرف چون ووٹوں پہ جیتنے والے صدر محترم جناب بش کی اپنی حکومت کو خطرہ ہے اور اگر دانشمندی کا ثبوت نہیں دیں گے تو امریکہ کو اس طویل اور تھکا دینے والی جنگ میں وہ جھونک دیں گے تو ان کی اپنی حکومت ختم ہو جائے گی۔ ان کے والد گرامی جو سابقہ صدر ہیں اور جو بڑے ہیرو ہیں مشرق وسطیٰ کے قتل عام کے' وہ اٹلی تشریف لے گئے ظاہر شاہ کو ملنے کے لئے جس کی عمر 87 سال ہے' جسے جوانی میں تخت چھوڑ کر بھاگنا پڑا' ستاسی سال کی عمر میں اب وہ تخت پر براجمان ہوگا اور جمہوریت یہ ہے کہ اسے افغانستان میں کوئی دیکھنا بھی چاہتا ہے کہ نہیں لوگوں سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ امریکہ بہادر چاہتا ہے لیکن امریکہ بھی یہ سوچ لے اور مسلمان حکمرانوں کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ کیا چاہتا ہے۔ ہوگا وہی جو رب کریم چاہے گا' جو مشیت باری میں ہے لوگوں کی صرف آزمائش ہے کہ کون حق کا ساتھ دیتا ہے اور کون محض دنیاوی لالچ پر باطل کے پیچھے جاتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں حق پر رہنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

یونائیٹڈ سٹیٹس آف اسلام (U.S.I.) کا قیام

دنیا میں دو بڑی مملکتیں تھیں جن میں سے ایک بکھر گئی' دوسری بکھرنے والی حرکتوں کی مرتکب ہو رہی ہے۔ یہ مملکتیں اس لئے بڑی تھیں کہ مختلف ریاستوں نے اپنے وسائل اور اپنے مفادات کو باہم متحد و مجتمع کر دیا۔ اگر یہ ریاستیں باہم مل کر USSR اور USA بن سکتی ہیں تو مسلمان ریاستیں باہم مل کر USI (یونائیٹڈ سٹیٹس آف اسلام) کیوں نہیں بن سکتیں۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان ' منارہ 28-9-2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانانِ عالم اِس وقت بہت بڑی آزمائش سے دوچار ہیں۔ یوں تو جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے مسلمانوں کو ہمیشہ ابتلا میں' تکلیف میں اور پریشانی میں دیکھا ہے لیکن اس دفعہ جو حادثہ ہوا ہے اور جس کے مجرم مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بات جو میں عرض کر رہا ہوں یہ امریکہ بھی جانتا ہے کہ اِس جرم کے مجرم مسلمان نہیں ہیں۔ چونکہ اخباری خبروں کے مطابق اسرائیل کی خفیہ ایجنسی جس کا نام ''موساد'' ہے اُس کے خلاف تحقیقات کرنے سے حکومتِ امریکہ نے ایجنسیوں کو روک دیا ہے اِس لئے کہ امریکہ بھی جانتا ہے کہ مجرم وہی ثابت ہوں گے' امریکہ یہ بھی جانتا ہے کہ اِس میں فائدہ بھی اُنہی کا ہے۔ لیکن وہ اُن کی طرف رُخ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا اس لئے کہ امریکی وسائل پر' امریکی معیشت پر' امریکی ذرائع ابلاغ پر اور امریکی سیاست پر ایک طرح سے یہودی چھائے ہوئے ہیں۔ یہودیوں کی مخالفت امریکہ کے بس کی بات نہیں۔ اگر صدر امریکہ کوئی ذرا سی بات بھی کرے گا تو یہ یہودی کل اُس کے خلاف کوئی اور ایشو کھڑا کر دیں گے لیکن اِس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ امریکہ بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلے۔

ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان نے بھی بڑا شور مچایا ہوا ہے کہ امریکہ مسلمانوں سے جنگ کرے تو وہ اپنے سارے وسائل اُس کے سپرد کرنے کو تیار ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے لیکن اگر مجرم یہودی ہو اور امریکہ اسرائیل کے خلاف جنگ کرے تو کیا ہندوستان اپنے سارے وسائل اسے دے دے گا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں مسلمانوں کے خلاف ہے۔ ہندوستان کیوں بڑھ بڑھ کے پیش کش کر رہا ہے اس لئے کہ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی ''موساد'' اور ہندوستان کی خفیہ ایجنسی ''را'' مل کر کام کر رہی ہیں۔ کشمیر میں مجاہدین کے خلاف ہندوستانیوں کو ٹریننگ دینا' طریقے سکھانا' اسلحہ مہیا کرنا اور نئے نئے آلاتِ عقوبت جو ایجاد ہوئے ہیں ایذا دینے کے طریقے ہندوستانیوں کو ''موساد'' ہی سکھا رہی ہے۔ تو اگر یہاں اِن کا تعاون ہے تو ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی میں بھی ''را'' کی شمولیت ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی ایسی انہونی بات نہیں ہے جب کہ دونوں ایجنسیاں مل کر کام کر رہی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ امریکہ کو مسلمانوں سے لڑا دیا جائے جس کے لئے اب دونوں بے قرار ہیں' بے تاب ہیں کہ یہ فوراً ہو جانا چاہئے۔

حکومتوں کی اپنی مجبوریاں بھی ہوتی ہیں اور جو کچھ معلومات حکومتوں کے پاس ہوتی ہیں وہ عام آدمی کے پاس نہیں ہوتیں۔ حکومت اپنے ذرائع سے جو معلومات اکٹھی کر سکتی ہے عام آدمی نہیں کر سکتا۔ حکومتِ پاکستان نے امریکہ سے تعاون کا فیصلہ کیا جب کہ پاکستانی مسلمانوں نے مسلمانوں کا' عالم اسلام کا ساتھ دینے کا اعلان کیا کہ اگر کسی مسلمان ملک پر حملہ

ہوگا' اگر افغانستان پر حملہ ہوگا تو شہریوں نے' اہل وطن نے مجاہدین کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے بھی الاخوان کے پلیٹ فارم سے یہ اعلان کر دیا کہ اگر افغانستان پر حملہ ہوگا تو الاخوان افغانوں کے شانہ بشانہ لڑے گی۔ انشاء اللہ ! لیکن اس سب کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کی ذمہ داری تھی اور حکومت نے جو فیصلہ کیا حکومت کے لئے وہی صحیح اور درست تھا۔ حکومت کو ایسا ہی فیصلہ کرنا چاہئے تھا جس کے مثبت نتائج سامنے آئے۔ اگر حکومتِ پاکستان بھی تعاون سے انکار کر دیتی تو شاید آج تک جنگ چھڑ چکی ہوتی' بے شمار لوگ شہید ہو چکے ہوتے' بے شمار تباہی ہو چکی ہوتی۔ میں یہ دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ حکومت کے تعاون کے فیصلے نے امریکہ کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ حکومتِ پاکستان سے بھی مشورہ کرے۔ اور اُس مشورے میں جو مشکلات افغانستان پر حملہ کرنے کی صورت میں پیش آ سکتی ہیں یا جس طرح مسلمان متحد ہو سکتے ہیں یا جو تکلیفیں امریکہ کو جھیلنا پڑیں گی وہ تصویر اُسے حکومت تب ہی دکھا سکی جب حکومت نے اُس کے ساتھ تعاون کی بات کی اور میری ذاتی رائے میں امریکہ کو جو جوش چڑھا ہوا تھا بھاگ کر حملہ کرنے کا' اُس کو ٹھنڈا کرنے کے اور بھی اسباب ہوں گے لیکن ایک بڑا سبب حکومتِ پاکستان کا اُسے دوستانہ مشورہ بھی ہے۔ ہمارے ہاں رواج ہو گیا ہے کہ حکومت کوئی بھی ہو اُسے بُرا ہی کہا جائے تو یہ بڑی جوانمردی ہے۔ بھلا کام حکومت کرے یا کوئی دوسرا' بھلا کام بھلا ہوتا ہے اور اچھا اچھا ہوتا ہے۔

میری ذاتی رائے میں ہم جہادی تنظیمیں' دینی' سیاسی تنظیمیں اگر امریکہ سے تعاون کا اعلان کرتیں تو یہ انتہائی غلط ہوتا۔ لیکن حکومت کا حکومتی سطح پر تعاون کا اعلان مسلمانوں کے لئے ایک مثبت اقدام بن گیا۔ جس کے نتیجہ میں امریکہ نے اپنی مشاورت میں پاکستان کو شامل کیا اور حکومت پاکستان اِس قابل ہوئی کہ اُسے دونوں باتیں سمجھائی جا سکیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت کا موقف بھی یہ ہے کہ آپ کے پاس فی الحال ایسی شہادتیں موجود نہیں' آپ ثابت نہیں کر سکے کہ افغان حکومت کا اِس میں ہاتھ ہے یا اُسامہ بن لادن کا اِس میں ہاتھ ہے' اس کے شواہد آپ کے پاس نہیں ہیں۔ جب آپ کے پاس کوئی شہادت نہیں ہے تو ایک آدمی پر چڑھ دوڑنے سے تو امتِ مسلمہ آپ کے خلاف ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ کہ افغانستان کے اندرونی حالات کیا ہیں' شمالی محاذ میں کتنی سکت ہے' امریکہ کو کہاں کہاں قربانیاں دینا پڑیں گی' کیا کیا مشکلات پیش آئیں گی' یہ ساری باتیں حکومتِ پاکستان جو حکومتِ اسلامیہ افغانستان کا پڑوسی بھی ہے اور بھائی بھی ہے مسلمان بھی ہے اِس صورت میں امریکہ کو سمجھا سکا جب اُس نے کہا کہ ہم آپ سے تعاون کریں گے لیکن حکومتِ اسلامیہ کے خلاف تعاون نہیں کریں گے اگر آپ حکومت ہٹانا چاہتے ہیں تو اس میں ہمارا تعاون نہیں ہوگا۔ اگر آپ حکومت سے لڑنا چاہتے ہیں تو اُس میں ہمارا تعاون نہیں ہوگا۔ اگر آپ دہشت گرد پکڑنا چاہتے ہیں تو اُس میں آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ یہ جرم اسامہ بن لادن نے کیا ہے۔ تو اِس ضمن میں حکومت اِس بات کی مستحق ہے کہ اُس کے اِس اقدام کو سراہا بھی جائے اور اُس سے تعاون کیا جائے اِس حد تک کہ وہ حکومتِ افغانیہ سے تعرض نہ کرے۔ امریکہ اگر سمجھتا ہے کہ اُسامہ بن لادن اُس کا مجرم ہے تو وہ ثابت کرے۔ جن شواہد کی بنیاد پر اُسے مجرم ٹھہراتا ہے وہ شواہد دنیا کے سامنے رکھے تو کوئی بھی مسلمان جرم میں اعانت کو تیار نہیں ہوگا۔ لیکن محض اِس جرم میں کہ اسامہ بن لادن جہاد کرتا ہے یا مجاہدین کی مدد کرتا ہے یا وہ ایک اچھا مسلمان ہے محض اِس جرم میں اُسے قتل کرنے کی اجازت امتِ مسلمہ نہیں دے گی۔

ہم نے بہت سے تحفظات اور بہت سے خطرات جو حکومت کے تعاون کے وعدے میں مضمر ہیں وہ بھی پیش کیے۔ مکالموں میں بھی

اگر جنگ ہی مقدر ہے تو دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمان ریاستوں میں یکجائی پیدا فرما دے اور اس اتحاد و اتفاق کو ظلم کی تباہی کا سبب بنا دے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

آ گئے' تقریروں میں بھی آ گئے اور وہ اپنی جگہ موجود ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے کل یوم یکجہتی رکھا تو پورے مُلک میں سے سوائے سکول کے بچوں اور بچیوں کے اور سوائے سکولوں کے سٹاف اُستادوں اور اُستانیوں کے پاکستان ٹیلی ویژن یا امریکہ کے ویسٹ کے جو ذرائع ابلاغ ہیں اُن میں سے کوئی بھی کسی عام شہری کو سڑک پر نہیں دکھا سکا۔ ریڈیو پاکستان کی ٹیم کے ذمہ لگایا گیا' ٹی وی ٹیم کے ذمہ لگایا گیا کہ لوگوں کے تاثرات نوٹ کرو تو میرے خیال میں اُنہیں کسی ایک بندے نے بھی اس کے حق میں تاثرات نوٹ نہیں کرائے۔ اس لئے کہ لوگوں کے جذبات اس وقت بھڑکے ہوئے ہیں کہ امریکہ بلاوجہ خواہ مخواہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی دھمکی کیوں دیتا ہے۔ اور اگر اس سب کے باوجود امریکہ نے ریاستِ اسلامیہ پر حملہ کیا تو پھر غالباً یہ شاہ ولی اللہ کی پیشین گوئی پوری ہونے کا وقت آ جائے گا۔ جو ہزار سال پہلے پیش گوئی اُنہوں نے لکھی تھی اور جس کی ہزار سالہ تاریخ کم وبیش اُس کے ساتھ اتفاق کرتی چلی آ رہی ہے۔ چونکہ اُنہوں نے مجموعی طور پر ذکر کیا اور مجموعی حالات تقریباً ایک ہزار سال سے اُس کے ساتھ مطابقت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ شاید اُس کا آخری حصہ امریکہ حملہ کر کے مکمل کر دے۔ یہ بات طے ہے کہ اگر امریکہ افغانستان پر حملہ کرے گا تو اسلامی ریاستوں کا' مسلمانوں کا' امتِ مسلمہ کا بھلا ہوگا اور امریکہ بکھر کر تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ یہ بڑی واضح بات ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے زیادہ محنت کی ضرورت ہو۔ مسلمانوں پر زد پڑے گی تو یکے بعد دیگرے ہر مُلک کے' ہر قوم کے' ہر دیس کے مسلمان یکجا ہوتے چلے جائیں گے اور مسلمانوں میں آج اسی یکجائی کی کمی ہے۔ دنیا کے معاشی ذرائع مسلمانوں کے پاس ہیں' دنیا کا سب سے بڑا خطہ زمین اگر مسلمان ریاستوں کو اکٹھا کیا جائے تو سب سے بڑی ریاست دنیا میں مسلمانوں کی بنتی ہے۔ بہترین اسباب' بہترین دماغ اور بہترین ٹیلنٹ مسلمانوں کے پاس ہے صرف الگ الگ ہونے کی وجہ سے اپنے اپنے گھر میں مار کھا رہے ہیں' اِس لئے رُسوا ہیں۔ الگ الگ مار کھانے کی بھی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو عملی زندگی میں اسلام سے وہ تعلق نصیب نہیں جو ہونا چاہئے تھا۔ عقیدے اور ایمان کی حد تک ہم مسلمان ہیں' نماز روزے کی حد تک ہم مسلمان ہیں' ارکانِ دین پر عمل کی حد تک ہم مسلمان ہیں لیکن گناہ سے بچنے کے لئے ہم مسلمان نہیں ہوتے۔ ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کرتے وقت' ہمیں اسلام بھول جاتا ہے' اپنی اپنی انا میں گرفتار ہیں اور ایک اللہ کے ماننے والے' ایک کتاب کے ماننے والے' ایک بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے' ایک نبی ﷺ کے امتی اپنے اپنے دائرہ کار میں اور اپنی اپنی ذات میں الگ الگ ہیں۔ اور یہ جو خول ہم نے اپنے اردگرد بنا رکھا ہے اپنی انا کا یا قوتوں کا یا مختلف ممالک نے اپنا اپنا خول الگ بنا رکھا ہے اس کو توڑ کر یکجا کرنے کے لئے بھی ایک ایسی ہی ٹھوکر کی ضرورت ہے جو حکومت امریکہ کے حکومت اسلامیہ پر حملہ کرنے سے ہی ممکن ہے۔ یہ ٹھوکر اس خول کو توڑ دے گی اور یہ حادثہ امت مسلمہ کے اتحاد کا سبب بن جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ بیشتر ممالک کی سرحدیں مٹ جائیں اور ایک مسلمان مُلک بہت بڑا مُلک بن کر اُبھرے۔

حکومتِ پاکستان نے امریکہ سے تعاون کا فیصلہ کیا جب کہ پاکستانی مسلمانوں نے مسلمانوں کا' عالم اسلام کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔

اگر U.S.S.R. بن سکتا ہے اگر U.S.A بن سکتا ہے آخر U.S.S.R. میں بھی تو بے شمار ریاستیں اکٹھی ہو کر ایک روسی سلطنت بن گئی' U.S.A میں بھی بے شمار امریکی ریاستیں اکٹھی ہو کر ایک یونائیٹڈ سٹیٹ بن گئی تو یونائیٹڈ سٹیٹس آف اسلام U.S.I. بھی بن سکتا ہے۔ یہ تقریروں سے نہیں بن سکتا' کسی ایک آدھ آدمی کی کوشش سے نہیں بن سکتا' کسی ایک آدھ جماعت یا تحریک کی کوشش سے نہیں بن سکتا لیکن ہو سکتا ہے کہ اللہ کریم مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی فوجی کارروائی کو مسلمانوں کی

www.naqshbandiaowaisiah.com

ایک بہت بڑی ریاست بنانے کا سبب بنا دے۔

مسلمانوں میں خلافت کی ایک تحریک ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا لیکن خلافت رہے گی۔ اور خلافت کے بعد بادشاہت کا ذکر بھی ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا بھلے لوگ بھی ہوں گے اور ایسے بھی ہوں گے جو اچھے نہیں ہوں گے۔

خلافتِ اسلامیہ خلافتِ راشدہ سے لے کر عثمانی ترکوں کے عہد تک جاری رہی۔ روئے زمین پر بادشاہت میں موروثیت آ گئی' لوگوں نے حکومتیں چھین لیں، قتل و غارت کر کے خلیفہ بے اثر ہو گیا خلافت کمزور ہو گئی لیکن اس کے باوجود خلافتِ راشدہ سے لے کر عثمانی ترکوں تک کسی نہ کسی صورت خلافت قائم رہی اور پوری دنیا میں مسلمانوں کا کوئی نہ کوئی ایک حکمران خلیفہ بھی ہوتا تھا اور جس مُلک میں کوئی حکمران بنتا اُسے خلیفہ سے بھی منظوری لینا پڑتی۔ ایک مرکزیت ایک اجتماعیت مسلمانوں میں موجود تھی جسے ختم کرانے کا بہت سا کام عثمانی ترکوں کے خلاف عرب میں بغاوت کرا کے کرنل لارنس آف عریبیہ نے کیا جو ایک انگریز کرنل تھا۔ عرب میں رہ کر اُس نے عربی سیکھی' عربی لباس پہنا' عرب مسلمان بن کر اُس نے ساری سازش کا تانا بانا بنا۔ یہ تاریخ کا ایک حصہ ہے اور پھر ترکیہ میں بغاوت ہوئی۔ چونکہ اُس وقت حرمین شریفین پر بھی ترکوں کی حکومت تھی سو مکہ مکرمہ میں بغاوت ہوئی' مدینہ منورہ میں ہوئی' شریف مکہ میں بغاوت کی پھر بڑھتے بڑھتے ترک سلطنت تک آ گئی اور سلطان عبدالمجید مرحوم آخری ترک حکمران تھا جو مسلمانوں کا خلیفہ تھا جس کے بعد خلافت ختم ہو گئی۔ اگرچہ اُس وقت دوسرے مسلمان ممالک میں بھی اور برصغیر میں بھی تحریکِ خلافت چلی اور بے شمار کام ہوا اُس پر اور مُلک کے نامور لوگوں نے اُس میں حصہ لیا لیکن خلافت بحال نہ ہو سکی۔ اُس کے بعد

> **ہم نے بھی الاخوان کے پلیٹ فارم سے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اگر افغانستان پر حملہ ہوگا تو الاخوان افغانوں کے شانہ بشانہ لڑے گی۔**

پھر ریاست اسلامیہ افغانستان میں خلافت وقوع پذیر ہوئی اور مسلمانوں کا ایک خلیفہ سربراہ خلافت ہوا جو اللہ کی طرف سے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک ریاست خالص اسلامی ریاست ہے اور اُس کا حکمران نہ کوئی بادشاہ ہے نہ کوئی جمہوری لیڈر بلکہ وہ خلیفہ ہے اور امیر المومنین ہے۔ امیر المومنین کا لفظ جو ہے یہ اپنے اندر بڑی وسعت رکھتا ہے۔ اب مومنین صرف افغانستان میں نہیں بستے' صرف افغانی ہی مومنین نہیں ہیں' ہم بھی مومنین میں شامل ہیں۔ اور دنیا کی ساری ریاستوں میں اور روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک رہنے والے سارے مسلمان مومنین میں شامل ہیں۔ اگر امریکہ ریاست اسلامیہ پر حملہ کر کے اِس خلافت کو پھر مٹانے کی کوشش کرتا ہے تو میری دعا ہے اللہ مسلمانوں کو یہ توفیق دے کہ وہ جہاں بھی ہیں اور جس مُلک میں بھی ہیں خلیفہ اسلام اور امیر المومنین کی بیعت کا اعلان کر دیں تو دنیا کی کوئی حکومت نہ اُنہیں روک سکے گی نہ امریکہ اُنہیں روک سکے گا اور پھر سے خلافت کا احیاء پوری امت پہ اور پوری دنیا پہ ہو جائے گا۔

جنگوں میں تباہی ہوتی ہے' ذرائع اور وسائل تباہ ہوتے ہیں' شہر ملبے کا ڈھیر بن جاتے ہیں' فصلیں جل جاتی ہیں' بندے قتل ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جنگیں جو طاغوتی طاقتیں' غیر مسلم طاقتیں اپنی فرعونیت کے گھمنڈ میں اور اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آ کر لڑتی ہیں نری تباہی ہوتی ہے' اُن میں کوئی مثبت پہلو نہیں ہوتا۔ اسلام جس جہاد کا حکم دیتا ہے اُس میں مثبت پہلو بے شمار ہیں۔ وہ کسی تباہی کی اجازت نہیں دیتا' فصلیں جلانے کی اجازت نہیں دیتا' درخت کاٹنے کی اجازت نہیں دیتا' جو شخص لڑائی میں شریک نہ ہوا سے قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا' عورتوں اور بچوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتا لیکن یہ ساری حدود جہاد میں ہیں' اسلام میں ہیں' غیر مسلم دنیا کے پاس یہ حدود و قیود نہیں ہیں۔ بلکہ امریکہ نے ڈیزرٹ سٹارم میں جو مظالم عراقی

www.naqshbandiaowaisiah.com

مسلمانوں پر ڈھائے یا اسرائیل جو مظالم فلسطینیوں پر ڈھا رہا ہے یا ہندو جو مظالم کشمیر میں ڈھا رہا ہے یہ اِس بات کا ثبوت ہیں کہ اگر کافروں نے جنگ چھیڑی تو جہاں تک اُن کا غلبہ ہوا وہ انتہائی ہولناک اور ظالمانہ جنگ ہوگی اور اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے اُس تباہی کو روکنے کے لئے مسلمانانِ عالم کو واپس اپنی جگہ پر آنا ہوگا' اللہ سے عہدِ غلامی کی تجدید کرنا ہوگی' محمد رسول اللہ ﷺ سے عہدِ غلامی کی تجدید کرنا ہوگی اور ہمیں ثابت کرنا ہوگا کہ ہم اللہ کے بندے اور اللہ کے نبی ﷺ کے اُمتی ہیں۔ کافر اسباب و ذرائع سے جنگ لڑتا ہے لیکن مسلمان کا سب سے بڑا ہتھیار اُس کا ایمان ہے۔ اگر یہ ہتھیار تعلق باللہ کا جو ہے اِس کو درمیان سے نکال دو تو پھر اسباب و ذرائع کافر کے پاس بھی ہوتے ہیں اگر اسباب و ذرائع مسلمان کے پاس بھی ہوں تو پھر جنگ وسائل کی ہوگی جو تگڑا ہوگا وہ جیت جائے گا لیکن جب بات ایمان کی آتی ہے تو مومن کا دِل نورِ ایمان سے منور ہوتا ہے' اُسے اللہ کی تائید اور اللہ کی نصرت حاصل ہوتی ہے اُس کے ساتھ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت ہوتی ہے جس کا مقابلہ دنیوی ہتھیار نہیں کر پاتے اس لئے مسلمان ہمیشہ فاتح ہوتے ہیں۔

حکومت نے جس طرح اپنے امریکی دوستوں کو حملے کی صورت میں تباہی کے اثرات اور نتائج سمجھائے حکومتی وفد نے اسی طرح حکومتِ اسلامیہ افغانستان کو اور امیر المومنین کو بھی یہ حالات سمجھائے کہ جنگ ہوگی تو بڑی تباہی ہوگی اس کے یہ اثرات اور نتائج ہوں گے۔ یہ سب کچھ سن کر امیر المومنین نے انہیں جو جواب دیا مجھے تو بہت اچھا لگا۔ اُنہوں نے ساری تقریر سُننے کے بعد مختصر سا جواب دیا' اُنہوں نے کہا آپ جو کچھ کہتے ہیں یہ ٹھیک ہے لیکن اپنے اپنے تجربے کی بات ہے آپ (پاکستان) نے آج تک جتنی جنگیں لڑی ہیں سب ہاری ہیں' ہم نے آج تک جتنی جنگیں لڑی ہیں ہم نے جیتی

سب سے بڑا دہشت گرد مغرب ہے جس نے انسانی اصول تباہ کر دیئے۔

ہیں۔ ہمارا تجربہ مختلف ہے آپ کا تجربہ مختلف ہے۔ آپ جو بات کرتے ہیں وہ آپ کے حوالے سے ٹھیک ہے ہمارے حوالے سے ٹھیک نہیں ہے اِس لئے آپ ہمیں ہمارے حال پر رہنے دیں' اِس کو بھی جھیل لیں گے' اِس کو بھی بُھگت لیں گے اور انشاء اللہ اِس کو بھی جیتیں گے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

الاخوان کا وفد دو سال پہلے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا ملاقات کی اجازت چاہی ان کے وزیرِ داخلہ نے بتایا کہ امیر المومنین کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے' بیمار ہیں' آپ کچھ دیر انتظار کر لیں' دو دِن چار دِن مہمان خانے میں ٹھہر جائیں تو چونکہ ہمارے وفد کے سربراہ بھی کرنل قیوم تھے اور یہ بھی اپنے مزاج کے آدمی ہیں' اُنہوں نے کہا جی ہمیں تو امیر المومنین سے کچھ لینا دینا نہیں ہے ہم تو احیائے خلافت کی مبارک دینے اور اپنی تائید دینے آئے ہیں تو اگر امیر صاحب ملنا چاہتے ہیں تو ہم حاضر ہیں نہیں ملنا چاہتے تو ہم تو آج واپس چلے جائیں گے' وزیرِ داخلہ نے پھر جا کر امیر المومنین سے گزارش کی تو اُنہوں نے اندر بلا لیا۔ اب یہ وفد بتاتا ہے کہ امیر المومنین کو بخار تھا' عام سادہ کپڑے اور ایک چادر اوپر لی ہوئی تھی اور وہ بھی نیم میلے سے کپڑے تھے۔ ایک کھردری سی چٹائی بچھی ہوئی تھی جس پر امیر المومنین تشریف فرما تھے قہوے کا کپ تھا اور سوکھے رس اُس قہوے کے کپ میں ڈبو کر امیر المومنین کھا رہے تھے۔ جب ہم گئے تو ایک ایک کپ قہوے کا ہمیں بھی مِل گیا۔ جس مُلک کا امیر سلطان یا بادشاہ یا صدر آپ جو کہیں اِس طرح گزارا کر سکتا ہے' جس مُلک کے لوگ افلاس کی سرحدوں کو چُھو سکتے ہیں' اپنے جگر گوشوں کی لاشیں اُٹھا سکتے ہیں تاریخ میں آج تک دنیا کی کوئی قوم اُنہیں جھکا نہیں سکی۔ وہ لوگ جو برستے گولوں میں با جماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور میدانِ جنگ کی برستی آگ کے شعلوں میں روزہ رکھتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا کے کسی بنک کا' دنیا کے

کسی مُلک کا ایک پیسہ اُدھار نہیں دینا' وہ لوگ جو پھٹا ہوا لباس پہنتے ہیں لیکن انگریز اور امریکہ کی اُترن نہیں پہنتے' وہ جو روکھی سوکھی کھاتے ہیں لیکن امریکہ اور مغرب کی دی ہوئی ڈبل روٹیاں نہیں کھاتے' اُنہیں جھکانا آسان نہیں ہے۔ حکومت کے اقدامات اپنی جگہ اور میں نے حکومت کی آج تو شاید بڑے عرصے بعد کسی حکومت کے کسی کام کو سراہا ہے اس لئے کہ اتفاقاً ان سے ایک اچھا کام ہو گیا شاید ہو سکتا ہے انہوں نے دیانت داری سے کیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈرتے ڈرتے کیا ہو اور اُس کے نتائج مثبت نکل آئے ہوں۔ لیکن اگر ڈرتے ہوئے بھی کیا ہے تو میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ اِن کا یہ کام قبول کرلے کم از کم جنگ کو موخر کرنے میں تو ایک کردار انہوں نے ادا کیا ہے۔ رہا مُلک اور مُلکی وسائل تو وہ سارا حکومت کے پاس نہیں ہے۔ مُلک ہم' مُلکی وسائل ہم ہیں' ہم انشاء اللہ افغانوں کے ہم رکاب جانوں کا نذرانہ دیں گے' یہ حکومت کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ حکومت کے سوچنے کا کام بھی نہیں ہے۔ جس مُلک کی چودہ کروڑ آبادی میں سے حکومت یوم یکجہتی پر سوائے سکول کے بچوں کے کسی کو نکال نہیں سکی اُس میں حکومت کا ساتھ دینے والا کون ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بھی اُس نظم وضبط کی ضرورت ہے جو اسلام سکھاتا ہے' اُس جذبہ ایثار کی ضرورت ہے جو صحابہ کرام رضوانہ اللہ تعالےٰ علیھم اجمعین کی سیرت طیبہ میں اور مقدس زندگیوں میں ملتا ہے' جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات گرامی میں ملتا ہے' اُس اخوت اور بھائی چارے کی ضرورت ہے جو نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے مدینہ منورہ میں قائم کروایا تھا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اگر اللہ دنیا کو جنگ کی ہولناکی سے بچائے تو یہ بہت اچھی بات ہے' اس کے لئے دعا کریں اور اگر جنگ ہی مقدر ہے تو مسلمانوں کو یکجا کردے' اتفاق واتحاد دے اور اِسے کفر کی اور ظلم کی تباہی کا سبب بنادے۔

اسرائیل کی خفیہ ایجنسی "موساد" اور انڈیا کی خفیہ ایجنسی "را" چاہتی ہے کہ امریکہ کو مسلمانوں سے لڑا دیا جائے۔

آج جو لوگ چند افراد کے مرنے کو دہشت گردی کہتے ہیں انہوں نے سارے انسانی اصول تہہ تیغ کردیئے کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے۔ مغرب نے جو بغیر باپ کے بچوں کو رواج دیا یہ دہشت گردی نہیں ہے' انسانیت کا قتل نہیں ہے' مغرب نے جو مردوں کی مردوں سے شادیوں کا قانون بنایا یہ دہشت گردی اور انسانیت کا قتل نہیں ہے' مغرب نے جو شراب کو رواج دیا یہ انسانیت کا قتل نہیں ہے' مغرب نے جو سودی نظام رائج کیا کیا یہ قتل نہیں ہے۔ کیا قتل صرف بندوق یا تلوار سے ہی ہوتا ہے؟ انسان کے قتل سے انسانیت کے اُصولوں کا قتل زیادہ بڑا جرم ہے۔ انسانوں کو حیوان نما زندگی پہ مجبور کر دینا یہ سب سے بڑی دہشت گردی ہے اور امریکہ بہادر اِس دہشت گردی کا امام ہے۔ سب سے بڑا دہشت گرد مغرب ہے جس نے انسانی اصول تباہ کردیئے۔ افراد مارے جاتے ہیں' افراد پیدا ہو جاتے ہیں لیکن جب اُصول تباہ ہو جاتے ہیں تو اصولوں کو دوبارہ زندہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بندوں کا قتل بھی دہشت گردی ہے لیکن انسانیت کے اُصولوں کا قتل اُس سے بڑی دہشت گردی ہے' جس نے انسانوں کی نسلیں تباہ کردی ہیں۔ اور صدیوں سے اُن میں بسنے والے انسانوں کو حیوانیت سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور کردیا ہے اِس سے بڑی دہشت گردی اور کیا ہوگی۔ اِس دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے نور ایمان اور اتباع محمد رسول اللہ ﷺ کی ضرورت ہے۔ اخلاص کی ضرورت ہے اور اب ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے عہد غلامی کی تجدید کریں اور آقائے نامدار ﷺ سے جو عہد ہم کلمہ پڑھ کر کرتے ہیں وہ وفا کرجائیں تاکہ ہماری زندگی بھی رحمت کا سبب ہو اور ہماری موت ہمارے لئے بھی اور بچ جانے والوں کے لئے بھی اللہ کی بخشش اور رحمت کا سبب بن جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

نفاذِ اسلام کیونکر ممکن ہے

اسلام کے علاوہ ہماری کوئی منزل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی آرزو نہیں ہے لیکن ہم بھی آپ ہی میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ اگر کچھ دیندار ہیں تو کچھ دوسری جماعتوں کے ساتھ بھی ہیں۔ اب یہ سوچنا علمائے حق کا کام ہے کہ کیا وہ موجودہ نظام میں ایم این اے کی کرسی لے کر خوش ہیں یا ان اللہ کے بندوں پر اللہ کا دین نافذ کرنے کے آرزومند بھی ہیں۔ اگر ہم اس میں مخلص ہیں تو ہمیں یکجا ہونا چاہئے تاکہ تمام وہ لوگ جن کی آرزو اسلام ہے وہ ہمارے ساتھ اکٹھے ہو جائیں۔ اگر یہ آج ہو جائے تو اسلام کل نافذ ہو سکتا ہے۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان، منارہ 7-9-2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ○

(التین ٦-٥)

الحمدللہ وطنِ عزیز میں تعمیرِ وطن سے لے کر آج تک بہت سی تحریکیں چل رہی ہیں بہت سا کام ہو رہا ہے مقصد سب کا نفاذِ اسلام ہے۔ وطن میں دو ہی طرح کے لوگ ہیں ایک وہ طبقہ جس کا مقصد صرف حکومت کرنا ہے، جن کی ساری کوشش حصولِ اقتدار کے لئے ہوتی ہے اور جب اقتدار میں آتے ہیں تو خوب لوٹتے ہیں لوگوں کو اور سارا سرمایہ باہر کے ممالک میں منتقل کر دیتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ اُن کے عہد میں لوگوں پہ تنگی رہتی ہے وہ جب چلے بھی جاتے ہیں تو مُلکی معیشت سنبھل نہیں پاتی اس لئے کہ اُس کی رگوں میں دوڑنے والا خون نچوڑ کر وہ لوگ دوسرے ممالک میں لے جا چکے ہوتے ہیں۔ میرے آج کے مخاطب وہ سیاست دان نہیں ہیں جو محض لُوٹ مار کے لئے اور فرعون کی طرح لوگوں پر مسلط ہونے کے لئے اقتدار کی کوشش میں رہتے ہیں میرا آج کا موضوع وہ احباب ہیں جو وطنِ عزیز میں نفاذِ اسلام کے لئے کوشاں ہیں۔

ارشادِ باری تعالےٰ ہے :۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ انسان کو ہم نے بہت خوبصورت اندازوں سے سجا کر بنایا ہے یعنی ہر چیز جہاں ہے وہیں ہونی چاہئے تھی۔ اب اگر ایک آنکھ آگے ایک پیچھے ہوتی، ایک کان سر پر ایک پاؤں میں ہوتا، جانوروں کی طرح لمبے لمبے کان ہوتے، اعضائے انسانی کا تناسب آپ دیکھ لیں کہ بازو اندازے سے لمبے ہوتے یا ٹانگیں چھوٹی ہوتیں بن مانس کی طرح۔ لیکن قدرت نے ایسا سنوارا ہے کہ بندوں کے قد مختلف ہیں تو ہر عضوِ انسان اُس کا گھٹنا ہے، ٹخنہ ہے، بازو ہے، کان ہے، آنکھ اور ناک ہے اُس کے قد کے اندازے کے مطابق موزوں اور مناسب ہے۔ کبھی پیچھے جتنا سَر ہو جاتا تو بندے سے سر ہی نہ سنبھالا جا سکتا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ یعنی انسان کو ہم نے بہت خوبصورت اندازے سے بنایا ہے۔ اَب اگر وہ اُس خوبصورت انداز میں زندگی بھی بسر کرتا ہے تو یہی انسانی کمال ہے۔ زندگی بسر کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے، انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے، کتابیں نازل فرمائیں۔ لیکن جب وہ اُس راستے سے ہٹتا ہے تو حالانکہ اُس کا بدن، اُس کی فکر، اُس کی عقل، اُس کا شعور، اُس کی سمع، اُس کی بصارت ہر چیز متناسب رہتی ہے لیکن جب وہ زندگی بے ہنگم انداز میں گزارنا چاہتا ہے کسی ناپ تول میں نہیں رہنا چاہتا آوارگی خود پسندی اور اپنی مرضی سے گزارنا چاہتا ہے تو وجود تو انسانی رہتا ہے لیکن وہ ذلیل ترین جانوروں کی طرح بدل جاتا ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ o تو جب وہ بے ہنگم انداز میں زندگی گزارنا چاہتا ہے۔تو وجود اور شکل انسانی رہ جاتی ہے کردار گھٹیا ترین حیوانوں جیسا ہو جاتا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جن کو اللہ پہ ایمان ہو‘ ضروریاتِ دین پہ اعتماد ہو‘ جن کے دِل میں عشقِ پیامبر ﷺ ہو‘ جنھیں آخرت کا یقین ہو۔ جو صالح عمل کرنے والے لوگ ہوں۔فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ o اُن کو جو اُجر کے لئے خوشی کا سبب ہوتی ہے‘ آخرت بھی اُن کے لئے باعثِ مسرت ہوتی ہے۔ اِسی لئے ایک ولی اللہ کا قول ہے :۔

"الموت جسر" یوصل الحبیب الی الحبیب" موت تو پُل ہے جو عبور کر کے دوست دوست سے جا ملتا ہے۔اَب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ نفاذِ اِسلام کا سلیقہ ہے کیا۔

ہمارے لئے دنیا میں صرف ایک مثال ہے اور وہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ۔تمام انبیاء علیھم السلام پہ ہم ایمان رکھتے ہیں‘ جتنے نبی اللہ نے مبعوث فرمائے برحق ہیں لیکن ہمیں اتباع کرنا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا۔آپ ﷺ نے اسلامی ریاست کیسے بنائی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ تیرہ برس اِس بات پہ کام کیا گیا کہ ایسے لوگ تیار کئے جائیں جو اسلامی ریاست چاہتے ہوں۔ مکی حیاتِ طیبہ جو ہے آقائے نامدار ﷺ کی وہ اُن لوگوں کو پیدا کرنے میں صرف ہوئی۔ تیرہ برس لگے کہ کچھ ایسے لوگ پیدا کئے جائیں جو دینِ برحق چاہتے ہوں‘ جو زندگی کو اِسلام کے مطابق ڈھالنے پہ رضامند ہوں‘ متفق ہوں‘ خواہش مند ہوں۔ رضامند اور متفق سے بڑھ کر اِسلام اُن کی آرزو بن جائے پھر اُن لوگوں کو ایک بستی میں یکجا کیا گیا مدینہ منورہ میں۔ گو اُس کے کیا اسباب بنے۔ عالم اسباب ہے اللہ اُس میں کیا کیا سبب بناتا ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہجرت فرما رہے تھے تو آپ ﷺ کو عشق کی حد تک لگاؤ

بڑے ہی کم خوش نصیب ہوں گے جو مولوی بھی ہوں اور اُن میں تبدیلی بھی آئے۔

تھا بیت اللہ شریف سے اور قلبِ اطہر ﷺ پہ ملال تھا کہ عجیب بات ہے چلو ہم اِس شہر میں تھے تو تکلیف تھی ایذا تھا لیکن بیت اللہ کے پاس تو تھے۔ ہجرت کرنی پڑ گئی تو اُسی وقت وحی الٰہی نازل ہوئی جو آج بھی قرآن میں موجود ہے کہ ہم آپ ﷺ کو یہ شہر لوٹا دیں گے‘ یہ آپ ﷺ ہی کے پاس ہوگا۔مُشرکین مکہ ممکن ہے بہت خوش ہوں کہ ہمارے لئے یہ مصیبت بنی ہوئی تھی ٹل گئی لیکن نتائج دیکھئے اگر حضور ﷺ ہجرت نہ فرماتے‘ گنبد خضراء بھی مکہ مکرمہ میں ہوتا تو آج مکے کا ثانی کون تھا۔

کائنات میں جب فضائل یہ بات ہوتی ہے تو تمام علمائے حق اس بات پہ متفق ہیں کہ روئے زمین سے وہ جگہ افضل ہے جہاں بیت اللہ شریف ہے یہ وہ نقطہ ہے جس سے اللہ نے زمین کا فرش پھیلایا اور یہ وہ نقطہ ہے جو اُس نے اپنی ذات کے لئے مختص کر کے قبلہ بنا دیا اور یہ وہ نقطہ ہے جہاں ہمہ وقت تجلیاتِ ذاتی متوجہ رہتی ہیں لہٰذا یہ روئے زمین کے ہر مقدس مقام سے تقدس میں بزرگی میں اپنی حیثیت میں اپنے اجر میں افضل ترین مقام ہے لیکن وہ جگہ جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں اور وہ خاکِ اقدس جو وجود اطہر ﷺ سے مَس ہو رہی ہے وہ بیت اللہ سے افضل ہے۔ آج حج پورا نہیں ہوتا جب تک آپ سارے ارکان حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ حاضری نہیں دیتے۔ارشاد ہے کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی روضہ اطہر ﷺ پہ نہیں آیا مسجد نبوی ﷺ میں نہیں آیا فرمایا۔ فَقَدْ ظَلَمَنِىْ اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ہمارے یہاں ایک مولانا ہوتے تھے وصال ہو چکا ہے اُن کا۔ وہ اِسی علاقے سے حج پر گئے اور اُنہیں کوئی زیادہ ہی توحید کا جذبہ تھا بیت اللہ شریف سے حج کر کے سارے ارکان ادا کر کے واپس آ گئے مدینہ منورہ نہیں گئے۔ جب یہاں آئے تو دوستوں نے یہ حدیثِ پاک اُن کے سامنے رکھی اور وہ دوبارہ گئے کہ مجھے یہ علم نہیں تھا دوبارہ حج کر کے مدینہ منورہ حاضری دے کے واپس آئے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

مکّے والوں کی خوشی کتنی فضول تھی کہ مکّہ بھی حضور ﷺ کے ہاتھوں فتح ہو گیا بیت اللہ سے بت بھی نکل گئے اور وہ عظمت جو نبی ﷺ کے دم قدم سے تھی اُس سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ یہ فیصلے لمحوں کے فیصلے ہوتے ہیں اور صدیاں بھگتتی ہیں۔ فیصلہ تو لمحوں میں کیا جاتا ہے لیکن نتائج صدیاں بھگتتی ہیں۔

تو طریقہ ریاست اسلامی کے بنانے کا جو ہے وہ وہی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم فرمایا کہ پہلے ایسے افراد پیدا کئے جائیں جو آرزومند ہوں کہ ہمیں انسانوں کی طرح جینا ہے' جس طرح اللہ نے احسنِ تقویم میں پیدا فرمایا ہے ہمیں واپس اسفل السافلین میں شامل نہیں ہونا۔ ترقی یافتہ دنیا جو آج اسلام سے خائف ہے اُن کا مسئلہ یہی ہے کہ وہ واپس حیوانیت میں پہنچ چکے ہیں۔ کوئی نہ کسی کی ماں ہے نہ بہن ہے نہ باپ ہے نہ بیٹا ہے جانوروں کی طرح زندگی ہے' نہ حلال ہے نہ حرام ہے' نہ پاک ہے نہ ناپاک ہے' جو ملا کھا لیا جہاں ملا وہاں جنسی ضرورت پوری کر لی' سو گئے اُٹھ گئے چلے گئے۔

تو سلیقہ اور طریقہ یہ ہے اُن لوگوں کو پھر یکجا کیا جائے' اُن لوگوں کا ایک طبقہ استوار کیا جائے جو یک جان ہو جائیں۔ پھر بڑے سے بڑا طوفان جو اُن سے ٹکرائے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا الگ الگ دعویٰ تو سب کو نفاذِ اسلام کا ہے حالانکہ اسلام ایک ہے' اللہ ایک ہے' رسول ﷺ ایک ہے' بیت اللہ ایک ہے' کتاب ایک ہے' عقائد بنیادی ایک ہیں۔ چھوٹے چھوٹے فروعی اختلافات خود عہد نبوی ﷺ میں بھی تھے۔ تشریحات اور وضاحتیں جو احکام کی ہوتی ہیں' اصول ایک ہے۔ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے پھر اُس کے بعد آمین کہا جائے گا۔ اب کوئی کہتا ہے دِل میں کہنا ہے' دوسرا کہتا ہے نہیں بلند آواز سے کہنا ہے' یہ فروعی اختلاف ہے۔ اِس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آمین پہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کوئی رفع یدین ہر تکبیر پہ نہیں کرتے' پہلی تکبیر پہ وہ بھی کرتے ہیں' نیت کرتے وقت تو کرتے ہیں' ایک دفعہ تو ہو گیا۔ دوسرے نے ہر تکبیر پہ کر لیا تو رفع یدین پر اصولی طور پر تو سارے متفق ہیں۔ سارے کرتے ہیں جو نہیں کرتے وہ بھی ایک بار تو کرتے ہیں۔ تو یہ تشریحات ہیں جنہیں فروعات کہتے ہیں۔ فروعی اختلاف صحابہ میں بھی تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ اختلاف جو ہے یہ برکت ہے کہ ایک حکم کے جتنے پہلو ہیں سب پر عمل ہو جاتا ہے۔ کسی نے ایک پر عمل کر لیا' کسی نے دوسرے پر کر لیا' کسی نے تیسرے پر کر لیا۔ یہی حضور ﷺ نے فرمایا اور اسی لئے اکابرین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جو اختلاف تھے اُنہیں مشاجرات صحابہ کہا جاتا ہے۔ مشاجرہ شجر سے مشتق ہے جس طرح درخت کی ٹہنیاں ایک دوسرے میں اُلجھ جاتی ہیں تو نتیجہ کیا ہوتا ہے سایہ گھنا ہو جاتا ہے' جب درخت کے پتے اور ٹہنیاں ایک دوسرے سے اُلجھتے ہیں تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سایہ گھنا ہو جاتا ہے تو جو صحابہ میں یہ اختلافات تھے فروعات کے اُنہیں مشاجرات صحابہ کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے اللہ کی رحمتیں اور سایہ بڑھا دیا اُن کے اختلافات نے کہ ہر پہلو جو تھا کسی بھی حکم کا اُس کے سارے پہلوؤں پر عمل ہو گیا۔ لہٰذا میری مخاطب وہ قوتیں ہیں جو نفاذِ دین کے لئے کوشاں ہیں وہ اگر اِس گزارش پہ غور فرمائیں تو ہر جماعت کے ساتھ کتنے کتنے جاں نثار ہیں۔ ایک آدمی کہہ دیتا ہے جی فلاں کو گولی مار دو وہ جا کر گولی مار آتا ہے' پھر مقدمہ بھگتتے ہیں پھر سزائے موت ہوتی ہے' پھر پھانسی پہ جھول جاتے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو گا کہ دینی قوتیں کہتی ہیں جی کشمیر میں جا کر لڑو اور لوگ جاتے ہیں اور لڑتے ہیں اور اُن کی میتیں بھی واپس نہیں آتیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ عام آدمی عام مسلمان جو ہے وہ کسی نہ کسی جماعت سے وابستہ ہو کر اپنا سب کچھ نچھاور کر رہا ہے اور ایسے لوگوں کی اکثریت ہے۔ ایسے بھی بے شمار لوگ ہیں جو کروڑوں روپے کا سرمایہ سالانہ دینی جماعتوں کو چندے کے طور پر دیتے ہیں۔ محنت سے کماتے ہیں' مشکل سے کماتے ہیں' مشقت سے کماتے ہیں' اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے لئے محل نہیں بناتے' اپنا سرمایہ دینی جماعتوں کے سپرد کرتے ہیں۔ یہ لوگ جو جانیں دے رہے ہیں' یہ لوگ جو مال دے رہے ہیں کیا اِن کا حق نہیں بنتا کہ اِن کو یکجا کیا جائے' کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ سب مہاجر بنیں پھر ریاست بنے گی۔ ہجرت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک شہر چھوڑ کر دوسرے شہر چلے جاؤ تو وہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

جسمانی ہجرت ہے فکری اعتبار سے بھی ہجرت کرنا پڑے گی۔ہم جو الگ الگ سوچ رہے ہیں نفاذِ اسلام کے لئے' یہاں سے ہمیں ہجرت کرنا پڑے گی کسی ایک شہر میں جو مدینہ بن جائے ہمارے لئے جہاں ساری سوچیں جمع ہو جائیں اور ایک متحدہ سوچ سامنے آئے۔میں بھی دانشور ہوں دوسرے علماء بھی دانشور ہیں ہم اپنی اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو میں سمجھ رہا ہوں کوئی بھی نہیں سمجھتا۔لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید ہم خود کچھ بھی نہیں سمجھتے اگر ہم اہل دانش ہوتے تو دانش کا تقاضا اتحاد ہے' علیحدگی نہیں۔دانش کا تقاضا اتباعِ سنت ہے۔ میں اکثر کہہ دیا کرتا ہوں کہ نفاذِ اسلام کی راہ میں علماء رکاوٹ ہیں' معاذ اللہ' اس سے علماء کی توہین مراد نہیں ہوتی' جس پر دوست اور احباب مجھ سے خفا ہوتے ہیں۔میری مراد یہ ہوتی ہے کہ جب علماءِ حق ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہو سکتے تو کیا الگ الگ ہم نفاذِ اسلام کی راہ میں رکاوٹ کا سبب نہیں بنیں ہوئے' ہماری جب کوششیں الگ الگ ہوتی ہیں۔لوگوں کی رائے اپنی جگہ' بات کرنے والوں کے ریمارکس اپنی جگہ' ہر بندہ آزاد ہے رائے رکھنے میں بھی' بات کرنے میں بھی لیکن پاکستان کی تاریخ پر آپ نظر ڈال لیں سب سے کم عمر جماعت الاخوان ہے۔اور الاخوان نے آج تک کسی سے چندہ نہیں مانگا انشاء اللہ العزیز کبھی مانگنے کی نوبت بھی نہیں آئیگی۔ہم لوگ مزدوری کرتے ہیں اور اپنے سرمائے میں سے صرف کرتے ہیں اور ہم مکلف بھی اُسی کے ہیں۔دوسروں کا مال لے کر خرچ کرنے کے ہم مکلف ہی نہیں ہیں۔لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا جو وہ کر سکتا ہے اُس کا مکلّف ہے جو نہیں کر سکتا اُس کا مکلّف ہی نہیں ہے پھر کسی سے مانگا کیوں جائے۔اَب جو جگہ جگہ آپ گزرتے ہیں لوگ صندوق لے کے مسجد بنانے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اپنے فضائل میں میرے لئے اللہ

میں آج بھی ایک
ہری مرچ توڑ کر
تنور کی سوکھی
روٹی کھا کر لسی
پی لیتا ہوں۔

نے زمین کو دو فضیلتیں دیں' ساری زمین کو مسجد بنا دیا اور مٹی کو پاک کرنے کی خصوصیت دے دی۔ حالانکہ پانی دھو کر پاک کرتا تھا لیکن اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لو۔حضور ﷺ فرماتے ہیں پانی سے جلد پاک ہوتی ہے تیمم سے ہڈیاں اور ہڈیوں کا گودا تک پاک ہو جاتا ہے۔تو جب ساری زمین مسجد ہے تو مسجد بنانی ہے تو ہمت کرو اپنے پیسے سے بناؤ' نہیں بنا سکتے تو ایک تھڑا بنا کر اُس پر جماعت کھڑی کر لو بھیگو بارش میں لیکن کسی کے سامنے کیوں دستِ سوال دراز کرتے ہو۔ مسجد بنانے کے لئے چندہ کیوں مانگتے ہو۔کس نے تمہیں مکلف کیا ہے کہ چندہ جمع کرو اور مسجد بناؤ۔اِس کا کیا شرعی جواز ہے جبکہ شرعاً ساری زمین مسجد ہے جہاں آپ نماز پڑھنا چاہیں پڑھیں' نمازی کوئی نہیں بناتا مسجدیں بناتے ہیں۔یہ ساری وہ باتیں ہیں جن کا ہمیں ٹھنڈے دِل سے تجزیہ کرنا ہوگا اِن پر غور کرنا ہوگا اِن کو دیکھنا ہوگا۔

ہمارے اپنے ایک عزیز ہیں مولانا' جماعت کے پُرانے ساتھی بھی ہیں لیکن بڑے ہی کم خوش نصیب ہوں گے جو مولوی بھی ہوں اور اُن میں تبدیلی بھی آئے۔یہ کوئی عجیب بات ہے۔ایک دفعہ جو مولوی بن جاتا ہے جو کچھ بن جاتا ہے بس وہ سالڈ ہو جاتا ہے۔یہاں سے قریب ہی ایک شہر ہے میں گیا وہاں' مجھے ساتھ لے گئے پھر اپنے بیٹے کا گھر دکھایا جو کچے دو کوٹھوں کا سا گھر تھا' اُس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ مسجد کا ایک چھوٹا سا حجرہ تھوڑا سا صحن۔ فرمانے لگے اِس کی میں نے شادی کر دی ہے یہ اِسے گھر بنا دیا ہے یہ مسجد بنا دی ہے پانچ چھ طالب علم بھی دیئے ہیں آگے اِس کی ہمت ہے۔جس طرح کوئی زمیندار زمین بانٹ دیتا ہے' جس طرح ایک کارخانہ دار ایک کارخانہ بانٹ دیتا ہے' دکاندار بچے کو دکان ڈال دیتا ہے' ہم نے تو مساجد اور مدارس کو بچوں کی وراثت بنا لیا۔اور پیشہ وارانہ طور پر اِس کی شادی بھی کر دی یہ دیکھ لو دو کوٹھے بھی بنا دیئے مسجد بنا دی پانچ چھ طالب علم بھی دے دیئے اب کمائی کرنا اِس کا کام ہے۔کیا یہ دین ہے؟ یہ دین نہیں ہے۔یہی

www.naqshbandiaowaisiah.com

رکاوٹ ہے نفاذِ دین میں۔ یہ کردار جو ہے یہ نفاذِ دین میں رکاوٹ ہے۔

اب اگر دینی جماعتیں یا دین دار طبقہ یکجا ہو جائے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کتنی مخلوق ہو گی۔ میری ذاتی رائے میں پاکستان کے آدھے سے زیادہ لوگ یکجا ہو جائیں گے۔ اگر کم بھی ہوئے تو ساٹھ ستر فیصد سے زیادہ ہوں گے۔ آپ نے دیکھا الیکشن میں پندرہ فیصد ٹرن اوور آیا تھا جس میں مسلم لیگ بھی جیتی تھی، پیپلز پارٹی بھی جیتی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پچاس فیصد لوگ وہ ہیں جو دین چاہتے ہیں۔ کچھ میرے ساتھ منسلک ہیں، کچھ جماعت اسلامی سے منسلک ہیں، کچھ جمعیت العلماء سے منسلک ہیں، کچھ کسی دوسری جماعت سے، تیسری سے یعنی دینی جماعتوں سے منسلک ہیں۔ اب اگر یہ دینی اکابرین ایک پلیٹ فارم پر آ جائیں اور ان کے ساتھ وہ لوگ بھی ہوں جو چاہتے ہوں مُلک میں اسلام نافذ ہو تو اُسے کون روک سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے لگ بھگ تین ہزار کی جمعیت مدینہ منورہ میں جمع فرمائی مدینہ منورہ کی ساری آبادی جو تھی خواتین اور بچے ملا کر وہ تین ساڑھے تین ہزار بنتی تھی جس میں فتح خیبر کے لئے ساڑھے چودہ سو لوگ نکلے بدر کے لئے تین سو تیرہ نکلے، اُحد کے لئے ساتھ ساڑھے سات سو کے قریب تعداد تھی، چونکہ ساڑھے تین ہزار تو کل آبادی تھی جس میں بزرگ بھی تھے، بچے بھی تھے، خواتین بھی تھیں اور پوری دنیا پہ کفر مسلط تھا اور ساڑھے تین ہزار جن میں سے ڈیڑھ ہزار آپ الگ کر لیں تو لڑے گا تو ڈیڑھ ہزار بندہ۔ کیا ڈیڑھ ہزار بندہ پوری دنیا کا جگر چیر کر اسلام نافذ کر دے گا۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ لیکن ایسا ہوا۔ یہ حقیقت ہے کہ جب لوگ ایسے یکجا ہو جاتے ہیں جن کی آرزو راہ حق ہوتی ہے تو راہیں پیدا کرنا اُس کا کام ہوتا ہے۔ وہ ایک ہزار کے لشکر جرار کو شکست سے دوچار کر دیتا ہے اور تین سو تیرہ کو فتح دلا دیتا ہے، وہ قادر ہے۔ قیصر و کسریٰ کو اُڑا دیتا ہے، بڑی بڑی طاقتوں کو نیچا دکھا دیتا ہے اور خانہ بدوشوں کو حکمران بنا دیتا ہے۔ لیکن طریقہ یہ ہے۔ اب لوگوں نے اپنے لئے دوسرا طریقہ پسند کیا۔

نئی حکومت نے نیا نظام پیش کیا کہ جی! ناظم ہوں گے۔ تحصیل کے ناظم ہوں گے، ضلع کے ہوں گے، یہ ہو گا، وہ ہو گا، غالباً میرے بے شمار خطبات ہیں اس پر کہ لوگو! نئے جھانسے میں نہ آؤ اگر نظام ہی بدلنا ہے تو اِس بات پہ اَڑ جاؤ کہ ہمیں اسلام دو، کسی نے نہیں سُنی۔ لوگ اس طرف گئے تھے کہ شاید اس نظام میں بڑا فائدہ ہو گا، اَب وہ سوچ رہے ہیں کہ یونین کونسل چلانے کے لئے بکریوں پہ ٹیکس لگایا جائے، بھیڑوں پہ ٹیکس لگایا جائے۔ پانچ روپے بھیڑ بکری ہو، دس روپے گائے بیل ہو، بیس روپے بھینس ہو۔ لگ پتہ جائے گا جب ٹیکس دینے پڑیں گے۔ یعنی جو آپ نے کیا وہ آپ کو بھگتنا چاہئے، جس طرف آپ بھاگے تھے وہ آپ کو بھگتنا ہے۔ اگر آپ اسلام کی پناہ میں آتے تو اُس سرمائے پہ جو سال بھر آپ کے پاس فارغ پڑا رہا آپ کو ڈھائی فیصد دینا پڑتا جس گھر میں رہتے ہیں وہ ٹیکس فری ہوتا جو چیزیں استعمال کرتے ہیں وہ ٹیکس فری ہوتیں۔ مال اور مویشیوں کی مقررہ زکوٰۃ تھی کہ بیس بکریوں میں سے اتنی، اونٹوں میں سے اتنی اِس طرح گائے بیل میں سے اتنی، اِس طرح زکوٰۃ کسی پر بوجھ نہ بنتی اور پورے ملک کا معاشی نظام بھی اس سے چل جاتا۔ لیکن لوگوں نے دینی جماعتوں نے رَٹے رَٹائے، اعلان کیا ہمارے اتنے ناظم ہو گئے ہمارے اتنے ضلعی ناظم ہو گئے، فلاں ہو گیا، آپ نے کیا تیر مار لیا، پھر ضلعی ناظم بنا کر پھر مفلوک الحال اور غریب اور مفلس۔

میں اس حکومت سے ایک معاملے میں بہت خوش ہوں کہ ڈیڑھ سو سالہ ایک غلامانہ نظام جو چلا آ رہا تھا وہ تو انہوں نے توڑ دیا، آج تک تو کسی سے یہ ٹوٹا بھی نہ تھا۔ اب اسلامی نظام بنانا تو میرے خیال میں عام آدمی کی خواہشات اور آرزوؤں میں ہے جو وہ چاہے گا اللہ کریم ایسا دے دے گا۔ آج بھی اگر ہماری دینی جماعتیں، دینی مدارس کے حضرات، دین کے دعوے دار، میرے جیسے آج بھی یکجا ہو جائیں تو اَسی فیصد سے زیادہ لوگ تو اُن کے پیچھے کھڑے ہوں تو جو نظام وہ چاہیں گے وہی آئے گا اور اللہ وہی دے گا، ایسے اسباب پیدا کر دے گا کو وہ دے دے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کو تقسیم در تقسیم کرکے اسی طرح مرواتے رہے تو وہ ایسا غیور ہے کہ بن مانگے اسلام جیسی نعمت سے نہیں نوازے گا۔ جو محنت کریں گے وہ اپنا اَجر پائیں گے۔

الاخوان کی عمر کم ہے اس نے چندے نہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

مانگے۔ لیکن یہ الاخوان ہی کی کاوش ہے الحمدللہ کہ حکومت کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ہمارا معاشی نظام غلط ہے اور یہ بلا سودی ہونا چاہئے۔ گزشتہ پچاس برسوں میں کسی بڑی سے بڑی طاقت نے کسی حکومت سے یہ بات نہیں منوائی۔ اگر نافذ نہیں کر رہے تو سپریم کورٹ سے جا کر مہلت لے رہے ہیں لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ غلط ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم سے نہیں ہو پا رہا۔ اِسی طرح ہم نے عُشر اور زکوٰۃ کا پورا نظام اور پوری منسٹری کا ڈھانچہ بنا کر حکومت کو دیا' وہ نہیں نافذ کر رہے کہ ہم سے ہو نہیں سکتا لیکن اُس میں پورا ایسا معاشی ڈھانچہ بن گیا ہے کہ تمام دینی مدارس کو بھی اِس سے مستفید کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کی تعلیم مفت ہو سکتی ہے' بیماروں کا علاج مفت ہو سکتا ہے' بے روزگاروں کو بے روزگاری الاؤنس مِل سکتا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ ٹیکس گھٹائے جائیں گے بڑھانے نہیں پڑیں گے۔ بلکہ اگر دیانت داری سے دیکھا جائے تو ٹیکسوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی صرف عُشر' زکوٰۃ' قربانی اور صدقات کافی ہیں۔ ساڑھے چھ کھرب بجٹ ہے ملک کا جس میں سے ساڑھے تین کھرب ہم سود دیتے ہیں کس رقم کا جو رقم ہم نے لی ہی نہیں حکمرانوں نے لی جن ملکوں سے لی اُنہی کے ملکوں میں جمع کرا دی' خود بھی وہیں چلے گئے' ہم سود کس بات کا دیں۔ رقم امریکہ میں پڑی ہے سیاست دان اُن کے پاس بیٹھے ہیں' اُن سے اپنی رقم وصول کر لیں ہم نے تو لی ہی نہیں۔ پاکستان میں تو کسی بندے پر وہ خرچ نہیں ہوئی کہ چھیالیس ارب ڈالر یا پچاس ارب ڈالر کے لگ بھگ اگر قرضہ ہے تو سو ارب ڈالر تو صرف امریکہ کے بنکوں میں ہے۔ یعنی جتنا اِن حکمرانوں نے وہاں سے قرض لیا اُس سے زیادہ یہاں سے لُوٹ کر لے گئے تو ہم کس بات کا سود دے رہے ہیں اور پھر سود دینے کے لئے ہم مزید قرضہ لیتے ہیں پچھلا سود ادا کرتے ہیں قرضے کی رقم بڑھ جاتی ہے۔ اِس سارے معاشی عدم توازن کا' ساری دہشت

جب آپ نے پرانا نظام توڑا ہے' نیا بنانا ہے تو پھر ترکی کا کیوں ہو' یمن کا کیوں ہو' پھر مدینہ کا کیوں نہ ہو؟

گردی کا' ساری قتل و غارت کا' ساری نا انصافیوں کا جواب ہے نفاذِ اسلام لیکن اِس طرح شاید ہم اِس نعمتِ عظمٰی سے محروم ہی رہیں گے کہ ہر کوئی اپنا اپنا ایک انداز اپنا کر ایک اتحاد بنا کر حصول اقتدار کے لئے کوشاں ہے' کوئی اسلام کے حوالے سے' کوئی دین کے حوالے سے' کوئی سیاست کے حوالے سے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارا طبقہ علماء بھی اِن چُور اُچکوں کی پیروی کرتے ہوئے اُسی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔

میں نے جماعت کے سامنے سوال رکھا تھا کہ الاخوان کو سیاست میں آنا چاہئے یا نہیں۔ اِس سے میرا مقصد یہ تھا کہ محض میری رائے سمجھ کر لوگ خود کو بے بس محسوس نہ کریں لوگوں سے بھی پوچھا جائے آخر وہ چاہتے کیا ہیں۔ آج تک کوئی ایسا جواب نہیں آیا جس میں کسی نے آرزو کی ہو کہ ہمیں اِس نظام کا حصہ بننا چاہئے۔ الحمدللہ ایسا صاف ستھرا ذہن ہے احباب کا کہ سب ایک بات پہ متفق ہیں سیاست نہیں ہمیں دین چاہئے باقی حضرات کیا ایسا نہیں کر سکتے۔ خود فیصلہ نہیں کر سکتے تو اپنے لوگوں سے ہی پوچھ لیں کیا وہ دین چاہتے ہیں یا موجودہ سیاست چاہتے ہیں اور پھر دینی قوتوں کو دین دار لوگوں کو یکجا کر دو ایک مدینہ بساؤ۔ اگر مٹھی بھر بھی ایسے لوگ یکجا ہو جائیں جب موت آتی ہے نا تو قرآن کریم منظر کشی کرتا ہے کہ مرنے والا کیا کہتا ہے۔ کسی کو اگر آپ نے مرتے دیکھا تو کچھ لمحے ایسے آ جاتے ہیں کہ بندہ دیکھ رہا ہوتا ہے سانس لے رہا ہوتا ہے لیکن آپ کی بات کا جواب نہیں دے رہا ہوتا۔ کہتے ہیں اِس کی نظر ٹنگ گئی ہے۔ قرآن کہتا ہے اُس وقت فرشتے اُس سے بات کر رہے ہوتے ہیں جو روح نکال لینے کے لئے قبض کرنے کے لئے آتے ہیں اُسے کہتے ہیں فِيمَ كُنتُمْ یار تم کیا جھک مارتے رہے ہو' کیا کرتے رہے ہو' تمہارے پاس اللہ کی کتاب آئی' تمہارے پاس اللہ کا رسول ﷺ تشریف لایا اور تم کیا کرتے رہے۔ تمہارا کردار کیا ہے' قرآن بتاتا ہے کہ مرنے والا کہتا ہے۔ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ہم تو کمزور لوگ تھے اور بڑوں کے پیچھے چلنے والے تھے اور جس طرف ہمیں اِن لوگوں نے چلایا ہم تو اُس

www.naqshbandiaowaisiah.com

طرف چلتے رہے۔ تو فرشتے بڑا خوبصورت جواب دیتے ہیں' وہ کہتے ہیں۔ اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی۔ ارے بے وقوف جہاں سنتِ پیامبر ﷺ نصیب نہیں تھی اُس جگہ کو چھوڑ دیتا' اُس گھر کو چھوڑ دیتا' اُس ملک کو چھوڑ دیتا' اُس علاقے کو چھوڑ دیتا' آج تو ساری دنیا چھوڑ رہا ہے اس وقت کھیت' زمینیں' گھر' دکان' ملازمت اور وہ علاقہ کیوں نہ چھوڑ دیا۔ آج کیوں چھوڑ رہا ہے؟ ارے یہ سب چیزیں چھوٹنے والی ہیں انہیں چھوڑ دیا ہوتا۔ اتباعِ رسول ﷺ کو اپنا لیا ہوتا اور وہاں چلا جاتا جہاں تو اللہ کے رسول ﷺ کا اتباع کر سکتا۔

آج ہماری آرزو ہے' خط آتے ہیں دعا کرو' بندے آتے ہیں سفارش کرو' زمین بیچنی ہے خرید لو' کرنا کیا ہے......؟ امریکہ جانا ہے۔ اس لئے کہ وہاں کھانے کو خنزیر ملتا ہے؟ پینے کو شراب ملتی ہے اور بدکاری ہوتی ہے اس لئے جانا ہے؟ ارے یہاں دال کھاؤ' حلال کی کھاؤ مزدوری کر کے۔ میں آج بھی ایک ہری مرچ توڑ کر تنور کی سوکھی روٹی کھا کر لسی پی لیتا ہوں۔ میرا خیال ہے میں عام آدمی سے بہت زیادہ کام کرتا ہوں۔ زندہ رہنے کے لے پیٹ بھرنا ہے نا۔ کیا ضروری ہے کہ ہم امریکہ جا کر بہت امیر ہو جائیں خواہ وہ دولت حرام کی ہو خواہ عقیدہ ضائع ہو جائے' عمل ضائع ہو جائے' کھانے پینے کو حرام ملے۔ ارے امریکہ سے تو ہجرت کرنے کا حکم ہے کہ دارالکفر سے نکل کر دارالاسلام میں جاؤ۔ اور شرعی قاعدہ ہے کہ دارالکفر میں وہ رہ سکتا ہے جو دوسروں کو متاثر کرے اُس کا وہاں رہنا ضروری ہے۔ اور جو خود متاثر ہوتا ہے اُس کی وہاں سے ہجرت ضروری ہے۔ تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ جو امریکہ جا بسنے کے آرزومند ہیں اللہ انہیں اسلامی ریاست کی برکات دے گا۔ کبھی نہیں ہو گا ایسا۔ جو ظلم سے لوٹنا چاہتے ہیں کیا اللہ انہیں عدل دے گا؟ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ ہاں ایک ہی راستہ ہے کہ جو عدل پسند' جو حق پرست' جو دین دار لوگ ہم نے آپس میں بانٹ رکھے ہیں انہیں یکجا کیا جائے' ایک قوت بنائی جائے جو خالص دین کی' عدل کی اور انصاف کی طالب ہو' ایک یہ مُلک نہیں اللہ ساری دنیا اُن کے سپرد کر دے گا۔ میں اس بات کی ضمانت دے سکتا ہوں کہ صرف پاکستان میں نہیں انشاء اللہ العزیز روئے زمین پر اسلام پھیلے گا اور یہ بات امریکہ اور یورپ کا کافر سمجھتا ہے ہمارا دیندار طبقہ نہیں سمجھتا۔

امریکہ کیوں نفاذِ اسلام کی راہ میں روڑے اٹکاتا ہے؟ الجزائر میں اگر دینی جماعتیں برسرِ اقتدار آ جاتیں تو کیا اتنا چھوٹا سا مُلک امریکہ فتح کر لیتا؟ پاکستان میں نفاذِ اسلام سے کیا امریکہ فتح ہو جائے گا؟ افغانستان میں اسلامی حکومت کامیاب ہو جائے تو کیا امریکہ فتح ہو جائے گا؟ نہیں' امریکہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ جہاں عدلِ اسلامی نمودار ہو گا ہمارے لوگ خود کلمہ پڑھتے چلے جائیں گے اور اتنے مسلمان ہوں گے کہ ریاست خود بخود اسلامی بن جائے گی۔ یورپ یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے لوگ گناہ سے تھک چکے ہیں' تنگ آ چکے ہیں غیر انسانی زندگیوں سے۔ اگر کہیں عملاً زمین پر ریاست کا تصور قرآن میں ملتا ہے' ریاست کا تصور سنت میں ملتا ہے' آثار میں ملتا ہے' کتابوں میں ملتا ہے (زمین پر اُس کا وجود نہیں ہے) اگر کہیں زمین پر دس گاؤں کی بھی ایک اسلامی ریاست بن گئی جس میں لوگوں کی فکریں آزاد ہوں' اُن پر ظالمانہ ٹیکس نہ ہوں' ہر گناہگار کو موقع پر سزا ملے' عدل ہو' انصاف ہو' امن ہو' ہر ایک کا احترام ہو' غیر مسلم کے بھی جان و مال و آبرو کو تحفظ ملے تو ہمارے لوگ اس قدر مسلمان ہوں گے کہ ساری دنیا خود بخود اسلامی ریاست بن جائے گی۔ اس بات کو مغرب کا محقق تسلیم کرتا ہے اسی لئے وہ چھوٹی سے چھوٹی ریاست کو بھی اسلامی بننے سے روکنے کے لئے سارا زور لگا دیتا ہے۔ آج اگر ریاست اسلامیہ افغانستان کہے کہ ہم اسلام نافذ نہیں کرتے' تمہارا نظام لاتے ہیں تو انہیں کھربوں ڈالر دینے کو تیار ہیں۔ اسے امیر ترین مُلک بنا دیں۔ شمالی اتحاد جو مخالفت کر رہا ہے طالبان حکومت کی اُسے اتنی دولت دیتے ہیں مغرب والے کہ اونٹوں پر لاد کے وہ ڈالر لے جاتے ہیں' ٹرکوں پہ لاد کے ٹرک بھر کے لے جاتے ہیں۔

تو میرے بھائی ہر بندہ مکلّف ہے اپنی بساط کے مطابق۔ الحمد للہ' ہمیں اس معاملے میں کوئی ابہام نہیں ہے کہ ہماری اسلام کے علاوہ کوئی منزل نہیں ہے۔ ہماری اس کے علاوہ کوئی

www.naqshbandiaowaisiah.com

آرزو نہیں ہے لیکن ہم بھی آپ ہی میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ اگر کچھ دیندار ہیں تو کچھ دوسری جماعتوں کے ساتھ بھی ہیں۔ اب یہ سوچنا علمائے حق کا کام ہے کہ کیا وہ موجودہ نظام میں ایم این اے کی کرسی لے کر خوش ہیں یا ان اللہ کے بندوں پر اللہ کا دین نافذ کرنے کے آرزو مند بھی ہیں۔ اگر ہم اس میں مخلص ہیں تو ہمیں یکجا ہونا چاہئے تاکہ تمام وہ لوگ جن کی آرزو اسلام ہے وہ ہمارے ساتھ اکٹھے ہو جائیں۔ اگر یہ آج ہو جائے تو اسلام کل نافذ ہو سکتا ہے۔ سنت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دین دار لوگ پیدا کرو ان کی تعلیم و تربیت کرو۔ ہمارے مدارس نے اور علماء نے ان کی تربیت کی اور جو طبقہ اُن سے منسلک ہے اُن کی سوچیں بدلیں، فکریں بدلیں، اُنہیں قرآن اور سنت کی عظمت بتائی، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی عظمت بتائی، اُنہیں اس کی تعلیم و تربیت دی یعنی جو کام مکے کا تھا وہ تو علماء نے کر لیا اب اللہ توفیق دے تو سارے مدینے بھی آ جائیں۔ جو کام مکے میں کرنے کا تھا اُس میں تو علماء نے کوئی کسر نہیں رکھی لیکن مدینے پہنچیں گے تو مدینہ بنے گا۔ یہ ہجرت کریں ہم لوگ اپنی اپنی جگہ سے نکلیں اور ایک مقام پہ متفق ہو جائیں۔ وہ ہجرت ہماری فکری ہو، زبانی ہو، عملی ہو، ایک نقطے پہ متحد ہو جائیں اور وہ ایک نقطہ ہے قرآن و سنت جس میں کسی کو کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ توفیق دے۔

میں اگر کوئی بات کہتا ہوں تو اس درد سے کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو دین کے طالب ہیں آپ اُنہیں غیر ضروری کاموں پہ قربان کر رہے ہیں، نچھاور کر رہے ہیں، اُس سے نفاذِ دین نہیں ہوگا، وہ سرمایہ جو دین کے لئے آپ کے پاس آتا ہے وہ غیر ضروری کاموں پہ لگتا ہے اُس سے دین کا فائدہ نہیں ہو پاتا۔ ان جانوں کو، اس سرمائے کو یکجا کر لو۔ دینی جماعتیں مشترکہ بیت المال بنائیں، مشترکہ امیر بنائیں، مشترکہ تنظیم کا ایک ڈھانچہ جس میں ہر جماعت کی نمائندگی ہو بنائیں تب میں دیکھتا ہوں دنیا کی کون سی طاقت اُنہیں انقلاب لانے سے روک سکتی ہے۔ اور پھر دیکھیں اُس اتحاد پر اللہ کی رحمت کیسے نازل ہوتی ہے۔ اگر ہم آپس میں متحد نہ ہو سکے تو کون مخلص ہے اور کون منافق ہے، یہ فیصلہ اللہ کو کرنا ہے میدان حشر میں لیکن یہاں ہم مار کھاتے رہیں گے، سسکتے رہیں گے، مقاصد کے حصول آسان نہیں ہوں گے۔

فروعی اختلافات صحابہ کرام میں بھی تھے لیکن ان کی بنا پر گروہ بندی نہیں تھی۔

ہم نے الحمد للہ کبھی کسی ساتھی کی توہین نہیں کروائی، کسی کو پولیس کے جوتے نہیں پڑے، کسی پر پولیس کی لاٹھی نہیں برسی، کسی کو ناجائز پولیس کی گولی نہیں لگی، کوئی بندہ نہیں مروایا، اس کے باوجود تسلیم کروا لیا کہ یہ نظام غلط ہے اور یہ صحیح ہے۔ اُس کے ساتھ یہ اللہ کا احسان ہوا کہ پہلا نظام حکومت سے تڑوا دیا ہمارے رب نے۔ اب نیا بن نہیں رہا۔ اس نئے بننے میں اگر اب دینی طاقتیں متحد ہو کر سامنے آ جائیں اور وہ کہیں کہ جب آپ نے پرانا نظام توڑا ہے، نیا بنانا ہے تو پھر ترکی کا کیوں ہو، یمن کا کیوں ہو، پھر مدینہ کا کیوں نہ ہو؟ تو حکومت بھی مسلمان ہے، حکمران بھی مسلمان ہیں اگر اُن پر کسی غیر ملکی طاقت کا دباؤ ہے، مخلوق اُن کے ساتھ ہو جائے تو کوئی غیر ملکی طاقت اُن کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ اب یہ علماء پر ہے اُن کی صوابدید پر ہے کہ لوگوں نے جانیں مال اُن کی صوابدید پہ رکھ چھوڑا اور اُس پر خرچ کر رہے ہیں اور جانیں دے رہے ہیں، مال لُٹا رہے ہیں۔ اللہ کوئی ایسی گھڑی لائے کہ علماء متحد ہو جائیں۔

لاہور خلافت کانفرنس رکھی گئی فلیٹیز ہوٹل میں، اُن دنوں بھی معاملات سخت تھے کوئی صدارت کے لئے بھی تیار نہیں ہو رہا تھا کہ جو صدارت کرے گا پکڑا جائے گا۔ میں وہاں موجود نہیں تھا اُنہوں نے میرا نام ٹھونک دیا۔ مجھے اطلاع ملی میں نے کہا خیر ہے، بات ہی کرنی ہے۔ تنتالیس علماء نے مجھ سے پہلے تقریریں کی، عام لوگ سامعین بھی بے شمار تھے۔ مختلف جماعتوں کے جو علماء وہاں موجود تھے سب نے خلافت کے فضائل بیان کئے۔ میری صدارتی تقریر تھی آخر میں۔ میں نے کہا بھئی فضائل پر کسی کو اعتراض اور ابہام نہیں ہے، سوال تو یہ پیدا

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہوتا ہے کہ قیامِ خلافت ہو کیسے؟ آپ تنتالیس تو جمع ہیں آپ اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں سب سے پہلے میں بیعت کرتا ہوں۔ اپنی جماعت سمیت آپ بھی کریں پھر دوسروں کے دروازے پر جائیں کہ بھئی اِس امیر کی بیعت کرو ہم سارے متحد ہو جائیں۔ میری اِس بات پر اجلاس ختم ہو گیا بلکہ خلافت کانفرنس ہی توڑ دی گئی۔ اُس کے بعد اِس موضوع پر کوئی جلسہ ہی نہیں ہوا۔

تو مجھے نہ علماء پر اعتراض ہے نہ اعتراض کرنے کی جرات ہے' میرے دل میں جو علماء کا احترام ہے میرا رب جانتا ہے' جو کچھ میں ہوں وہ بھی ایک عالم ہی کی جوتیاں سیدھی کرنے کے صدقے میں ہوں' جو کچھ ہمیں ملا ہے علماء سے ہی ملا ہے اور جو کچھ کسی کو دین مل رہا ہے علماء سے ہی مل رہا ہے۔ علماء کا احترام اپنی جگہ' عزت اپنی جگہ لیکن غلطی غلطی ہی ہے وہ علماء سے بھی ہو گی تو نشان دہی کرنا پڑے گی' ہم سے ہو گی تو وہ نشان دہی فرمائیں ہم رجوع کریں گے۔ ہم قصور وار ہیں' ہم غلط کر رہے ہیں' غلط سوچ رہے ہیں تو ہمیں بتایا جائے' ہمیں سمجھایا جائے یا خُدا کے لئے علماء اِس نقطے کو سمجھ لیں کہ کیا آپ ساری عمر مکے میں ہی رہیں گے۔ تبلیغی جماعت سے پوچھو وہ بھی مکے میں بیٹھی ہے' جماعت اسلامی سے پوچھو وہ بھی مکے میں بیٹھی ہے' دوسری جماعتوں سے پوچھو وہ بھی مکے میں تو کیا ساری عمر مکے میں ہی رہیں گے؟ یار کبھی مدینہ بھی آ جاؤ۔ وہ تیرہ برس تھے آپ تیرہ صدیاں گزار چکے مکہ میں اَب پندرھویں صدی میں پندرہ سو سال میں کیا آپ تیرہ برسوں کا کام نہیں کر سکے؟ آپ کر چکے ہیں آپ مکے سے اَب نکل سکتے ہیں۔ آپکے پاس اتنی جمعیت ہے جو دین کے لئے جان بھی آپ کے حوالے کر دیتی ہے' مال بھی آپ کے حوالے کر دیتی ہے اور اِس بات کا حساب اللہ کریم علماء سے لیں گے میرے سمیت کہ یہ مخلوق جو سب کچھ نچھاور کرتی تھی پھر یہ اسلام سے محروم رہی اور ظلم کا شکار رہی اِس کا سبب تم ہو۔ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ دنیا میں بڑے بڑے نامور علماء ہوں گے لیکن میدانِ حشر میں اُنہیں آگ کے لگام پہنائے جائیں گے۔ کچھ ایسے ہوں گے جن کی زبانیں آگ کی قینچی سے کاٹی جائیں گی' کچھ ایسے ہوں گے جن کے جبڑے کاٹے جا رہے ہوں گے اور لوگ جو اُن کی پیروی کرتے تھے وہ تماشہ دیکھ رہے ہوں گے کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ اُس کا سبب یہی ہو گا کہ ہم کچھ لوگوں کو لے کر اپنا وقار' اپنی انا کا تحفظ اور اپنی ایک حیثیت بنا کر بیٹھ جائیں اور لوگ ظلم کا شکار ہوتے رہیں اور سمجھیں یہی دین ہے۔ ہم نے تو مولانا کو چندہ بھی دے دیا' جان بھی اُن کے سپرد ہے' جہاں چاہیں قربان کر دیں۔ ایک عام آدمی کر بھی یہی سکتا ہے' اہلِ مکہ نے بھی یہی کیا تھا' اہلِ مدینہ نے بھی یہی کیا تھا لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنہیں یکجا کر کے سب سے پہلا کام جو حضور ﷺ نے کیا وہ تھی اخوت۔ مہاجر و انصار کو بھائی بھائی بنا دیا اور سارا ساڑھے تین ہزار کا چھوٹا سا گاؤں تھا وہ اسلام کا طالب تھا۔ اللہ نے اُسے اسلامی نظام دیا اور پھر پوری دنیا اُن کے قدموں پہ آ رہی۔ آج بھی ہماری دینی جماعتیں' ہمارے دینی طبقات' علماء کرام متحد ہو جائیں تو ملک پر ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر غلبہ اسلام کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ اور اگر ہم متحد نہیں ہوں گے تو لوگوں پر جو ظلم ہو رہا ہے جو ناانصافی ہو رہی ہے اِس کے ہم ذمہ دار ہیں۔

میں نے اپنے سفر نامے میں ایک جگہ لکھا تھا کہ مغرب کے ساحلوں پر حوا کی جو بیٹیاں برہنہ ہو کر' بے آبرو ہو کر پھرتی ہیں اِس کا جواب بھی علماء کو دینا پڑے گا۔ ان تک قرآن و حدیث اور انسانی زندگی کے طریقے اور سلیقے پہنچانے کے مکلف ہم تھے۔ آج ہم ٹی۔ وی توڑ دیتے ہیں کہ اُنہیں دیکھو نہیں کیا ٹی۔ وی توڑنے سے وہ سُدھر جائیں گے؟ ایک مشین توڑ دینے سے انسان بدل جائیں گے؟ انسانوں کو بدلو اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ اِس چھوٹے سے مُلک کو مدینۃ الرسول ﷺ بنا دو۔ یہاں کے حاکم' یہاں کے قانون' یہاں کی معیشت' یہاں کی معاشرت' یہاں کی تہذیب دیکھ کر مدینہ یاد آ جائے۔ پھر دیکھو کہ اِس سے روشنیاں نکل کر زمین کو مستفید کیسے کرتی ہیں۔ اللہ کریم دوستوں کو اور بزرگوں کو یہ توفیق دے کہ وہ میری اِس بات پر غور فرما سکیں' مجھے اِس قابل سمجھ لیں کہ وہ میری بات سننا پسند کریں' اِس پر اپنے طور پر غور فرما لیں اور اگر یہی راستہ ہے تو اے کاش اللہ ہمیں ایک مرکز پہ متفق ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

تنظیم الاخوان کے

امیر محمد اکرم اعوان

کے بیانات

اخبارات کی روشنی میں

24 ستمبر تا 17 اکتوبر 2001ء

ڈیلی یارن یکم اکتوبر 2001ء

Daily YARN Faisalabad چیف ایڈیٹر محمد اسلم

ڈیلی یارن فیصل آباد

Ph & Fax: 668819

قوم طالبان کے ساتھ ہے' حکمران عوامی جذبات کا احساس کریں' اکرم اعوان

کوئی نام نہاد سپر پاور افغان عوام کے جذبہ جہاد سے مقابلہ نہیں کر سکتی

امیر الاخوان کی چیف ایڈیٹر ڈیلی یارن سے فون پر گفتگو' ان کے والد کی خیریت بھی پوچھی

فیصل آباد (سٹاف رپورٹر) افغانیوں کے جذبہ جہاد کو کوئی نام نہاد سپر پاور ٹھنڈا نہیں کر سکتی قوم افغانستان کے ساتھ ہے حکمران عوامی جذبات کا احساس کریں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے چیف ایڈیٹر ''ڈیلی یارن'' سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ مولانا اکرم اعوان نے چیف ایڈیٹر کے والد چودھری احمد دین کی صحت کے بارے میں بھی دریافت کیا۔

☆☆☆☆☆☆

DAILY KHABRAIN
روزنامہ خبریں لاہور
چیف ایڈیٹر ضیا شاہد

روزنامہ "خبریں" 2 اکتوبر 2001ء

صدر مشرف امریکہ کی جنگ کو پاکستان میں گھسیٹ رہے ہیں' اکرم اعوان

سمجھ نہیں آتا کہ ہم امریکہ کا ساتھ دیکر 1400 میل طویل سرحد کیوں غیر محفوظ بنا رہے ہیں

امریکہ کو ایک واقعہ سے اتنا بوکھلا نہیں جانا چاہئے کہ تیسری عالمی جنگ کا خدشہ پیدا کر دے

لاہور (فورم رپورٹ) تنظیم الاخوان کے امیر محمد اکرم اعوان نے کہا ہے کہ افغانستان پر امریکی حملہ عالم اسلام کو متحد کر دے گا۔ بے گناہ افغان مسلمانوں پر بلا جواز بمباری سے امت مسلمہ میں امریکہ کے خلاف نفرت اور غم وغصہ کی جولہر اٹھے گی اُسے روکنا امریکہ کے ہم نوا مسلم حکمرانوں کے بس کی بات نہیں ہوگی۔ روزنامہ خبریں کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی بلاشبہ ظالمانہ کارروائی ہے لیکن جو کچھ کشمیر وفلسطین میں ہو رہا ہے' کیا وہ ظلم نہیں ہے؟ امریکہ کو اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ کے پاس اسامہ بن لادن کی دہشت گردی کے ثبوت موجود ہیں تو اقوام متحدہ کے سامنے پیش کئے جائیں۔ امریکہ آزاد اسلامی ملک افغانستان کو بمباری کا نشانہ بنا کر بے قصور افغانیوں کو مارنا چاہتا ہے۔ مولانا محمد اکرم اعوان نے کہا کہ اگر امریکہ نے افغانستان پر جنگی حملہ کیا تو دنیا بھر کے مسلمان عوام افغانستان کا ساتھ دیں گے۔ امریکہ نواز حکومتیں عوام کے جذبہ جہاد کو نہیں کچل سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صدر پرویز مشرف بھی اپنی قوم کے جذبات کا صحیح ادراک نہیں کر سکے۔ انہیں پیش کردہ رپورٹیں فرضی اور غلط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم مظاہروں اور ریلیوں کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کر رہی ہے۔ منظم طریقے سے قومی رائے جاننے کے لئے ریفرنڈم سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق نے پاکستان کی جنگ افغانستان میں لڑی تھی۔ جنرل پرویز مشرف امریکہ کی جنگ کو پاکستان میں گھسیٹ رہے ہیں۔ افغانستان کے خلاف امریکہ کو پاکستان میں اڈے اور لاجسٹک سپورٹ دینے کا مطلب یہ ہے کہ پاک سرزمین کے اسباب و ذرائع پر امریکی حملہ آوروں کا کنٹرول ہوگا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم افغانستان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دے کر 1400 میل طویل سرحد کو کیوں غیر محفوظ کر رہے ہیں؟ سرحد سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات اور افغانیوں نے مل کر جنگی حکمت عملی بنائی تو ہم کہاں کھڑے ہوں گے؟ پاکستان میں آنے والے افغانیوں پر امریکہ نے گولیاں چلائیں تو میدان جنگ سرزمین پاک ہوگی۔ مولانا محمد اکرم اعوان نے کہا کہ امریکہ تو یہ بھی کہہ رہا ہے کہ افغانوں کے ٹریننگ کیمپ پاکستان میں بھی ہیں اور ہم نے ہر ٹریننگ کیمپ کو تباہ کرنا ہے۔ یہ بات تو افغانستان تک محدود نہ رہی۔ پاکستان کی سرزمین پر امریکہ نے ٹریننگ کیمپ تباہ کرنے کے بہانے عسکری کارروائی شروع کر دی تو حکومت پاکستان کا رد عمل کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ افغانستان کے قتل عام کے بعد پاکستان میں قتل عام نہیں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ امریکہ جیسے بڑے ملک کو ایک واقعہ سے اس طرح بوکھلا نہیں جانا چاہئے کہ تیسری عالمی جنگ کا خدشہ پیدا کر دے۔ روس کی سپر طاقت بھی افغانستان میں ریزہ ریزہ ہوئی تھی۔ امریکہ کی "سپر طاقت" کا زعم بھی افغانستان میں ٹوٹے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر بکنا ہی ہے تو کم از کم پچھلے قرضے ختم کرائیں اور آئندہ قرضے لینا بند کر دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

DAILY BUSINESS REPORT
ڈیلی بزنس رپورٹ فیصل آباد
بانی چوہدری شاہ محمد عزیز (مرحوم)
ایڈیٹر عبدالرشید غازی

ڈیلی بزنس رپورٹ 10 اکتوبر 2001ء

طالبان کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لیں گے

مولانا محمد اکرم اعوان

لاہور (آن لائن) تنظیم الاخوان پاکستان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے افغانستان پر امریکی حملے کو ملت اسلامیہ پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ طالبان نے اسامہ بن لادن کے بارے میں اللہ کے حکم کو مان کر امریکہ کا حکم مسترد کر دیا اور امریکہ نے اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے لئے عالم کفر سے اتحاد کر کے افغانستان پر حملہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ الاخوان کے مجاہد افغانستان جا کر طالبان کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لیں گے اس سلسلے میں مجاہدین کی رجسٹریشن شروع کر دی گئی ہے انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امریکی حملہ سے پوری امت مسلمہ پر جہاد فرض ہوگیا ہے انہوں نے امیر المومنین ملا عمر سے یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ فتح طالبان کی ہوگی۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

www.naqshbandiaowaisiah.com

تقویٰ کیا ہے؟

پروفیسر حافظ عبدالرزاق

اصل بات تقویٰ کی نہیں بات متقی کی ہے اور قوم کا یہ حال ہے کہ ہر شخص خواہ لکھا پڑھا ہو یا ان پڑھ اس نے متقی کی ایک خیالی تصویر اپنے ذہن میں بنا رکھی ہے اور جب وہ کسی کے متعلق یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ وہ متقی ہے یا نہیں تو وہ اسے اپنی خیالی تصویر پر فٹ کر کے دیکھتا ہے۔ بالعموم عام ذہنوں میں متقی کی خیالی تصویر کچھ اس طرح ہوتی ہے۔ ایک بزرگ ہیں' لمبی داڑھی ہے' بڑی سی پگڑی باندھ رکھی ہے' لمبا سا کرتہ پہنا ہوا ہے' ہاتھ میں تسبیح ہے' مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ رن نہ کن نہ کام نہ کاج' نہ کسی کے ہاں آنا نہ جانا' ہر وقت وظیفہ کر رہے ہیں یا نفل پڑھ رہے ہیں۔ رات کو سوتے نہیں جو کچھ مل جائے کھا لیتے ہیں اور بس۔

مگر قرآن کریم تقویٰ کی جو تفصیل دیتا ہے اور متقی کی جو شناخت بتاتا ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 پڑھ لیجئے اس کی تفسیر کسی کتاب سے پڑھ لیجئے اردو میں علمی تفسیریں جو ملتی ہیں وہ ہیں بیان القرآن اور معارف القرآن اور ادبی تفسیریں تفہیم القرآن وغیرہ۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ کا وصف اگر ہو تو انسان کی پوری زندگی پر محیط ہوتا ہے۔ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی' باطنی ہو یا ظاہری' قلبی ہو یا اعضاء و جوارح کے متعلق۔ معیشت و سیاست ہو اخلاق ہو معاملات ہوں دوستی ہو دشمنی ہو۔ پوری بھرپور زندگی تقویٰ کی لپیٹ میں آتی ہے۔

تقویٰ کے دو پہلو ہیں اول مثبت کہ انسان زندگی کے کسی شعبے میں کوئی کام بھی کرے تو وہ اللہ کے کسی حکم کی تعمیل ہو یا اللہ کی پسند کا کام ہو۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان پوری زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی انتہائی کوشش کرے۔ تقویٰ کا یہ پہلو نہایت اہم ہے۔ چنانچہ تقویٰ کے لغوی معنی پرہیزگاری اور ڈرنا ہے تو اس سے مراد یہی ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور اس کے عذاب سے ڈرنا یہ بچنے کا کام ایسا ہے کہ انسان کے ہر کام یعنی بولنے چالنے' اٹھنے بیٹھنے' آنے جانے' چلنے پھرنے' کمانے' خرچ کرنے' کھانے' پینے' دوستی دشمنی' جنگ صلح وغیرہ ہر کام اور ہر حرکت پر حاوی ہے۔

متقی کی ایک خیالی تصویر ہماری قوم کے ذہن میں بھی ہے۔ مثلاً روزنامہ ''جنگ'' لاہور 17 اکتوبر 1988ء میں صدر پاکستان کا بیان شائع ہوا کہ فاسق' بددیانت اور غیر متقی لوگ انتخاب نہیں لڑ سکیں گے اور اسی روزنامہ کی مورخہ 24 اگست 90ء کی اشاعت میں متقی اور غیر متقی میں فرق واضح کرنے کے لئے صدر نے کچھ اوصاف بیان کئے ہیں۔ مثلاً ''ہر وہ شخص نااہل ہوگا جو اسلام کے مقرر کردہ فرائض کا پابند نہ ہو۔ کبیرہ گناہوں سے نہ بچتا ہوں۔ اخلاقی پستی میں ملوث نہ ہو۔ غیر پارسا' بددیانت' فاسق' سزا یافتہ اور نظریہ پاکستان کا مخالف نہ ہو۔ اسلامی اقدار سے انحراف نہ کرتا ہو اور اسلامی تعلیمات کا علم نہ رکھتا ہو''

ظاہر ہے کہ الیکشن کمیشن نے انتخابات کے موقعہ پر تمام نمائندوں کو اس معیار پر پرکھ کر متقی قرار دیتے ہوئے انتخابات میں حصہ لینے کا اہل قرار دے دیا اور انتخابات ہوئے تو ان سارے متقیوں میں سے جو سب سے برگزیدہ متقی تھے وہ جیت گئے اور حال یہ ہو گیا کہ ایوان اقتدار میں متقیوں کا جمعہ بازار لگ گیا۔ مشکل یہ آن پڑی کہ امام المتقین یا وزیراعظم کس کو بنایا جائے۔ یہ مرحلہ بڑا سنگین تھا آخر ایک نکتہ مل گیا۔ اور سب متقی اس پر متفق ہو گئے کہ سارے تقوے دیسی ہیں صرف ایک تقویٰ ولایتی ہے وہ صرف میڈ ان انگلینڈ ہی نہیں بلکہ میڈ ان آکسفورڈ ہے اور ولایتی مال کی برتری تو اس غلام قوم کے ہاں مسلمات میں سے ہے لہٰذا اس ولایتی تقویٰ کو امام المتقین بنا دیا گیا۔ اور اس نے ولایتی تقویٰ کی برکات سے پوری قوم کو مالا مال کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کا اعتراف کیا گیا۔ پہلی 15 اپریل 99 کو احتساب بنچ نے فیصلہ سنایا کہ سابقہ وزیراعظم یعنی امام المتقین اور اس کے شوہر نامدار کو کرپشن کے جرم میں پانچ پانچ سال قید 86 لاکھ روپیہ جرمانہ اور کل جائداد ضبط۔

اب قوم نے پرانے نظام کو غلط قرار دے کر نئے نظام کی بنیاد رکھی ہے۔ اس میں متقی کا لفظ ترک کر کے پارلیمانی زبان استعمال کرتے ہوئے ''باکردار'' کی اصطلاح اپنائی ہے۔ قوم پہلے ہی متقی کے انتخاب کی عادی ہو چکی تھی اس لئے باکردار ناظمین منتخب کئے۔ مثال ملاحظہ ہو۔ (1) روزنامہ اوصاب 18-7-01 ڈھوک کھبہ کا ناظم ظفر الٰہی اور لیڈی کونسلر نشہ میں دھت رنگ رلیاں مناتے ہوئے برہنہ حالت میں گرفتار کر لئے گئے'' اس قسم کی اور مثالیں بھی منظر عام پر آ گئی ہیں۔ مقصد صرف بتانا تھا کہ پوری قوم کے پاس بھی متقی کی ایک خیالی تصویر موجود ہے۔ اور یہ ہے۔

(اسلامی جمہوریہ پاکستان زندہ باد)

www.naqshbandiaowaisiah.com

من الظلمٰت الی النور

صوبیدار (ر) علی اکبر ...... کمال آباد ' راولپنڈی

1976ء میں' میں MT کورس کرنے نوشہرہ MT سکول گیا۔ وہاں ایک آخری پیریڈ میں اس وقت کے G-II پبلیکیشن میجر غوث صاحب اب کرنل (ر) تشریف لائے اور انہوں نے پوری کلاس کو سلسلے کا تعارف کرایا اور مزید یہ کہا کہ اس گئے گزرے وقت میں میں آپ کو ایک ایسے بزرگ سے ملا سکتا ہوں جو روحانی طور پر حضور نبی ﷺ پاک کے دست مبارک پر بیعت کراتے ہیں۔

کچھ دنوں بعد حضرت مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ تشریف لائے ان سے ملاقات اور ذکر اللہ میں حاضری ہوئی۔ دوسرے دن حضرت جی پنجاب سنٹر مردان تشریف لے گئے وہاں ذکر ہوا۔ کرنل (ر) مطلوب صاحب اس وقت پنجاب سنٹر میں ڈپٹی کمانڈنٹ تھے۔ وہاں بھی ذکر میں شمولیت ہوئی۔ اس کے بعد MT بٹالین کی مسجد میں شام کو تقریباً ہر روز ہی ذکر ہوتا تھا۔ میجر (ر) غلام قادری صاحب اس وقت نائب صوبیدار MT بٹالین میں ایجوکیشن جے سی او تھے' غوث صاحب نے ذکر کے لئے ان کے حوالے کیا۔ ان سے بھی تعارف ہوا۔ اب کورس تقریباً مکمل ہو رہا تھا۔ پہلے دن کا ذکر مسجد میں میجر غوث صاحب نے خود کرایا جو بہت ہی جوش اور جذبے سے کرایا۔ ذکر کے دوران کورس کے نائب صوبیدار عبدالقدوس کو حال پڑ گیا۔ بہر حال ذکر جاری رہا۔ بعد میں لائن میں آ کر جب ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ کو کیا ہو گیا تھا تو وہ کہنے لگا بھائی مسجد میں اللہ تبارک و تعالےٰ کی تجلی ہوئی اور پوری مسجد نور اور روشنی سے بھر گئی تھی۔ اس کے بعد پھر مجھے ہوش نہ رہا۔

> **حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں برزخی زندگی اور حیات النبی سے کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ جبکہ میری اپنی جماعت میں اس وقت بھی کم و بیش نو سو ساتھی ہیں جنہیں کشف القبور ہے۔**

بہر حال اس بات سے کورس کے باقی لوگ متاثر ہوئے۔ اب جبکہ کورس سے فارغ ہو کر ہم لوگ یونٹوں کو واپس جا رہے تھے تو ہمیں بتلایا گیا کہ جولائی اور اگست کے مہینوں میں ضلع چکوال کے گاؤں منارہ کے مڈل سکول میں ۴۰ دن کا تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں جتنے دن ہو سکے حاضری دیں۔ بہر حال اجتماع کے دنوں میں اللہ نے توفیق دی اور پانچ دن کے لئے حاضر ہوا۔ وہاں باقی روٹین صبح اور شام کا ذکر حضرت مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت وہاں ۴۰ دن کے لئے موجود رہتے تھے۔ باقی اذکار میجر بیگ اور مختار صاحب حافظ جیلانی وغیرہ مشق کراتے تھے۔ میں نے تا حال بیعت نہ کی تھی ویسے ذکر کرتا رہا۔ پانچویں دن جب میں واپس جانے لگا تو حافظ قادری صاحب بھی وہاں موجود تھے ان سے درخواست کی کہ مجھے ظاہری بیعت کرا دیں وہ مجھے مولانا اللہ یار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کے کمرے میں لے گئے اور میری ظاہری بیعت کرا دی۔ ظاہری بیعت کے لئے درخواست میں نے اس وقت کی جب میں نے محسوس کیا کہ ذکر کی تربیت سے مجھے روحانی طور پر بہتر تسکین ہوئی۔ دوسرے الفاظ میں میں جب آنکھیں بند کر کے اپنے سینے کی طرف خیال کرتا تھا تو مجھے سینے والے پانچوں لطائف اٹھے ہوئے اور روشن محسوس ہوتے تھے۔ اس کے بعد راولپنڈی کی جماعت سے منسلک ہو گیا۔ جہاں میری تربیت اور ترقی ہوتی رہی۔ لیکن دنیاوی مصروفیات اور کچھ میری ذاتی سستی کی وجہ سے میری ترقی کافی سست ہوئی۔ اس دوران میں پانڈو پہاڑ پر ۳۸ پنجاب میں تھوڑی دیر رہا وہاں سے نائیک ریاست سلسلہ سے متعارف ہو سکا جس کی اب

www.naqshbandiaowaisiah.com

روحانی بیعت ہو چکی ہے اس کے بعد میری پوسٹنگ GHQ میں ہوئی جہاں میں جناب قادری صاحب سے مستفید ہوتا رہا لیکن اپنی سستی یہاں بھی آڑے آتی رہی۔۱۹۸۴ء کے اجتماع میں حضرت جی کی وفات کے بعد میری روحانی بیعت مولانا محمد اکرم مدظلہ نے کرائی۔ حضرت جی کی زندگی میں حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی چند دفعہ حاضری ہوئی۔ ۷۹ء دسمبر میں جب المرشد کا پہلا نمبر شائع ہوا تو میں For Life اس کا ممبر بنا۔ اجتماع کے دوران حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا تھا۔ ایک دفعہ جبکہ دارالعرفان میں عورتوں والی بیرک کے ساتھ حضرت جی کا اپنا کمرہ تیار ہوا تو حضرت جی یہاں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں برزخی زندگی اور حیات النبی سے کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ جبکہ میری اپنی جماعت میں اس وقت بھی کم وبیش نوسو ساتھی ہیں جنہیں کشف القبور ہے۔ انہیں کوئی قبر آپ بتائیں وہ قبر والے سے بات کر کے آپ کو اس کا حسب نسب بتا سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں فوج سے ریٹائر ہو کر کھوٹہ لیبارٹری چلا گیا تو وہاں حافظ محمد شفیع صاحب جو اس وقت وہاں ۱۰ پنجاب والی بٹالین کے خطیب تھے۔ سلسلہ سے متعارف ہوئے۔ اس کے علاوہ صوبیدار علی حسن، رسالدار عطا قمر، صوبیدار محمد انور اور صوبیدار میجر عبداللطیف بھی سلسلہ عالیہ سے متعارف ہوئے جن میں رسالدار عطا محمد صاحب کافی نمایاں ہیں جنہوں نے اپنے علاقے میں اچھی اور مضبوط جماعت بنا رکھی ہے اپنے گاؤں میں زیادہ کام نہیں ہو سکا کیونکہ گاؤں بہت کم آنا جانا ہوتا ہے البتہ ایک سے زیادہ دفعہ کرنل نسیم صاحب اور جناب قادری صاحب بھی وہاں کا Visit کر چکے ہیں۔ لوگ متعارف ہیں یہاں منارہ کے جلسوں میں کافی تعداد میں شرکت کر چکے ہیں۔ لیکن بیعت صرف رحمت دین کو نصیب ہو سکی ہے جن کی

حضرت جی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ سے اگر پوچھا کہ تو دنیا سے کیا کما کے لایا ہے تو میں قاضی ثناء اللہ صاحب کو پکڑ کر پیش کر دوں گا۔

روحانی بیعت تو ہو چکی ہے لیکن کافی ست ہیں حاضری بہت کم ہوتی ہے۔

حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی جو باتیں مجھے یاد آ سکی ہیں۔

1- برزخی زندگی بارے عرض کر چکا ہوں۔

2- دارالعرفان کی مسجد کے محراب کا سنگ بنیاد رکھتے وقت لیٹی والے قاضی صاحب ثناء اللہ کو بلوا کر سمت کے تعین کے لئے کہا تو قاضی صاحب نے آنکھیں بند کیں اور کہا کہ بیت اللہ کے حطیم پر سمت جاتی ہے تو حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے۔ لہٰذا حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے محراب کی بنیاد رکھی۔

3- حضرت اسلام آباد میں فضل کریم بٹ کے گھر تشریف رکھتے تھے اور ساتھیوں کو کہا کہ ترقی کے لئے رزق حلال، نمازی اور طیب ہاتھوں سے آپ تک پہنچے تب ذکر فکر آپ کے اندر ترقی اور تبدیلی لائے گا۔ اس پر اکثر لوگوں نے کہا نمازی اور طیب ہاتھوں والی بات ہمارے لئے مشکل ہے۔ اور اس بارے آپ ہماری مدد فرمائیں اس پر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر توقف فرمانے کے بعد فرمایا ایک جگہ کا تعین کریں جہاں عورتوں کے لئے پردے کا بندوبست ہو وہاں جو لوگ اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر آسکتے ہیں آجائیں میں کوشش کرونگا۔ ایک میجر صاحب نے جگہ کا بندوست کرنے کو کہا۔ اور طے پا گیا کہ کل پانچ بجے جو ساتھی اپنی عورتوں کو لے کر آسکتے ہیں لے آئیں۔ میرے گھر والی کی دینی حالت اتنی اچھی نہیں تھی لہٰذا میں نے بھی کوشش کی اور بیوی کے ساتھ وہاں حاضر ہو گیا۔ مردوں کے لئے صحن کے اگلی طرف بندوبست تھا۔ وہ وہاں بیٹھ گئے اور عورتیں گھر کی پچھلی طرف جہاں بندوبست تھا چلی گئیں۔ صبح پانچ بجے حضرت جی بیگ صاحب کے ساتھ تشریف لائے۔ وضو تازہ کیا۔ ساتھیوں کو عصر کی نماز پڑھانے کے بعد پوچھا کہ آپ

باقی صفحہ نمبر 60 پر ملاحظہ کریں

www.naqshbandiaowaisiah.com

طب نبوی اور جدید سائنس

معدہ کا کینسر

معدہ کا سرطان یا کینسر، نظام انہضام کا سب سے زیادہ ہونے والا کینسر ہے۔ اس بیماری کو اپنے لئے زیادہ طور معدہ ہی پسند ہے اگر چہ کینسر جسم کے کسی بھی حصہ میں ہوسکتا ہے۔ لیکن معدہ کا کینسر اپنی جغرافیائی تقسیم کی وجہ سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ یہ جاپان میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس امریکہ میں برائے نام ہے یا بالکل نہیں ہوتا۔ حیرت کی بات یہ کہ وہ جاپانی جو اپنا ملک چھوڑ کر امریکہ میں بس گئے ہیں ان میں یا ان کی اولاد میں بھی اس کی شرح امریکیوں کی طرح برائے نام ہو جاتی ہے۔ اگر معاملہ وراثت کا ہے تو ان کو دنیا کے کسی بھی حصے میں متاثر ہو جانا چاہئے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق وہاں کی خوراک کے اجزاء یا آب و ہوا سے ہے۔ جن میں امریکی ماحول سے تبدیلی آ گئی۔

اب یہ بات پایہ ثبوت تک آ گئی ہے کہ بعض کیمیاوی عناصر جب کھائے یا لگائے جائیں تو ان کا طویل استعمال کینسر پیدا کر سکتا ہے۔ جیسے کہ تارکول اور اس سے حاصل ہونے والے کیمیاوی مرکبات اور رنگ۔ معدہ کے کینسر کے بارے میں تازہ ترین انکشاف یہ ہوا ہے کہ ڈبوں میں یا یخ بستہ مخزن میں غذا کو محفوظ کرنے کے لئے قلمی شورہ یا اس سے حاصل ہونے والے Nitrates استعمال ہوتے ہیں۔ معدہ میں جا کر یہ ایک ایسی صورت اختیار کر لیتے ہیں جن کو جانوروں کے جسم میں تجرباتی طور پر کینسر کو پیدا کرتے دیکھا گیا ہے۔

خون کی کمی کی بدترین قسم Pernicious Anaemia کے مریضوں کو اس کینسر کا اندیشہ دوسروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ معدہ میں مزمن سوزش کی وجہ سے جب ساخت متاثر ہوتی ہے یہ عمل کینسر کی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔

یہ کیفیت عام طور پر 55-65 سال کی عمر کے درمیان کے مردوں کو ہوتی ہے۔ عورتیں نسبتاً محفوظ ہیں۔ جن کے خون کا گروپ A ہو ان کے متاثر ہونے کا امکان زیادہ ہے۔

علامات

کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ اور جلن خاص طور پر مرغن غذا کے بعد متلی اور قے۔ بعض کھانوں خاص طور پر گوشت سے نفرت، قے یا پاخانہ میں خون کی آمیزش، چھاتی کے سامنے کی طرف بوجھ یا گھٹن، خشک خوراک کو نگلنے کے دوران کھانسی، اسہال، پیٹ میں گولہ، وزن اور طاقت میں کمی، خون کی کمی کے ساتھ چہرے پر زردی اور مردنی چھائی رہتی ہے۔

بیماری جب بڑھتی ہے تو جگر اور آس پاس کی چیزوں کو لپیٹ میں لیتی ہے۔ اس وقت پیٹ میں پانی پڑنے لگتا ہے۔ چہرے اور جسم پر یرقان ظاہر ہوتا ہے۔

بار بار سانس چڑھتی اور دل کا دایاں حصہ پھیل جاتا ہے۔

بڑی عمر کے کسی مریض کو اگر مسلسل بدہضمی رہتی ہو تو اس کے بارے میں مزید تحقیقات کرنا زیادہ اچھی بات ہے بہ نسبت اس کے کہ کچھ عرصہ بعد یہ معلوم ہو کہ کینسر اتنا پھیل چکا ہے کہ اب علاج ممکن نہیں رہا۔

تشخیص

اس کی اکثر ابتدائی علامات اتنی معمولی ہوتی ہیں کہ مریض ان کے لئے کسی تجربہ کار معالج کے پاس جانا ضروری نہیں سمجھتا۔

Barium Xray کے ذریعہ اکثر کینسر دیکھے جاسکتے ہیں۔

Gastroscopy ٹیلی ویژن کیمرہ کے اس آلہ کو مریض نگل لیتا ہے اور یہ معدہ کے ہر حصہ کو اچھی طرح دکھا دیتا ہے۔ اس طرح ایک تجربہ کار ماہر جھلیوں میں ہونے والی تبدیلیوں سے کینسر کی تشخیص کر سکتا ہے۔ ضرورت پڑنے یا شبہ کی صورت میں اس میں ایسا بندوبست موجود

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے کہ مشتبہ حصہ کا ٹکڑا کاٹ کر باہر نکال کر اس کا خوردبینی معائنہ کروالیا جائے۔ جس سے تشخیص یقینی ہوجاتی ہے۔

پاخانہ میں کینسر کے خلیے بھی دیکھنے میں آجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاخانہ میں نیم ہضم شدہ سیاہ خون موجود ہوتو اس سے کینسر کی تصدیق ہوجاتی ہے۔

علاج

کینسر کے علاج میں انقلابی تبدیلیوں کے باوجود معدہ کے کینسر کے علاج میں پچھلے چالیس سالوں میں کوئی قابل ذکر کمال نہیں ہوسکا۔ اس کا بہترین علاج آپریشن ہے جب کہ 33 فیصدی مریض ایسے ہیں جن کا پیٹ کھولنے کے بعد آپریشن کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے جب کہ 67 فیصدی کا آپریشن ضرور ہوتا ہے لیکن متاثرہ حصہ کاٹ کر نکالا نہیں جاسکتا۔ جن کا آپریشن کامیاب ہوا اور معدہ نکال بھی دیا گیا ان میں سے صرف 20 فیصدی پانچ سال کے بعد زندہ پائے گئے۔ یعنی کامیاب آپریشن کے باوجود 80 فیصدی مریض ایک دو سال میں مرجاتے ہیں۔

کینسر کے خلاف اثر رکھنے والی دواؤں سے علاج میں کچھ امید پیدا ہوئی ہے۔ لیکن ان سے کہاں تک کامیابی ہوئی اس کا بیان ابھی ممکن نہیں۔

اس بیماری کا جلد پتہ چلالینا اور جلد از جلد آپریشن کردینے سے ہی مریض کی جان بچانے کا کوئی امکان موجود ہے۔ ورنہ طب جدید اس کے علاج میں دوسرے مقامات پر ہونے والے کینسر کی طرح ابھی تک معذور ہے۔

طب نبوی

آنتوں کے سرطان کے سلسلہ میں اس کا جو علاج مذکور ہے معمولی تبدیلی کے ساتھ معدہ کے سرطان میں بھی مفید رہتا ہے مریض کو ناشتہ میں ''جو'' کا دلیا شہد ڈال کر ضرور دیا جائے۔ اگر خون آرہا ہے تو لعاب بہی دانہ اور شہد کے علاوہ نسخہ میں مہندی کے پتے بھی شامل کئے جائیں۔ زخموں کو بھرنے میں مہندی کے پتے افادیت میں لاجواب ہیں۔ پاخانہ میں سیاہ خون Occult Blood کی موجودگی بھی مہندی کی طلبگار ہے۔ ہر خوراک میں نصف گرام مہندی کے پتے کافی رہتے ہیں۔ اطباء قدیم مہندی کا جوشاندہ تجویز کرتے رہے ہیں۔

کینسر خواہ کسی جگہ ہو قسط شیریں اور کلونجی اس کا بہترین علاج ہیں۔ چونکہ یہاں خراش اور متلی زیادتی ہوتی ہے اس لئے قسط کی زیادہ مقدار نہ دی جائے۔

من الظلمت الی النور

عورتیں ساتھ لائے ہیں ساتھیوں نے کہا کہ آئی ہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق پردہ میں بیٹھی ہیں۔ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف لے گئے وہاں ایک سفید چادر بچھوائی جسے عورتوں کو پکڑنے کے لئے کہا حضرت نے بیعت کے کلمے کہے عورتوں کو دہرانے کو کہا۔ اس کے بعد چند نصیحت کی باتیں کیں اور دعا مانگی۔ واپس آگئے۔ اس کے پیشتر میری گھر والی اگر میں کہوں تو نماز پڑھ لیتی تھی یعنی باقاعدگی نہیں تھی۔ اس کے بعد مجھے نماز کے متعلق کہنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس چیز سے مجھے گھر سے بہت تقویت ملی ہے اور یہ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے۔

4- ایک دن حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ دارالعرفان میں اپنے کمرے میں تشریف رکھتے تھے اور مسائل پر بات ہورہی تھی تو حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ سے اگر پوچھا کہ تو دنیا سے کیا کما کے لایا ہے تو میں قاضی ثناء اللہ صاحب کو پکڑ کر پیش کردوں گا کہ میری زندگی کی کمائی یہ ہے۔ بہرحال جو کچھ چند پوائنٹ اب تک یاد آسکے میں نے وہ عرض کردیئے ہیں۔ جو زیادہ بہتر ترتیب سے نہیں لکھ سکا۔ سلسلے میں آنے سے ایمان کو تقویت ملی ہے۔ نماز میں خیال اب بھی آتے ہیں لیکن پہلے یہ حالت تھی کہ نماز پڑھ کر مسجد کے گیٹ سے نکلتے وقت احساس ہوتا تھا کہ نماز پڑھ آیا ہوں۔ مسجد کے اندر نماز کے دوران بہت کم خیال ہوتا تھا کہ پڑھ رہا ہوں۔ سلسلے میں آنے کی وجہ سے گھر میں بھی بہتری ہوئی ہے۔ بچے یہاں نماز پڑھتے ہیں۔ برادری کنبے میں بھی کافی بہتری اور تقویت ملی ہے۔ بہرحال نتیجتاً اس بات پر پہنچا ہوں کہ جماعت کے ساتھ وابستگی جتنی مضبوط ہوتی جاتی ہے اتنی ہی دینی حالت میں اور نیک کام کرنے میں کمزوری آتی رہتی ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

فریحہ رزاق

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جس نے انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قرآن کریم جیسی مقدس کتاب جو اپنے اندر بیش بہا خزانے لئے ہوئے ہے نازل فرمائی اور درود و سلام اللہ کے حبیب حضرت محمد ﷺ پر کہ اللہ نے اُن کی وساطت سے ہمیں یہ نعمت عطا فرمائی۔

علامہ اقبال نے اپنے خطبے میں کہا کہ رسول اس لئے آتا ہے کہ کائنات کی قوتوں کو مسخر کر کے نوع انسانی میں ایک انقلاب برپا کر دے۔

آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے خارجی کائنات کو اپنے قوانین کا پابند کر دیا ہے اور وہ اس کے قوانین سے سرِ مو انحراف نہیں کر سکتی۔ سورج' چاند اور ستاروں کا اپنے وقت پر طلوع و غروب ہونا' ہواؤں کا چلنا' بارش کا برسنا' دن اور رات کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور جانا سب کچھ اس کے نظام کا پابند ہے۔ اگر ہم حیوانات کا مشاہدہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ شیر گوشت کھاتا ہے وہ چارے کو منہ نہیں لگاتا اور بکری چارہ کھاتی ہے وہ گوشت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی۔ مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی زمین پر چونچ مارتا ہے جبکہ بطخ کا بچہ پانی کی طرف دوڑتا ہے۔ یہ سب باتیں اللہ کریم نے اُن کی سرشت میں داخل کر دی ہیں۔ لیکن انسان کو خود مختار بنایا اور رہنمائی کے لئے قرآن کریم کی مشکل میں Book of Law بھی دے دی اور فرمایا کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں جبر نہیں ہے۔ یہ اب تمہارے اختیار میں ہے' تم اس معاملے میں آزاد ہو کہ ان قوانین پر عمل کر و یا نہ کرو لیکن اس کے قوانین کے تحت مرتب ہونے والے نتائج اٹل ہیں' غیر مبدل ہیں۔ دونوں راستوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے' ان پر چلنے کے نتائج و عواقب سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اب یہ معاملہ بندے پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ کس قسم کے نتائج چاہتا ہے اور نتائج کو قوانین کا پابند کر دیا گیا ہے۔ انہی قوانین میں سے ایک قانون ہے کہ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔ یہ ایک ایسا محکم اصول ہے کہ اگر مکمل طور پر اپنایا جائے تو یہ قرآن کے معاشی نظام کا حصہ ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اگر کسی کے پاس دولت آجاتی ہے تو وہ خدا کے قانون کو پس پشت ڈال کر اسراف شروع کر دیتا ہے جبکہ ارشاد خداوندی ہے "اور تمہارے مالوں پر زکوٰۃ فرض کر دی گئی جو امراء سے لے کر غرباء میں لوٹا دی جائے تاکہ مال و دولت کی چکا چوند امراء کو گمراہ اور غرباء کو رسوا نہ کر دے۔ ارشاد نبوی ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (۲/۱۷۲) پھر فرمایا فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ (۱۶/۱۱۴) طیب اور حلال کا لفظ دے کر گویا کھانے اور پینے کے حوالے سے حد بندی کر دی گئی۔ ہر وہ چیز جو طیب اور حلال کے زمرے میں آتی ہے اُسے جائز قرار دیتے ہوئے اِن کے علاوہ دیگر چیزوں کو حرام قرار دیا گیا اور حرام مال سے پرورش پانے والے جسم کو جہنم کا ایندھن کہا گیا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے' جس نے حرام کا ایک لقمہ بھی کھایا اُس کی دُعا چالیس روز تک قبول نہ ہوگی۔

مال کی ہوس معاشرے میں اخلاقی' روحانی' معاشرتی اور اقتصادی برائیاں پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے اور انسان مال و دولت کے حصول کے لئے اندھا دھند دولت حاصل کرنے کی دوڑ میں شامل ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "خدا کی قسم مجھے اِس بات کا ڈر نہیں کہ تم فقر میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ اِس چیز کا خوف ہے کہ دولت تم پر ایسے نہ چھا جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر تھی اور تم بھی اسے اُن کی طرح ایک دوسرے سے بڑھ کر چاہنے لگو اور یہ تمہیں بھی ایسے ہی برباد کر دے جیسے اُن کو کیا۔

اسلام نے فضول خرچی اور اسراف کو

حرام قرار دیتے ہوئے فضول خرچ کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْآ اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (۱۷/۲۷)

یاد رکھئے صرف اچھا قانون ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ کسی بھی قانون کے پیچھے قوتِ نافذہ کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا (۲۰/۱۲۴)

''اور جو کوئی بھی ہمارے ضابطہء قانون سے اعراض برتے گا اُس کی معیشت تنگ ہو جائے گی'' آج اگر ہم دیکھیں تو ہمیں قرآن کا یہ فارمولا اپنے معاشرے پر صادق نظر آتا ہے۔اسی اسراف کی بدولت ہماری آنے والی نسلیں قرض کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہیں اور ہم سپر پاورز اور IMF کے آگے سرنگوں ہیں۔ اگر ہم اسلام کے قوانین پر عمل کرتے اور ہمارے سیاستدان قوم کے مال کو مال مفت سمجھ کر نہ لٹاتے تو یقیناً ہم اپنے ملک کے خود حکمران ہوتے کیونکہ ہمارے سامنے آپ ﷺ کی مثال موجود ہے کہ جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کے ترکہ میں نہ درہم و دینار تھے، نہ لونڈی و غلام۔صرف سواری کا ایک سفید خچر تھا کچھ اسلحہ اور کچھ زمین تھی جو مسافروں کے لئے صدقہ کر دی گئی تھی لیکن آج کے مسلمان اپنے دین سے دور ہو رہے ہیں۔غافل ہو رہے ہیں، بھٹک رہے ہیں۔ہم مسلمان تو ہیں لیکن دل سے نہیں، ایمان کا اقرار تو کرتے ہیں لیکن مانتے نہیں، نیکی کو تسلیم تو کرتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے چراغ میں پانی ڈال کر روشنی کی تمنا کرنا ہے اور جو کاشت کر کے گندم کی تمنا کرنا جہالت ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم رسومات و روایات پر، خودنمائی پر اور شادی بیاہ پر بے جا اسراف سے مکمل گریز کریں۔اسلامی قوانین پر عمل کریں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامراں ہو سکیں۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار

ہے شافی یہی اس مرض کا علاج

دیکھو جو شادی کے رسم و رواج — کہ جیسے ہو یہ کوئی ہندو سماج
جو تہوار منگنی کا یا ہو نکاح — یا اس کے علاوہ کوئی کام کاج
ہے اسلام کی سادگی نا پسند — کہ بگڑا ہوا ہے ہمارا مزاج
بنے ہیں مسلماں کے جو پاسباں — دیتے رہے ہیں انہیں جو خراج
اٹھایا تفاخر سے کشکول ہے — دیا روند اپنا ہی پاؤں میں تاج
نہیں افترا ہے حقیقت یہی — کہ رسوا ہوئے ہم زمانے میں آج
ہے ایسا مسلمان عنقا یہاں — جسے شان رفتہ کی ہو احتیاج
ہے دعویٰ ایماں ہمارا عبث — جو کافر کے اپنائے ہم نے رواج
کہ سیرت و صورت ہے مثل فرنگ — نہیں رکھی اسلام کی ہم نے لاج
کہ نام اویسی بھی ہوگا بلند — جو اپنا لے اب بھی شریعت کو آج
ذرا آزما کے تو دیکھے سہی — ہے شافی یہی اس مرض کا علاج

نبی ﷺ کے جو اسوہ کو اپنائیں ہم
بکثرت ہوں پھل اور غلہ اناج

عبدالرزاق اویسی ۔۔۔ٹوبہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

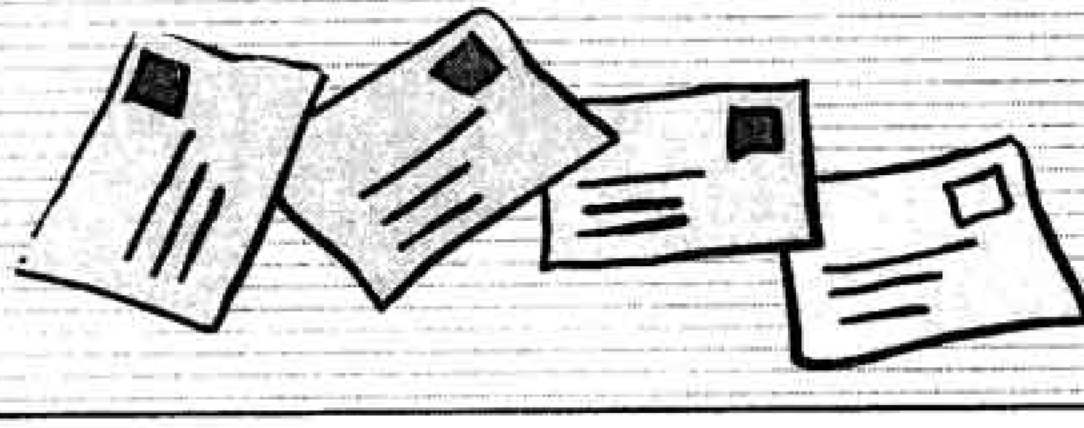

مراسلات

O ...... محمد امتیاز قمر صاحب نے آزاد کشمیر سے ایک مضمون بھیجا ہے جو افغانستان پر امریکی حملہ سے پہلے کی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ جس میں امریکہ اور پاکستان کی نام نہاد دوستی کی تاریخ کو کھنگال کر امریکہ کی خود غرضی کو حالات و واقعات کے آئینہ میں بے نقاب کیا گیا ہے۔ دنیا میں مسلمانوں پر ظلم کے ہر واقعہ میں امریکہ کی سرپرستی اور پشت پناہی کو ثابت کیا ہے اور گیارہ ستمبر کے واقعہ میں اسامہ بن لادن کے ملوث ہونے کے ثبوت کے بغیر افغانستان پر امریکہ کی چڑھائی میں حکومت پاکستان کو امریکہ کا ساتھ دینے پر متنبہ کیا گیا ہے۔ لیکن اپنوں کی نادانیوں اور طاقت کی جولانیوں کے سبب وہ سب کچھ ہو گیا جس کا کوئی جواز نہیں تھا۔

جانے وہ دن کب آئے گا جب مسلمان
حکومتیں اسلامی اصولوں کو سامنے رکھ کر اپنے فیصلے
کریں گی۔

O ...... مسز گیلانی صاحبہ نے بھی ملتان سے ایک ایسا ہی خط لکھا ہے جس میں حکومت کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ مذہبی جماعتوں کو متحد و متفق ہو کر قومی کردار ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ اور امریکہ کی چال بازیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان کا یہ خط بھی افغانستان پر حملہ سے پہلے کی صورت حال کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔

کاش ہمارے علماء کرام بھی اتحاد و اتفاق کی ضرورت محسوس کریں۔

O ...... انجینئر عبدالرزاق اویسی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہمیں مفید مشوروں سے نوازا ہے اور اپنا تازہ کلام بھجوایا ہے۔

☆ ...... ہم جناب انجینئر صاحب کے مشکور ہیں کہ وہ ہماری کوتاہیوں پر گرفت کرتے ہیں جو بالآخر ماہنامہ کے معیار میں بہتری کا سبب بنتی ہیں اور تازہ کلام بھجوانے پر ان کے ممنون ہیں۔

O ...... محمد رضا سیماب صاحب نے رانا محمد اقبال جانباز کی وساطت سے ایک مضمون ارسال فرمایا ہے جو کہ ہماری مجلس ادارت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

O ...... مسز عالیہ شجاع ملک نے اسلام آباد سے لکھا ہے کہ اجتماع کے دوران نوشازا نامی لڑکی نے ان سے بشریٰ رحمٰن کی لکھی ہوئی کتاب عاریتاً پڑھنے کے لئے لی لیکن حسب وعدہ واپس نہیں کر سکیں۔

☆ ...... یہ ایک عام شکایت ہے کہ جو لوگ پڑھنے کے لئے کتابیں لیتے ہیں وہ یا تو واپس ہی نہیں کرتے یا وقت پر واپس نہیں کرتے۔ مسز عالیہ نے اپنا ایڈریس بھی بھیجا ہے اگر مسز نوشازا یہ تحریر پڑھیں تو ادارہ ہذا فیصل آباد آفس سے ان کا ایڈریس منگوا لیں۔

O ...... تاج ولی صاحب نے گڑھی کپورہ مردان سے ایک نظم بھیجی ہے۔ عنوان ہے "اے نوجوان مسلم" انہوں نے تجویز کیا ہے کہ "تاریخ اسلام" اور "مسلمان اور ان کی ذمہ داری" کے عنوان سے المرشد میں کوئی سلسلہ شروع کریں۔

☆ ...... تاج ولی صاحب! حضرت جی کے سب خطبات مسلمان اور اس کی ذمہ داری کے ضمن میں ہی آتے ہیں اور جہاں جہاں ضروری ہوتا ہے تاریخ اسلام کے حوالہ جات بھی ان میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ ان موضوعات کے لئے علیحدہ صفحات کی ضرورت نہیں ہے۔ آیئے آپ کی نظم کے اشعار پڑھتے ہیں۔

اے نوجوان مسلم اٹھ کر ظلم مٹا دے
قہر الٰہی بن کر قصر کفر گرا دے
غیروں کے در پہ کب تک جھکتا رہے گا سر یہ
بندہ ہوں اپنے رب کا یہ اذن حق سنا دے

O ...... نور زماں خان' شیدو' تحصیل نوشہرہ سے لکھتے ہیں کہ ان کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا تھا۔ انہوں نے منی آرڈر لاہور بھجوا دیا ہے۔ رسالہ کی ترسیل جاری رکھیں۔

☆ ...... جناب نور زمان صاحب! رسالہ کی ترسیل کا کام لاہور آفس کے ذمہ ہے۔ بہتر ہوتا آپ انہی کو خط لکھتے۔ بہر حال ہم نے آپ کا خط لاہور آفس کو بھجوا دیا ہے۔ امید ہے آپ کو اب تک رسالہ مل چکا ہوگا۔

O ...... زید الرحمٰن صاحب نے پشاور سے خط لکھا ہے۔

اور

O ...... ڈاکٹر محمد اصغر چٹھہ صاحب نے گوجرانوالہ سے۔

☆ ...... آپ دونوں صاحبان کو علیحدہ سے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

O ...... ماسٹر محمد اکرم صاحب ضلع گجرات سے لکھتے ہیں کہ انہیں ایک سے زیادہ ماہنامے موصول ہو رہے ہیں جبکہ انہوں نے ایک ہی ماہنامہ کے لئے چندہ جمع کرایا ہوا ہے۔

☆ ...... جناب ماسٹر صاحب ہم نے آپ کا مسئلہ لاہور بھیج دیا ہے کیونکہ ماہنامے لاہور سے ہی جاری ہوتے ہیں۔ امید ہے آئندہ شکایت نہیں ہوگی۔

O ...... انجینئر عبدالرزاق صاحب نے ایک نظم "تو مئے توحید سے سرشار ہے" بھجوائی ہے ایک شعر ملاحظہ ہو۔

ہے نہیں اسلام کی ان میں رمق
ہر حکمراں کافروں کا یار ہے

☆☆☆☆☆☆